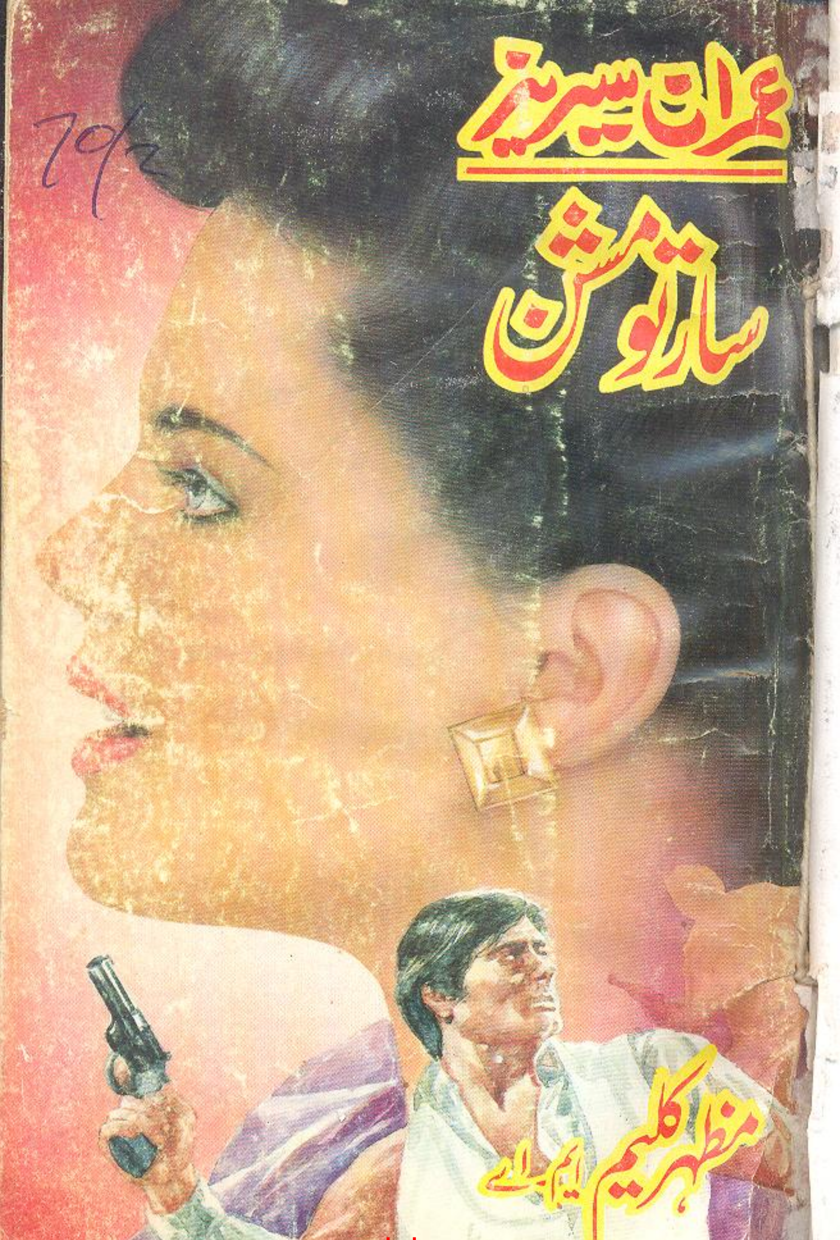

www.urdukorner.com

عمران سیریز

سارتوشن

حصّہ دوم

[illegible]

مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون :۔ "سارتو مشن" کا دوسرا اور آخری حصّہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ شاگل اور اس کی سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ مادام ریکھا اور اس کے ساتھیوں کی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف جدوجہد جیسے جیسے عروج پر آتی جا رہی ہے اسی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں میں بھی اپنا مشن مکمل کرنے کی لگن بڑھتی جا رہی ہے ۔ نتیجہ ظاہر ہے انتہائی بھرپور اور جان لیوا مقابلے کی صورت میں ہی نکل سکتا ہے ۔ اس لئے اس ناول میں آپ اس بھرپور مقابلے سے بھرپور انداز میں لُطف حاصل کریں گے ۔ مجھے یقین ہے کہ ناول آپ کی پسند پر ہر لحاظ سے پورا اُترے گا۔ اب اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔

ڈیرہ غازی خان پاکستانی چوک سے شاہد راجہ صاحب لکھتے ہیں "آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ آپ جن مقاصد کے تحت ناول تحریر کرتے ہیں وہ مقاصد یقیناً بحسن خوبی پورے ہو رہے ہیں آپ کے ان ناولوں کی وجہ سے میں نے بے شمار نوجوانوں کو راہ راست پر آتے دیکھا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ معاشرے کی اصلاح اس دلچسپ اور بالواسطہ انداز میں جاری رکھیں گے "۔

شاہد راجہ صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے ناولوں کو بامقصد پایا ہے میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں ۔

www.urdukorner.com

دادو سے محمد فہیم کھوکھر صاحب لکھتے ہیں۔ "عمران نے اب تک بے شمار ملکی اور غیر ملکی مجرموں کا خاتمہ کیا ہے اور ہر بار یوں لگتا ہے جیسے اب باقی کوئی مجرم نہ رہا ہوگا لیکن ہر بار نئے سے نیا مجرم نئی سے نئی سازش لے کر سامنے آجاتا ہے۔ آخر اس قدر تعداد میں مجرم کیوں پیدا ہو رہے ہیں کیا دنیا میں کہیں مجرم بنانے کی کوئی فیکٹری تو کام نہیں کر رہی۔"

محمد فہیم کھوکھر صاحب! آپ نے واقعی دلچسپ سوال کیا ہے لیکن اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے پہلے آپ کو یہ سوچنا ہوگا کہ مجرم کہتے کسے ہیں اور وہ کیوں جرم کرتا ہے۔ اگر آپ اس بات پر غور کریں تو آپ کو یقیناً معلوم ہو جائے گا کہ مادہ پرستی، دولت کے حصول کا اندھا لالچ، حرص و ہوس کی زیادتی ہی دراصل وہ فیکٹری ہے جو مجرم پیدا کر رہی ہے جو انسان حرص و ہوس میں مبتلا ہو جاتے۔ دولت ہی اس کی زندگی کا مطمع نظر بن جائے۔ وہ اخلاق حسنہ، روحانی بلندی، اطمینان و سکون تو کیا شرف انسانیت سے ہی محروم ہو جاتا ہے اور جب تک دنیا میں دولت پرستی اور حرص و ہوس کو اہمیت دی جاتی رہے گی۔ مجرم تو پیدا ہوتے ہی رہیں گے۔

رحیم یار خان سے اعجاز حسین شاہین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول تو ہمیں بے حد پسند ہیں لیکن ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ عمران آخر اس قدر صحت مند کیسے رہتا ہے؟ وہ تو کسی کا تعاقب بھی کار میں کرتا ہے پیدل چلنے سے ہی کتراتا ہے اس کے باوجود صحت مند رہتا ہے۔ عمران کی اس صحت کا آخر راز کیا ہے۔ امید ہے آپ یہ راز قارئین کو بھی ضرور بتائیں گے"

اعجاز حسین شاہین صاحب! ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کی صحت کا راز یقیناً اس کا باورچی آغا سلیمان پاشا ہی بتا سکتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ کی پکی ہوئی مونگ کی دال ہی عمران کو میسر آتی ہے ویسے میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ سلیمان اپنی تنخواہوں، بونس اور اوور ٹائم کے بل بنا بنا کر اور مہنگائی کا رونا رو رو کر عمران کو اس قدر تنگ کئے رکھتا ہے کہ عمران کے جسم کا گھیر بڑھنے نہیں پاتا اور اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ صحت سمارٹ رہنے میں ہی ہوتی ہے۔

میلسی سے ضیاء الحسن صاحب لکھتے ہیں۔ "میری عمر تقریباً پینتالیس سال ہے لیکن آپ کے ناول پڑھ کر میں اپنے آپ کو پچیس سال کا جوان سمجھتا ہوں کیونکہ ذہنی طور پر میں بھی عمران کی طرح سوچتا ہوں۔ عمران کی عمر یقیناً مجھ سے زیادہ ہی ہوگی لیکن آپ اسے جوان ہی لکھتے ہیں۔ شاید ایسا ہی احساس اسے بھی ہوتا ہوگا جیسا میں محسوس کرتا ہوں۔"

ضیاء الحسن صاحب! آپ نے واقعی بڑے خوبصورت انداز میں عمران کی صحیح عمر معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ صرف عمران کی طرح سوچ کر اپنے آپ کو جوان سمجھتے ہیں تو عمران تو ظاہر ہے سوچنے کے ساتھ ساتھ عملی جدوجہد میں بھی بھرپور حصہ لیتا ہے اس لئے وہ صرف جوان نہیں بلکہ نوجوان کہلانے کا حقدار تو بن ہی جاتا ہے۔ اب عمران کی صحیح عمر کا اندازہ آپ خود لگا سکتے ہیں۔

تیڑہ ضلع لاہور سے سید اشتیاق حسین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "گردش" بے حد پسند آیا ہے۔ اس میں واقعی عمران کو ایکشن سے ہٹ کر صرف ذہنی جنگ لڑنی پڑی ہے۔ اس طرح اس ناول میں خالصتاً جاسوسی انداز سامنے آیا ہے جو بے حد پسند آیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی ایسے ہی ناول لکھتے رہیں گے۔"

www.urdukorner.com

سید اشتیاق حسین صاحب! ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ایکشن اور سسپنس دونوں ہی جاسوسی ادب کے بنیادی ستون ہیں۔ یہ تو واقعات اور حالات پر منحصر ہے کہ ان دونوں میں سے کس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔ اُمید ہے آئندہ بھی آپ اپنی آرا سے مطلع کرتے رہیں گے۔

میلسی سے خضر حیات صاحب لکھتے ہیں "جس ناول میں ایکشن زیادہ ہوتا ہے اس میں عمران کا مزاح کم ہو جاتا ہے اور جس ناول میں مزاح زیادہ ہوتا ہے اس میں ایکشن کم ہو جاتا ہے۔ کیا یہ دونوں ایک دوسرے کے متبادل ہیں۔ اُمید ہے آپ وضاحت سے جواب دیں گے"۔

خضر حیات صاحب! ایکشن اور مزاح واقعی دو علیحدہ علیحدہ حیثیتیں رکھتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ حالات میں ہی سامنے آتے ہیں۔ ایکشن کے دوران مزاح اور مزاح کے دوران ایکشن میرے خیال میں آپ بھی برداشت نہ کر پائیں گے البتہ آپ یہ ضرور محسوس کریں گے کہ ناول میں حالات کے مطابق اگر ایکشن کی ضرورت ہو تو ایکشن ہی موجود ہوتا ہے اور مزاح بھی اپنے صحیح وقت پر ہی سامنے آتا ہے۔ آپ کو تو گلہ اس صورت میں ہونا چاہیئے تھا جب ایکشن کی ضرورت ہو تو مزاح شروع ہو جائے اور مزاح کے وقت ایکشن۔ امید ہے اب پوری طرح وضاحت ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجیئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم، اے

پہاڑی راستوں پر سفر کرتے انہیں دوسرا روز تھا۔ تھوڑا آرام اور زیادہ سفر کرتے کرتے عمران اور اس کے ساتھی بُری طرح تھک گئے تھے۔ خاص طور پر جولیا کی حالت تو خاصی دگرگوں ہو رہی تھی۔

"اب کہیں رک بھی جاؤ۔ یہ سفر تو شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتا جا رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے آخر کار تھکے لہجے میں کہا۔

"میں دراصل شیطان کی آنت کی صحیح لمبائی ناپنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ آج تک شیطان کی آنت کی لمبائی کسی نے ناپی ہی نہیں۔ جب کہ ہمارے شاعروں نے طول شب فراق تو ردیبیٹ کر ناپ ڈالی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیا مصیبت پڑی ہے شیطان کی آنت ناپنے کی"۔۔۔ جولیا نے جل کر کہا۔

"کمال ہے۔ اس میں بہتوں کا فائدہ ہے۔ آج کل ہمارے ٹی۔ وی

www.urdukorner.com

پر ایک پروگرام ایسا چل رہا ہے جہاں ایک ایک سوال پر بڑے بڑے انعام ملتے ہیں۔ کاریں، موٹر سائیکل، واشنگ مشین وغیرہ وغیرہ اور پروگرام کے کمپیئر صاحب اب سوالوں کے ہاتھوں زچ آ چکے ہیں۔ آخر کتنے نئے سوال تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ بس یہی ایک سوال باقی رہ گیا ہے کہ بتائیے شیطان کی آنت کی لمبائی کتنی ہوتی ہے۔ جو اس کا صحیح جواب دے گا اسے فلاں مشہور کمپنی کا بنا ہوا تکیہ مفت مل جائے گا۔ اور ساتھ ہی وہ اس تکیے کی خصوصیات بھی بتائے گا۔ کہ اس پر سر رکھنے کے بعد سہانے خواب ڈراؤنے بن جاتے ہیں۔ گردن کے پٹھے اکڑ جاتے ہیں۔ سر کا پچھلا حصہ چپٹا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دماغ کے خلیوں میں گڑ بڑ پیدا ہو جاتی ہے اور آدمی ناکارہ ہو جاتا ہے۔ نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ یادداشت ختم ہو جاتی ہے......" عمران کی زبان چل پڑی۔

"تمہیں اس تکیے سے کیا لینا ہے۔ بغیر تکیے کے تمہارا یہی حال ہے" جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے تمہیں معلوم ہی نہیں کہ اس تکیے کے حصول کی خاطر شوہر حضرات کس طرح دیوانے ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسا تکیہ اپنی بیگمات کے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ بیگم کو وہ وعدے یاد ہی نہ رہیں جو شوہر حضرات نے گزشتہ کئی سالوں سے کر رکھے ہوتے ہیں۔ اور بیگم صاحبہ کی نظر اتنی کمزور ہو جائے کہ اگر کسی وقت بازار میں وہ اپنے شوہر کو اس کی سیکرٹری کے ساتھ شاپنگ کرتے دیکھ لے تو یہی نہ جان سکے کہ یہ سیکرٹری عورت ہے یا مرد وغیرہ وغیرہ"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی حتیٰ کہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا شاکو بھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مگر تمہاری تو بیگم ہی نہیں پھر......" جولیا نے بڑے ناز بھرے لہجے میں کہا۔

"کسی نہ کسی روز کسی دکان سے مل ہی جائے گی۔ آخر سارا زمانہ تو بد دیانت نہیں ہے۔ کہیں نہ کہیں تو دیانت دار بھی بستے ہی ہوں گے۔ جو اصل اور کھرا مال رکھتے ہوں گے۔ اب یہ ضروری تو نہیں کہ ہر جگہ نمبر دو مال ہی ملتا ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ دکان سے بیگم ملتی ہے۔ کیا بکواس کر رہے ہو"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بڑی کوشش کی ہے کہ اصل گم مل جائے جس میں چیک بھی ہو۔ لیکن یہاں سے بھی گم ملی ہے۔ ایک سیکنڈ کے لئے چپکتی ہے۔ پھر اکھڑ جاتی ہے۔ اس لئے تو گم کے بغیر ہوں"۔۔۔ عمران نے بیگم کو نئے معنی پہناتے ہوئے کہا۔

"تم سے خدا سمجھے۔ کہاں کی بات کہاں لے جاتے ہو"۔۔۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک شاکو اس طرح چونکا جیسے اسے کوئی خاص چیز نظر آ گئی ہو۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے آثار نمودار ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جیپ کی رفتار کم کر دی۔

"کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں شاکو سے پوچھا۔

www.urdukorner.com

کیونکہ اُسے تو کوئی خاص چیز نظر نہ آئی تھی وہی خشک اور ویران پہاڑیاں تھیں۔ لیکن شاکو نے ایک جھٹکے سے جیپ روک دی۔

" ہماری نگرانی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے" ــــ شاکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" نگرانی ــــ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو" ــــ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی بھی شاکو کی بات سن کر حیران ہو گئے تھے۔

" نیچے آئیے۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ یہاں بیٹھ کر آپ کو پتہ نہ چل سکے گا" ــــ شاکو نے بڑے پُر اسرار سے لہجے میں کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر گیا۔ عمران اور دوسرے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ پچھلی جیپ بھی رک گئی تھی۔ اور انہیں اترتے دیکھ کر پچھلی جیپ میں سوار افراد بھی نیچے اتر آئے تھے۔ شاکو تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ راستہ آگے جا کر ایک موڑ کاٹتا تھا۔ شاکو وہاں پہنچ کر رک گیا۔

" یہ دیکھئے پلازما پاؤڈر" ــــ شاکو نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جہاں پہاڑی مٹی کی ایک لکیر سی پورے راستے کو کراس کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

" پلازما پاؤڈر۔ وہ کیا ہوتا ہے" ــــ عمران نے جھک کر حیرت سے پہاڑی مٹی کی طرح نظر آنے والے پاؤڈر کو جو لکیر کی صورت میں نظر آ رہا تھا دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ ایک مخصوص پاؤڈر ہے جناب۔ یہ پہاڑی پولیس سمگلروں کا کھوج نکالنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ ایسے ایسے

پوائنٹس پر بکھیر دیا جاتا ہے جہاں سے اس پر جیپوں کا یا پیدل چلنے والوں کا گزر یقینی ہو۔ اگر پیدل چلنے والوں کو چیک کرنا ہے تو وسیع جگہ پر اسے پھیلایا جاتا ہے۔ یہ پاؤڈر جیپ کے ٹائروں سے چپک جاتا ہے۔ یا پیدل چلنے والے آدمیوں کے جوتوں سے۔ اور پھر جہاں جہاں یہ جیپیں یا وہ آدمی جاتے ہیں اس پاؤڈر کے ذرات زمین پر چپکتے جاتے ہیں۔ تلاش کرنے والے بعد میں مخصوص قسم کی عینک پہن لیتے ہیں۔ جس سے اس پاؤڈر میں بے پناہ چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح وہ آسانی سے سمگلروں کا کھوج نکالتے ہوئے ان کے تعاقب میں چلتے رہتے ہیں۔ پھر جہاں بھی سمگلر آرام کرنے کے لئے رکتے ہیں۔ اس جگہ کو گھیر لیا جاتا ہے۔ اور سمگلروں کو گرفتار یا ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس کو پہچاننے والے چند ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک میں بھی ہوں" ــــ شاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ یہ واقعی اس کے لئے بھی ایک نئی بات تھی۔ اس نے جھک کر اس مٹی کی چٹکی بھری۔ اور پھر جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے اس مٹی کی پڑیا باندھ کر اُسے جیب میں ڈال لیا۔

" میں اس کا باقاعدہ تجزیہ کروں گا۔ یہ تو واقعی انوکھی چیز ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ پولیس نے سمگلروں کے لئے ہی پلازما مٹی یہاں بچھائی ہو" ــــ عمران نے کہا۔

" جناب۔ یہاں سے ماکھن قصبہ قریب ہے۔ اور یہ راستہ براہِ راست ماکھن قصبے کو ہی جاتا ہے۔ یہ مٹی قصبے کے اصل

www.urdukorner.com

راستے پر پہلے کبھی نہیں بچھائی گئی۔ بلکہ اسے ان راستوں میں بچھایا جاتا ہے جہاں سے سمگلروں نے چھپ کر نکلنا ہوتا ہے۔ اور پھر قصبے کے قریب اسے بچھانے کا کوئی تک ہی نہیں۔ اگر یہاں سمگلروں کو چیک کرنا مقصود ہو تو یہ چیکنگ قصبے میں بھی آسانی سے ہو سکتی ہے۔" شاکو نے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کے یہاں بچھانے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے یہ مٹی یہاں اس لئے بچھائی ہے کہ ہماری جیپ جب یہاں سے گزرے گی تو پھر ہم ماکھن قصبے میں جہاں بھی جائیں گے ہمیں آسانی سے چیک کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ شاکو نے کہا۔

"ماکھن قصبے میں جانا ضروری ہے کیا۔ ہم اس کی سائیڈ سے آگے نکل جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ ماکھن قصبے کا حدود اربعہ ہی ایسا ہے کہ اس قصبے سے گزرے بغیر ہم کسی صورت بھی سار تو پہاڑیوں کی طرف نہیں جا سکتے۔ اور یہ جیپیں بھی ہمیں ماکھن قصبے میں ہی چھوڑنی ہوں گی اور وہاں سے خچر لینے ہوں گے۔ چیف سر دپ کا ایک خاص گروپ ماکھن قصبے میں موجود ہے۔ میں نے ڈساری جنگل سے روانگی سے پہلے اس کے انچارج بلونت سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کر لی تھی۔ اس کا آدمی ہمیں آگے جا کر ایک خاص سپاٹ پر ملے گا۔ اور پھر اس آدمی کی مدد سے ہم پولیس چوکی کو بھی بغیر چیکنگ

www.urdukorner.com

کے گزریں گے اور آگے خچر بھی مل جائیں گے"۔۔۔۔ شاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں پہلے یہ تفصیل مجھے بتانی چاہیئے تھی"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ کوئی خاص بات نہیں۔ پولیس تو بلونت کے ہاتھوں میں کھلونا ہے۔ ورنہ تو ہمارا گروپ سمگلنگ کا دھندہ یہاں کر ہی نہ سکے"۔۔۔۔ شاکو نے کہا۔

"تو اب پھر کیا کرنا ہے۔ جیپیں اٹھا کر اس لکیر سے پار کریں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ بہتر رہے گا"۔۔۔۔ شاکو نے کہا۔

"او۔ کے۔ پھر جیپ لے آؤ۔ اور اس کے اگلے پہیئے اس مٹی کے ساتھ روک دو۔ کچھ مل کر جیپ کا اگلا حصہ اٹھائیں گے۔ باقی جیپ کو آگے دھکیلیں گے۔ اس طرح عقبی پہیئے بھی اٹھا کر آگے رکھے جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

ویسے اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کے ذہن میں اس سارے چکر کی وجہ سے خدشات کے جالے تن گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ان سب نے مل کر دونوں جیپوں کو اس طرح اس لکیر سے پار کر دیا۔ کہ ٹائروں پر اس مٹی کے نشانات نہ آ سکیں۔

"کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شاگل یہاں پہلے پہنچ گیا ہو"۔۔۔۔ دوبارہ جیپ میں بیٹھتے ہی جولیا نے کہا اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ اوہ اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ

ہم بہر صورت اس ماکھن قصبے سے گزریں گے جب کہ اس شاکو نے اب سے پہلے اس کا معمولی سا تذکرہ بھی نہیں کیا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ قطعی بے فکر رہیں سر۔ یہاں سب کچھ ہماری مرضی کے مطابق ہی ہوگا" ——— شاکو نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔

" وہ مقام کہاں ہے۔ جہاں اس بلونت کا آدمی موجود ہوگا" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" وہ تو ابھی آگے ہے جناب " ——— شاکو نے کہا۔

" او۔ کے۔ تم جیپیں اس راستے سے ہٹا کر کسی ایسی جگہ روک دو، جہاں سے یہ عام طور پر نظر نہ آسکیں۔ اور خود پیدل جا کر اس آدمی کو یہاں بلا لاؤ" ——— عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے آپ حکم کریں" ——— شاکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کا رخ موڑا اور اسے ایک اور تنگ سے راستے پر دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ پھر ایک موڑ کاٹ کر اس نے ایک مسطح سطح پر پہنچ کر جیپ روک دی۔ پچھلی جیپ بھی ان کے پیچھے آکر رک گئی۔

" یہاں یہ محفوظ رہیں گی۔ میں اب جا کر بلونت کے آدمی کو بلا لاتا ہوں" ——— شاکو نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ شاکو تیزی سے چلتا ہوا ایک چٹان کی اوٹ میں غائب ہو گیا جب کہ باقی ساتھی جیپوں سے اتر کر ادھر ادھر ٹہلنے لگے۔

" ماسٹر۔ آپ مجھے اور جوانا کو کیوں ساتھ لے آئے ہیں۔ کیا اب ہمارا کام صرف یہی رہ گیا ہے کہ ہم بس جیپوں میں بیٹھے سفر کرتے رہیں" جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ شاید بے کار رہ رہ کر بری طرح بور ہو گیا تھا۔

" تم کیا کرنا چاہتے ہو" ——— عمران نے قدرے خشک لہجے میں پوچھا۔ شاید وہ ذہنی طور پر اس بلازما مٹی والے چکر میں الجھا ہوا تھا۔ اس لئے جوانا کی بات پر اس کا لہجہ خشک ہو گیا تھا۔

" ماسٹر۔ آپ ہمیں کوئی مشن بتا دیا کریں۔ جو ہم خود پورا کر سکیں" جوانا نے اس کے لہجے کی پرواہ کئے بغیر کہا۔

" او۔ کے۔ میں خیال رکھوں گا" ——— عمران نے کہا اور جوانا خاموش ہو گیا۔

" کیا بات ہے۔ مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ جوانا کی طرح ہم سب بھی بری طرح بور ہو رہے ہیں۔ کیا ضرورت تھی جیپوں میں ان پہاڑیوں میں سفر کرنے کی۔ ہیلی کاپٹروں کا بندوبست نہ ہو سکتا تھا" ——— جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تاکہ جب تمہارا ہیلی کاپٹر سارتو پہاڑی کے قریب اترے۔ تو کافرستان سیکرٹ سروس کا شاگل اور پاور ایجنسی کی مادام ریکھا پھولوں کے ہار اٹھائے بینڈ باجے کے ساتھ تمہارے استقبال کے لئے تیار ہوں۔ مس جولیانا فٹز واٹر۔ ہر مشن موت اور زندگی کا کھیل ہوتا ہے۔ یہاں کسی فلم کی شوٹنگ نہیں ہو رہی کہ ہیروئن صاحبہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر لوکیشن پر پہنچیں" ——— عمران کا لہجہ بے حد تلخ ہو

www.urdukorner.com

گیا تھا۔

"میرا یہ مطلب تو نہ تھا۔ لیکن آخر تم اتنا غصہ کیوں دکھا رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہارے بغیر پاکیشیا سیکرٹ سروس بیکار ہو جائے گی۔ یہ تو چیف بجانے کیوں تمہیں ہم پر مسلط کر دیتا ہے۔ اور ہم دم چھلوں کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ لٹکے پھرنے کے لئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ ورنہ اصل میں تو یہ مشن سرانجام دینا ہمارا کام ہے"۔۔۔ جولیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ اس قدر غصے میں آنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب ہمارا کام سامنے آئے گا تو ہم بھی کر لیں گے۔ ابھی تو صرف مشن سپاٹ تک پہنچنے کے لئے بھاگ دوڑ ہی ہو رہی ہے"۔۔۔ صفدر نے بیچ بچاؤ کراتے ہوئے کہا۔

"مس آپ باس کے ساتھ ایسے لہجے میں بات نہیں کر سکتیں آئندہ اگر آپ نے باس پر آنکھیں نکالنے کی کوشش کی تو اٹھا کر پہاڑی سے نیچے پٹخ دوں گا"۔۔۔ اچانک جوزف نے آگے بڑھ کر جولیا سے مخاطب ہو کر انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا تم مجھ پر غرا رہے ہو۔ تمہاری یہ جرآت"۔۔۔ جولیا کا تو پارہ آسمان پر چڑھ گیا۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ ہی بگڑ گیا تھا۔

"تمہاری مرضی جو سمجھتی رہو۔ لیکن میری یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ تم جو کچھ بھی ہو۔ بہرحال باس کے سامنے آنکھیں نہیں نکال سکتیں"۔۔۔ جوزف نے اور زیادہ تلخ لہجے میں کہا۔

"جوزف۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ خاموش ہو جاؤ"۔۔۔ صفدر نے جوزف کو بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔

"مسٹر صفدر۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔ جولیا جیسی لڑکیاں تو باس کے پیروں کی خاک بننے کی بھی لائق نہیں ہیں۔ باس ماگو شا دیوتا کی طرح عظیم ہے اور عظیم رہے گا"۔۔۔ جوزف واقعی بری طرح بپھر گیا تھا۔

"میں تمہارے باس اور تمہارے اس ماگو شا دیوتا پر ہزار بار لعنت بھیجتی ہوں۔ تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے"۔۔۔ جولیا نے غصے کی شدت سے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ لیکن صفدر نے ہاتھ مار کر ریوالور گرا دیا۔

"مس جولیا۔ کم از کم آپ تو اپنی پوزیشن کا خیال رکھیں"۔۔۔ صفدر نے جولیا کو بازو سے پکڑ کر ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا۔

"اس نے جرآت کیسے کی۔ کالے ریچھ نے۔ اس نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔ میں اس کا خون پی جاؤں گی"۔۔۔ جولیا کو اس قدر غصہ آیا تھا کہ وہ اپنے ہوش و حواس ہی کھو بیٹھی تھی اور اب واقعی پاگلوں کے سے انداز میں چیخ رہی تھی۔

"جوزف"۔۔۔ اچانک عمران نے سخت لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اب تک خاموش کھڑا رہا تھا۔

"یس باس"۔۔۔ جوزف نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"تم نے سرخ جھیل کے مغربی کنارے پر بنے ہوئے جاشور دیوتا کا مندر دیکھا ہے کبھی" ——— عمران کا لہجہ اُسی طرح تلخ تھا۔

"اوہ۔ جاشور دیوتا کا مندر۔ باس میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔ وہ تو باس نیک روحوں کا مندر کہلاتا ہے۔ اور جو اس کی طرف دیکھتا ہے وہ فوراً اندھا ہو جاتا ہے۔ وچ ڈاکٹر کرسلی نے ایک بار اپنے علم کے زور پر اُسے دیکھنے کی کوشش کی تھی۔ اور ہمیشہ کے لئے اندھا ہو گیا تھا" ——— جوزف نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر زردی کی ایک تہہ سی چڑھ گئی تھی۔

"مس جولیا جاشور دیوتا کے مندر میں رہنے والی سب سے نیک روح ہے۔ تمہیں معلوم ہے" ——— عمران نے اُسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ج ——— ج ——— جولیا۔ جاشور دیوتا کے مندر کی نیک روح اوہ اوہ۔ جاشور دیوتا۔ مجھ پر رحم کرو۔ مجھے نہیں معلوم تھا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا۔ اوہ اوہ۔ اس لئے عظیم باس اس کی سخت باتیں سنتا ہے۔ اور خاموش رہتا ہے۔ اوہ اوہ۔ جاشور دیوتا کے مندر کی سب سے نیک روح۔ اب کیا ہو گا" ——— جوزف کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ وہ بُری طرح سہم گیا تھا۔

"مس جولیا سب سے نیک روح ہیں۔ اس لئے وہ یقیناً تمہیں معاف کر دیں گی۔ چلو معافی مانگو ان سے۔ جلدی کرو۔

کہیں جاشور دیوتا کا قہر تم پر نہ ٹوٹ پڑے۔ پھر تو سرخ جھیل بھی تمہیں اپنا انڈہ دے کر نہ بچا سکے گی" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا، اور جوزف بجلی کی سی تیزی سے جولیا کی طرف بڑھ گیا۔

"مم ——— مم ——— مجھے معاف کر دو۔ جاشور دیوتا کی سب سے نیک روح۔ مجھے معاف کر دو۔ تم اب بے شک باس کے سر پر جوتے بھی مارو۔ میں نیک روح کے کام میں مداخلت نہ کروں گا۔ مجھے معاف کر دو۔ نیک روح۔ مجھے معاف کر دو" ——— جوزف نے جولیا کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی ملتجانہ لہجے میں کہا اور جولیا کو اس کے فقرے اور اس کے انداز پر باوجود غصے کے بے اختیار ہنسی آ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ اس بار معاف کرتی ہوں۔ آئندہ اگر تم نے میری توہین کی تو......" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— میری تو کیا میرے باس کی بھی توبہ مسّی نیک روح کی توہین میں کیسے کر سکتا ہوں۔ باس نے مجھے پہلے بتایا ہی نہیں"۔ جوزف نے اُسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو جاؤ۔ معاف کیا" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور جوزف کا خوف سے سہما ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تھینک گاڈ۔ تم واقعی نیک روح ہو۔ نیک روحیں ہمیشہ گنہگاروں کو معاف کر دیتی ہیں" ——— جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن میں تو نیک روح نہیں ہوں۔ اور تم نے کیا کہا تھا کہ چاہے میرے سر پر جوتے بھی پڑتے رہیں تم کوئی مداخلت نہ کرو گے کیوں"

www.urdukorner.com

عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ گریٹ ورچ ڈاکٹر آشوما کہتا تھا کہ نیک روح کے جوتے کھا کر آدمی کی عزت بڑھتی ہے۔ اس لئے باس تم اطمینان سے مسٹی کے جوتے کھا سکتے ہو۔ گریٹ ورچ ڈاکٹر آشوما غلط نہیں کہہ سکتا۔ اور باس جب تمہاری عزت بڑھ رہی ہو تو میں کیوں اُسے بڑھنے سے روکوں گا" ــــ جوزف نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا نسخہ ہے۔ کاش تنویر یہاں موجود ہوتا تو یہ نسخہ اس کے لئے اکسیر ثابت ہوتا" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے بھی اکسیر ہے" ــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے گریٹ ورچ ڈاکٹر نے ایک اور نیک روح منتخب کر رکھی ہے۔ اور میرے پاس جو کچھ ہے۔ وہ اس نیک روح کے جوتوں کے طفیل ہے" ــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ــــ کیا مطلب۔ کس نیک روح کی بات کر رہے ہو" ــــ جولیا نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر ہلکے سے غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب اپنی اماں بی کی بات کر رہے ہیں مس جولیا" ــــ صفدر نے کہا اور جولیا بے اختیار ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ چٹان کی اوٹ سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب چونک پڑے۔ دوسرے لمحے

شاکو ایک مقامی آدمی کے ساتھ چٹان کی اوٹ سے نکل کر ان کی طرف آنے لگا۔

"میں نے اس سے بات کر لی ہے جناب۔ بلونت نے سارا انتظام کر رکھا ہے۔ پولیس آپ کو مڑ کر دیکھے گی بھی نہیں" ــــ شاکو نے قریب آ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا" ــــ عمران نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بلمیر سنگھ جناب۔ آپ قطعی بے فکر رہیں باس بلونت سنگھ کے سامنے کسی پولیس والے کی جرات نہیں ہے کہ آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں گا" ــــ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو بلمیر سنگھ۔ کیا یہاں کل یا آج کوئی ہیلی کاپٹر آیا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر ــــ ہاں۔ کل آیا تھا۔ اور تھانے کی حدود میں اترا تھا۔ اس میں ایک مرد اور ایک عورت کے ساتھ دھوری تھانے کا انچارج مہاترے بھی تھا۔ سپاہی کہہ رہے تھے کہ دارالحکومت سے کوئی بڑا افسر آیا ہے" ــــ بلمیر نے فوراً ہی سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے اس مرد کو دیکھا ہے" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے البتہ ہیلی کاپٹر کو ضرور دیکھا تھا" ــــ بلمیر نے جواب دیتے ہوئے کہا

www.urdukorner.com

"ٹائیگر"۔۔۔ عمران ایک طرف خاموش کھڑے ٹائیگر کی طرف مڑ گیا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"تم بلمیر کے ساتھ قصبے میں جاؤ اور جا کر پوری تحقیقات کر کے آؤ۔ کہ کہیں یہ ہیلی کاپٹر پر آنے والا شاگل تو نہیں ہے۔ جاؤ اور جلد از جلد واپس آنے کی کوشش کرنا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"شاکو۔ تم بھی ساتھ جاؤ۔ اگر یہ شاگل ہے تو پھر ہمارے لئے ماکھن قصبہ بارود کے ڈھیر سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے شاکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آیئے"۔۔۔ شاکو نے کہا اور پھر بلمیر اور ٹائیگر کو لے کر دوبارہ اس چٹان کی طرف بڑھ گیا جس کی اوٹ سے وہ برآمد ہوئے تھے۔

"مجھے یقین ہے کہ شاگل ہی ہو گا۔ میں نے پہلے تمہیں نہیں کہا تھا"۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیک روح کی بات غلط کیسے ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے۔ میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے جھلا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر واقعی یہ شاگل ہے تو پھر ہمارا ماکھن قصبے میں داخل ہونا انتہائی خطرناک ہو گا اور شاکو کہہ رہا تھا کہ بغیر قصبے میں داخل ہوئے ہم سارتو پہاڑی کی طرف جا نہیں سکتے۔ پھر آپ کیا پروگرام بنائیں

گے"۔۔۔ صفدر نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی صورت ہے کہ نیک روح کی دوسری بات بھی مان لی جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بکواس۔ اب تم نے یہ نیا چکر چلا دیا ہے۔ خبردار اب اگر تم نے مجھے نیک روح کہا"۔۔۔ جولیا نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ اگر میں نے تمہیں نیک روح کے منصب جلیلہ سے اتار دیا تو جوزف نے اس بار واقعی اپنی دھمکی پر عمل بھی کر دینا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ وقت مذاق کا نہیں ہے۔ ہمیں سنجیدگی سے آئندہ پروگرام بنا لینا چاہیئے۔ کیونکہ بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ یہ شاگل ہی ہو گا۔ اور اب مجھے یقین ہے کہ یہ چمکنے والی مٹی خاص طور پر ہمارے لئے ہی بچھائی گئی ہو گی"۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔ کیپٹن شکیل انتہائی کم گو آدمی تھا۔ لیکن جب وہ بات کرتا تو اس کی بات میں وزن اور اعتماد ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران کیپٹن شکیل سے مذاق نہ کیا کرتا تھا۔

"تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ یہ بات تو طے ہے کہ یہ شاگل ہی ہو گا۔ جو میں نے پہلے کہا تھا کہ ہمیں جیپوں کی بجائے ہیلی کاپٹر پر سفر کرنا چاہیئے تھا۔ اور ویسے بھی جیپوں کا کام ماکھن قصبے تک آ کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد خچروں کی سواری رہ جاتی ہے۔

www.urdukorner.com

اور اب نیک روح خنجر پر بیٹھی کچھ اچھی نہ لگے گی۔ اس لئے اب واقعی یہی صورت رہ گئی ہے کہ ہم شاگل کا ہیلی کاپٹر اغوا کر لیں۔ اور اس پر سوار ہو کر سارتو پہاڑی کی طرف چل پڑیں"۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات تھی تو تمہیں ٹائیگر کو اس بارے میں خصوصی طور پر ہدایت کر دینی چاہیئے تھی"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"وہ میرا شاگرد ہے۔ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ اس لئے تم دیکھنا وہ باقاعدہ اس بات کا جائزہ بھی لے کر ہی آئے گا۔ کہ اگر ہیلی کاپٹر کو اغوا کرنا پڑے تو اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم ٹائیگر کو ہم پر فوقیت دینے لگے ہو"۔۔۔ جولیا نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ اُسے واپس تو آنے دو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹائیگر واقعی ذہین آدمی ہے مس جولیا۔ میں نے اکثر محسوس کیا ہے کہ اس کے سوچنے اور کام کرنے کا انداز عمران جیسا ہی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی اس بات کا جائزہ لے کر آئے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں اس کی نس نس سے واقف ہوں۔ اس نے ضرور اُسے کوئی خاص اشارہ کیا ہو گا۔ اور اب یہ ہم پر اپنے شاگرد کا رعب جما رہا ہے"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف کو اس

طرح بڑھ گئی جیسے عمران سے روٹھ گئی ہو۔

ٹائیگر کی واپسی تقریباً ایک گھنٹہ بعد ہوئی۔ بلمیر اور شاکو اس کے ساتھ تھے۔

"وہ شاگل ہی ہے باس۔ اس کے ساتھ جو عورت ہے۔ اس کا نام کاشی ہے۔ اور وہ ڈپٹی چیف ہے۔ اور اس شاگل نے پولیس چیف کو خصوصی طور پر ہدایات دے رکھی ہیں کہ کوئی بھی اجنبی ماکھن قصبے میں داخل ہو تو اس کی مکمل نگرانی کی جائے۔ میری بھی نگرانی کی جاتی رہی۔ لیکن بلمیر نے جب نگرانی کرنے والے ایک سپاہی کو بتایا کہ میں بلونت کا سالا ہوں۔ اور اس سے ملنے آیا ہوں تو وہ سپاہی خاموشی سے واپس چلا گیا۔ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اور بھی کسی بات کا جائزہ لیا ہے تم نے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ آنے والا شاگل ہے۔ اور میں نے وہاں نگرانی اور چیکنگ کی صورت دیکھی تو مجھے خیال آ گیا۔ کہ اب اس قصبے میں ہمارا داخلہ ناممکن ہے۔ اور کاشی کے بقول اس قصبے میں داخل ہوئے بغیر ہم سارتو پہاڑیوں کی طرف نہیں جا سکتے۔ کیونکہ قصبے کے چاروں طرف کی پہاڑیاں خطرناک حد تک سیدھی ہیں۔ نہ ان پر چڑھا جا سکتا ہے اور نہ انہیں کراس کیا جا سکتا ہے تو میں نے سوچا کہ اب آگے بڑھنے کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم کسی طرح شاگل کا ہیلی کاپٹر اغوا کر لیں۔ چنانچہ اس خیال کے آتے ہی میں نے بلمیر کے ساتھ جا کر اس جگہ کا جائزہ لیا ہے۔ اُسے بہرحال آسانی سے اغوا کیا

www.urdukorner.com

جاسکتا ہے" ـــــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ حالانکہ اس نے واقعی ٹائیگر کو ایسا کوئی اشارہ نہ کیا تھا۔ لیکن اُسے اپنی دی ہوئی ٹریننگ پر مکمل اعتماد تھا، اسی اعتماد کی بنا پر اس نے جولیا کے سامنے دعویٰ بھی کر لیا تھا۔

"گڈ شو۔ پھر جاؤ اور جا کر ہیلی کاپٹر اغوا کر کے لے آؤ۔ جاؤ" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــــ ٹائیگر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس نے شاکو اور بلمیر کو ایک بار پھر اپنے ساتھ لے لیا تھا۔

"جیپوں سے سامان نکال لو۔ ہمیں فوری آگے بڑھنا ہو گا کیونکہ ہیلی کاپٹر اغوا ہوتے ہی شاگل پاگلوں کی طرح اس کا پیچھا کرنا شروع کر دے گا" ـــــــ عمران نے ٹائیگر کے جاتے ہی کہا اور وہ سب تیزی سے جیپوں کی طرف لپک پڑے۔

تنویر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اس کا جسم رسیوں کے ذریعے ایک کھڑی چٹان کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ وہ اس چٹان کے ساتھ کھڑا تھا۔ اس نے تیزی سے گردن گھمائی اور اپنے ساتھ ہی نعمانی۔ صدیقی۔ چوہان اور رفیق کو بھی اسی طرح بندھے ہوئے دیکھا۔ انہیں بھی رسیوں کی مدد سے مختلف چٹانوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ دن چڑھا ہوا تھا۔ اور وہ اس وقت کھلے آسمان کے نیچے کھڑے تھے۔ اور ایک آدمی اب سب سے آخر میں موجود رفیق کی ناک سے کوئی بوتل لگا رہا تھا۔ ان کے سامنے ایک کافی وسیع میدان سا پھیلا ہوا تھا۔ اور اس میدان کے اندر ان سے کچھ فاصلے پر پانچ لاشیں ایک قطار کی صورت میں پڑی ہوئی تھیں۔

www.urdukorner.com

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ۔۔۔ اسی لمحے اس کے ساتھ کھڑے صدیقی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ رفیق کی ناک سے بوتل لگنے والا اس دوران تیز تیز قدم اٹھاتا ساتھ ہی گہرائی میں اتر کر ان کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا۔

"معلوم نہیں۔ ویسے میرا خیال ہے۔ یہ لاشیں ان لوگوں کی ہیں۔ جنہیں ہم نے سرنگ میں مارا تھا" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ راجندر کی لاش میں نے پہچان لی ہے۔ اس کا منہ میری طرف ہے" ۔۔۔ چوہان کی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے انہیں اسی گہرائی میں سے باتوں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر اس طرف کو دیکھنے لگے اور چند لمحوں بعد ایک عورت کا سر گہرائی سے ابھرتا دکھائی دیا۔ اور اس کے بعد وہ عورت سامنے آ گئی۔ اس کے پیچھے چار افراد تھے۔ جن میں سے دو نے بڑے بڑے ٹن اٹھائے ہوئے تھے۔ ایسے ٹن جن میں ہنگامی طور پر پٹرول وغیرہ کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ اور اس عورت کو دیکھتے ہی تنویر پہچان گیا کہ یہ مادام ریکھا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ پاور ایجنسی کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔

"تم لوگوں کو ہوش آ گیا۔ ویسے کاش تمہارے ساتھ عمران بھی ہوتا تو واقعی لطف آ جاتا" ۔۔۔ اس عورت نے ان کے سامنے رک کر انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نجانے تم عورتوں کے دماغ میں ہر وقت عمران کیوں گھسا رہتا ہے جسے دیکھو وہی عمران عمران کر رہی ہوتی ہے۔ کیا نظر آتا ہے تمہیں اس

احمق میں" ۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کا نام سننا بھی پسند نہ کرتا ہو۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا تم عمران کو پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ تم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہو۔ اور وہ بھی۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس میں گروپ بندی ہے" ۔۔۔ ریکھا نے تنویر کی بات سن کر بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ سیکرٹ سروس کا رکن نہیں ہے۔ صرف کرائے پر کام والا آدمی ہے" ۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم نے یہ تو تسلیم کر لیا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اب میں جلد از جلد تمہیں اپنی تجویز کردہ سزا دے سکتی ہوں۔ ورنہ خواہ مخواہ کی پوچھ گچھ میں وقت ضائع ہوتا۔ کرشن پہلے اپنے ساتھیوں پر پٹرول ڈالو اور آگ لگا دو۔ تاکہ ان کا کریا کرم مکمل ہو سکے۔ اور انہیں بھی اندازہ ہو سکے کہ انسانی جسم کس طرح آگ میں جلتے ہیں۔ اس کے بعد ان کی باری بھی آ جائے گی" ۔۔۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے پہلے تنویر سے اور پھر اپنے ساتھ کھڑے ایک لمبے تڑنگے آدمی سے کہا۔

"یس مادام" ۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور پھر اس نے اپنے دو ساتھیوں کو اشارہ کیا تو وہ ایک بڑا ٹن اٹھائے تیزی سے زمین پر پڑی ہوئی لاشوں کی طرف بڑھ گئے۔

"یہاں چونکہ لکڑیاں نہیں مل سکتیں۔ اس لئے ان کا کریا کرم پٹرول

www.urdukorner.com

سے ہو رہا ہے "۔۔۔۔ ریکھا نے اسی طرح تنویر اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ جیسے انہیں کوئی اہم معلومات مہیا کر رہی ہو۔

"کیوں خواہ مخواہ پیٹرول ضائع کر رہی ہو۔ آسمان پر گدھیں منڈلا رہی ہیں۔ خود ہی نوچ نوچ کر کھا جائیں گی انہیں "۔۔۔۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری اس بات کا مقصد میں سمجھ گئی ہوں کہ تمہیں زندہ نہ جلایا جائے بلکہ گولیاں مار کر ہلاک کیا جائے۔ تاکہ گدھیں تمہاری لاشیں کھا جائیں۔ یہی کہنا چاہتے تھے تم۔ لیکن فکر نہ کرو۔ میں ان پہاڑیوں میں گونجتی ہوئیں تمہاری کربناک چیخیں سننا چاہتی ہوں۔ ایسی چیخیں کہ شاید آئندہ صدیوں تک یہ پہاڑیاں ان چیخوں سے گونجتی رہیں گی "۔۔۔۔ ریکھا نے بڑے زہر خند لہجے میں کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا تم مجھے بھی زندہ جلاؤ گی۔ تم ۔۔۔ تم۔ میں تو بے گناہ ہوں۔ مجھے تو یہ لوگ زبردستی پکڑ کر ساتھ لائے تھے "۔۔۔ اچانک رفیق نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے انہیں راستہ دکھایا ہے۔ تم سب سے بڑے مجرم ہو۔ سب سے پہلے میں تمہیں ہی زندہ جلاؤں گی "۔۔۔۔ ریکھا نے سرد لہجے میں کہا۔ اور رفیق بچوں کی طرح چیخنے لگا۔ لیکن ریکھا نے اب اس کی طرف دیکھنا ہی بند کر دیا تھا۔ وہ ان لاشوں کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جن پر ٹن سے مسلسل پیٹرول چھڑکا جا رہا تھا۔ رفیق چیختا چیختا خود ہی خاموش ہو گیا۔ جب کہ تنویر اور دوسرے ساتھی ایک دوسرے کو دیکھ کر آئی کوڈ کی مدد سے رسیوں سے پیچھا چھڑانے کے بارے

میں ایک دوسرے کو تجویزیں بتا رہے تھے۔ لیکن کوئی ایسی تجویز سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ جس سے وہ خود بھی بچ سکیں ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو بھی گرفتار کر سکیں۔ اچانک چوہان کے چہرے پر گہری مسرت کے آثار نمودار ہوئے جیسے اسکے ذہن میں کوئی کارگر تجویز آ گئی ہو۔ اور سب نے اُسے چونک کر دیکھنا شروع کر دیا۔ کیونکہ وہ ان سب سے آخر میں اور رفیق سے پہلے بندھا ہوا تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے اس کا اپنی طرف مڑا ہوا چہرہ دیکھ سکتے تھے۔ اور چوہان کی آنکھیں مخصوص انداز میں اور تیزی سے جھپکنی شروع ہو گئیں۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی آنکھوں میں کوئی تنکا پڑ گیا ہو اور وہ ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ مسلسل آنکھیں جھپکا جھپکا کر اُسے باہر نکالنے کی کوشش میں ہو۔ مگر جیسے جیسے اس کی آنکھیں مختلف وقفوں سے جھپکتی جا رہی تھیں۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی ہلکی سی مسرت کے آثار نمودار ہو رہے تھے۔ اور پھر ان سب نے پلکیں جھپکا کر اس کی تجویز کی تائید کر دی۔ کیونکہ اس صورت حال میں اس سے بہتر اور کوئی تجویز ہو ہی نہ سکتی تھی۔

ان لاشوں کو آگ لگا دی گئی اور انسانی گوشت کے جلنے کی سڑاند پورے ماحول میں پھیل گئی۔ لاشیں دھڑا دھڑ جل رہی تھیں۔

"اوہ۔ کس قدر مکروہ رسم ہے ان لوگوں کی "۔۔۔۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ ابھی یہ مکروہ رسم تم پر بھی پوری کی جائے گی "۔۔۔۔ ریکھا نے مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام ریکھا۔ زندہ انسانوں کو جلانے کی بات سوچ کر تم نے ثابت

www.urdukorner.com

کر دیا ہے کہ تم عورت ہونا تو ایک طرف رہا انسان بھی نہیں ہو۔ دشمنیاں اختلافات تو ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اس طرح کا سلوک کبھی کسی نے نہیں کیا۔ اگر تمہیں یاد نہ ہو تو میں تمہیں وہ وقت یاد دلا دیتا ہوں جب تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پکڑنے کے لئے سپیشل پلان بنایا تھا۔ لیکن تم خود اس جال میں پھنس کر بے بس ہو گئی تھیں اس کے باوجود ہم نے اسن لیبارٹری کو تباہ کرتے وقت شاگل اور تمہارے دوسرے اہم ساتھیوں کو ادپرٹا در پہ پہنچا دیا تھا۔ ورنہ اس وقت تمہارے جسم میں بھی مشین گن کا پورا برسٹ اتر سکتا تھا۔ تمہیں پہاڑی سے نیچے بھی پھینکا جا سکتا تھا اور تمہیں زندہ بھی جلایا جا سکتا تھا“ ــــ چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” وہ تمہاری حماقت تھی۔ لیکن میں ایسی حماقتوں کی روادار نہیں ہوں میں دشمنوں کو عبرت ناک انجام تک پہنچانے کی عادی ہوں“ ــــ ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” اور کے ــ آغاز تم نے خود کیا ہے۔ اس لئے آئندہ اب تمہارے ساتھ جو سلوک بھی ہو۔ تمہیں کوئی گلہ نہیں ہونا چاہئے“ ــــ چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” میرے ساتھ تم کرو گے سلوک۔ عبرت ناک موت کو سامنے دیکھ کر شاید دماغ چل گیا ہے۔ تم بندھے ہوئے بے بس کھڑے ہو۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ تمہارے ناخنوں میں ایسے کوئی بلیڈ وغیرہ بھی نہیں ہیں جیسے عمران کے ناخنوں میں لگے ہوتے ہیں اور رسیاں اس قدر مضبوط ہیں کہ تم چاہے جتنا زور بھی لگا لو یہ ٹوٹ نہیں سکتیں

اور تھوڑی دیر بعد تم اسی طرح بندھے بندھے زندہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد کیا تمہاری راکھ میرے ساتھ سلوک کرے گی“ ــــ ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

” ہاں یہ بات واقعی سوچنے کی ہے کہ راکھ کیسے سلوک کر سکتی ہے“ چوہان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ریکھا کا مضحکہ اڑا رہا ہو۔

” تم ــــ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ مجھ پر ہنس رہے ہو۔ میں ابھی تمہاری شکلیں مستقل طور پر بگاڑنے کا بندوبست کرتی ہوں“ ــــ ریکھا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر اپنے ساتھی کرشن سے مخاطب ہو گئی۔

” کرشن “ ــــ ریکھا نے چیخ کر کہا۔

” یس مادام “ ــــ کرشن نے تیزی سے مڑ کر مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” اپنے آدمیوں کو کہو۔ اب ان پر پیٹرول ڈالیں۔ آگ میں خود لگاؤں گی۔ لائٹر مجھے دو“ ــــ ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

” یس مادام “ ــــ کرشن نے کہا۔ اور اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اور دوسرے لمحے پیٹرول سے بھرا ہوا دوکرا ٹن اٹھا کر دو آدمی ان کی طرف بڑھے۔ ٹن کا ڈھکن کھولا گیا۔ اور سب سے پہلے رفیق کے سر پر پیٹرول ڈالا گیا۔ رفیق کا پورا جسم پیٹرول سے بھیگ گیا۔ وہ خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ لیکن پیٹرول کی بو اور جسم کے بھیگنے کی وجہ سے وہ شاید ہوش میں آ گیا تھا اور ہوش میں آ کر اس نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا۔ وہ ریکھا سے گڑگڑا کر

www.urdukorner.com

رحم کی درخواستیں کر رہا تھا۔

"ابھی کرتی ہوں تم پر رحم۔ فکر نہ کرو۔ ابھی کرتی ہوں" ——— ریکھا نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔ جب کہ اس کے ساتھی اب چوہان پر پٹرول ڈالنے میں مصروف تھے۔ اور پھر چوہان کے بعد وہ نعمانی کی طرف بڑھ گئے۔ چوہان کا بھی پورا جسم پٹرول سے بھیگ چکا تھا۔ لیکن وہ بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔ ریکھا حیرت بھرے انداز میں چوہان اور دوسرے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی۔ اُسے شاید سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ جو اس قدر عبرت ناک موت سے دوچار ہونے کے باوجود اس طرح مطمئن کھڑے ہیں جیسے انہیں زندہ جلانے کی تیاری کی بجائے ان کے جسموں پر عطر گلاب انڈیلا جا رہا ہو۔ نعمانی، صدیقی اور آخر میں تنویر کے جسم پر پٹرول انڈیلا گیا۔ پٹرول کا ٹن خالی ہو گیا۔ اور کرشن کے دونوں ساتھی پیچھے ہٹ گئے۔ رفیق کی گردن انتہائی خوف کی وجہ سے ایک بار پھر ڈھلک گئی تھی۔

"پہلے اسے جلنا چاہئے۔ ایک تو یہ انہیں یہاں تک لے آنا کا مجرم ہے۔ اور دوسرا اسے جلتا دیکھ کر انہیں صحیح معنوں میں احساس ہو گا کہ جلنے کے عمل سے کس قدر خوفناک تکلیف ہوتی ہے" ——— ریکھا نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ میں پکڑا ہوا لائیٹر اٹھائے وہ تیزی سے رفیق کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر اور اس کے ساتھی خاموش کھڑے اُسے دیکھ رہے تھے۔

"یہ بے گناہ آدمی ہے۔ کیوں اس قدر سفاکی سے کام لے رہی ہو" چوہان سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔ لیکن ریکھا نے اس کی طرف دیکھے

بغیر لائیٹر جلایا اور اُسے رفیق کے پٹرول سے بھیگے ہوئے لباس سے لگا دیا۔ بھک کی آواز کے ساتھ رفیق کا پورا جسم یک لخت کسی شعلے کی طرح بھڑک اٹھا اور اس کے ساتھ رفیق نہ صرف ہوش میں آ گیا بلکہ اس کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ وہ واقعی زندہ جل رہا تھا۔

"ہا ——— ہا ——— دیکھو ابھی تم سب اسی طرح جلو گے اور اسی طرح چیخو گے" ہا ——— ہا ——— دیکھو۔ یہ ہے وہ موت جو میں نے تمہارے لئے تجویز کی ہے" ——— ریکھا نے ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب ہونٹ بھینچے خاموش کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر رفیق کی اس عبرت ناک موت کی وجہ سے گہرے افسوس کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن وہ بے بس تھے۔ نہ ہی رفیق کو کوئی بات سمجھا سکتے تھے اور نہ اس حالت میں اُسے چھڑا سکتے تھے۔ رفیق کی چیخیں آہستہ آہستہ مدھم پڑتی گئیں۔ اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ منہ کے بل نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ کیونکہ اس کے جسم کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں بھی جل گئی تھیں۔ ویسے رفیق کی ہولناک اور کربناک چیخوں کی بازگشت ابھی تک پہاڑیوں میں گونج رہی تھی۔

"دیکھا تم نے۔ اسے کہتے ہیں انتقام۔ اب تمہاری باری ہے" ریکھا نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی انتہائی سرد مہر اور سفاک عورت تھی۔ ایک جیتے جاگتے انسان کو زندہ جلانے کے باوجود اس کے چہرے پر افسوس کی ہلکی سی رمق بھی نہ ابھری تھی۔

"تم واقعی بے رحم قاتلہ ہو مس ریکھا۔ اور اب تم کسی طرح بھی کسی

www.urdukorner.com

رحم کی مستحق نہیں رہیں" ـــ چوہان نے غراتے ہوئے کہا۔
"ہا ـــ ہا ـــ میں اپنے دشمنوں سے ایسے ہی انتقام لیتی ہوں" ـــ ریکھا نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ لائیٹر اٹھائے قدم بہ قدم چوہان کی طرف بڑھنے لگی۔ چوہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی اس وقت بے پناہ سنجیدگی تھی۔ کیونکہ چوہان نے آئی کوڈ کی مدد سے جو تجویز پیش کی تھی۔ اب اس کے کسوٹی پر پرکھنے کا وقت آگیا تھا۔

"اگر وہ تجویز واقعی کارآمد ثابت ہوئی تب تو شاید ان کی زندگیاں بچ بھی جاتیں۔ ورنہ تو واقعی رفیق کی طرح عبرت ناک موت ہی ان کے مقدر میں نظر آرہی تھی۔

"لو اب تم مرو۔ اب میں تمہاری چیخیں سننا چاہتی ہوں" ـــ ریکھا نے بڑے سفاک لہجے میں کہا۔ اور لائیٹر کا شعلہ جلا کر اس نے چوہان کے جسم سے لگا دیا۔ بھک کی آواز کے ساتھ ہی یک لخت چوہان کا پورا جسم یک لخت شعلے کی طرح بھڑک اٹھا۔ اور ریکھا تیزی سے پیچھے ہٹتی گئی۔ تنویر اور دوسرے ساتھیوں کے چہرے چوہان کو اس طرح جلتے دیکھ کر بری طرح بگڑ گئے۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی یک لخت چوہان کا جسم اس چٹان سے اچھلا اور اس کے ساتھ ہی وہ سامنے کھڑی ریکھا کو ساتھ لیتے ہوئے تیزی سے زمین پر رول ہوتا چلا گیا۔ ریکھا کے حلق سے تیز چیخیں نکلنے لگی تھیں۔ کرشن اور اس کے دو ساتھی پہلے تو حیرت سے بت بنے کھڑے یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھتے رہے۔ لیکن پھر مادام ریکھا کی چیخنے کی آوازیں سنتے ہی وہ

تیزی سے زمین پر رول کرتے ہوئے ان کے جسموں کی طرف دوڑ پڑے لیکن اسی لمحے چوہان بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی کرشن جو سب سے آگے تھا۔ بری طرح چیختا ہوا اچھلا اور اپنے پیچھے آنے والے ان دونوں آدمیوں سے ٹکرا کر انہیں بھی ساتھ لیتا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے چوہان نے جھپٹ کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی ریکھا کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور دوسرے لمحے ان تینوں پر پوری قوت سے پھینک دیا جو نیچے گر کر تیزی سے اٹھ رہے تھے اور وہ ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ چوہان بجلی کی سی تیزی سے اس کرشن کی طرف لپکا۔ جس کی جیب کا ابھار بتا رہا تھا کہ اس میں ریوالور موجود ہے۔ کرشن نے یک لخت دونوں گھٹنے اٹھا کر اپنے پر جھپٹتے ہوئے چوہان کو ضرب لگا کر پشت کے بل پھینکنے کی کوشش کی۔ لیکن چوہان قریب جا کر تیزی سے گھوما اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کے جسم کو پہلو کے بل جھٹکا دیا۔ اور پھر اس کی سائیڈ جیب میں ہاتھ ڈال دیا۔ کرشن نے تیزی سے مڑ کر چوہان کو جھٹکنے کی کوشش کی۔ لیکن چوہان نے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور دوسرے لمحے کرشن کی جیب پھٹی اور اس میں سے ریوالور باہر آگرا۔

"وہ بھاگی جا رہی ہے چوہان۔ فائر آن" ـــ تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور چوہان بجلی کی سی تیزی سے ریوالور جھپٹ کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ کرشن نے جسم کو لٹو کی طرح گھمایا۔ اور اس کی ٹانگیں چوہان کے جسم سے پوری قوت سے ٹکرائیں اور چوہان اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ اسی لمحے کرشن کے باقی دو ساتھی جو اس

www.urdukorner.com

دوران اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ تیزی سے چوہان کی طرف پلٹے۔ لیکن پھر ریوالور کے پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی وہ بُری طرح چیختے ہوئے راستے میں موجود کرشن کے اٹھتے ہوئے جسم سے ٹکرائے اور نیچے گر گئے۔ چوہان نے تیسرا فائر کرشن کے جسم پر کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر اس گہرائی کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جہاں اب اُسے ریکھا کا سر غائب ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن ریکھا اس دوران بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ چوہان پوری رفتار سے بھاگتا ہوا وہاں پہنچا لیکن ریکھا وہاں موجود نہ تھی۔ چوہان تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا۔ لیکن نیچے ہر طرف چٹانیں ہی پھیلی ہوئی تھیں اور ریکھا غائب ہو چکی تھی۔ چوہان تیزی سے ایک سائیڈ پر لپکا۔ وہ ہر قیمت پر اس سفاک قاتلہ کو پکڑنا چاہتا تھا۔ لیکن ابھی وہ چٹان کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اسے کچھ فاصلے پر ہیلی کاپٹر کے پنکھے چلنے کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا۔ لیکن چٹانوں میں راستہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ ان کے درمیان گھوم رہا تھا کہ اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو اپنے سے کچھ فاصلے پر فضا میں تیزی سے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ چوہان نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے فائر کر دیا۔ لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر اس دوران خاصی بلندی پر پہنچ کر ریوالور کی رینج سے باہر جا چکا تھا۔ اور پھر چوہان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بلند پہاڑی چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔ ریکھا نکل جانے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ چوہان تیزی سے واپس بھاگا اُسے

اب اس خطرے کا احساس ہوا تھا کہ کہیں ریکھا کے تینوں ساتھی ہوش میں نہ ہوں۔ اور وہ اسلحے سے اس کے بندھے ہوئے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں۔ لیکن وہاں پہنچ کر اس کے حلق سے اطمینان کا ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ تینوں وہیں تڑپ تڑپ کر ختم ہو چکے تھے۔ اور اس کے ساتھی ویسے ہی بندھے کھڑے تھے۔ چوہان تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ نکل گئی ہے" ـــــ چوہان نے قریب جا کر کہا۔

"ہاں، ہم نے دیکھ لیا ہے" ـــــ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور چوہان نے ریوالور کے فائروں سے باری باری ان کی رسیاں کاٹ دیں اور وہ آزاد ہو گئے۔ پیٹرول ان کے لباس سے اس دوران اڑ چکا تھا۔ چوہان کے چہرے اور سر کے بال جھلس گئے تھے۔ اور کپڑے بھی کہیں کہیں سے جل گئے تھے۔ لیکن بہرحال وہ شدید زخمی نہ تھا۔ اور واقعی چوہان کی بتائی ہوئی تجویز کامیاب رہی تھی کہ اگر وہ اپنے جسم کو آگے کی طرف زور دے کر رکھیں تو جیسے ہی آگ لگے گی۔ پہلے کپڑے جلیں گے۔ اور چونکہ رسیوں پر بھی پیٹرول پڑا ہو گا۔ اس لئے وہ لباس کے ساتھ ہی جلیں گی۔ اور پھر پیٹرول کھلی ہوا کی وجہ سے خاصا اڑ جائے گا۔ جب کہ رسیوں سے پیٹرول کم اڑے گا اس لئے جیسے ہی آگ لگے اگر جسم کو زوردار جھٹکا دیا جائے تو جلتی ہوئی رسیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور ظاہر ہے اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ تھی۔ اور چوہان واقعی اپنی اس ترکیب میں کامیاب بھی رہا تھا۔ جب تک تنویر پر پیٹرول ڈالا جاتا رہا۔

www.urdukorner.com

اس وقت تک چوہان کے جسم سے خاصی مقدار میں پٹرول اڑ گیا تھا لیکن اس کے باوجود بہرحال پٹرول پٹرول تھا۔ اس لئے ایک بار تو آگ فوراً ہی بھڑک اٹھی۔ لیکن پھر فوری بھڑکنے والی آگ نے صرف اس کے بالوں کو ذرا سا جھلسایا تھا۔ لیکن اُسے اس سے کوئی گزند نہ پہنچی تھی۔ البتہ رسیاں جسم کو آگے کی طرف زور دینے کی وجہ سے تنی ہوئی تھیں۔ اس لئے رسیاں جلنے لگی تھیں۔ اور پھر ایک زوردار جھٹکے کی وجہ سے ادھ جلی رسیاں ٹوٹ گئیں اور چوہان آزاد ہو گیا۔ اب آگے کا مرحلہ اس سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ اس لئے چوہان نے فوری طور پر یہ عقلمندی کی تھی کہ ریکھا کو ساتھ لے کر زمین پر رول کرنا شروع کر دیا تھا۔ تاکہ ریکھا کے ساتھی ریکھا کی وجہ سے اس پر فائر نہ کر سکیں گے۔ آگ بجھانے کے لئے اُسے بہرحال رول تو کرنا ہی تھا۔ لیکن اگر وہ ریکھا کے بغیر زمین پر رولنگ شروع کر دیتا۔ تو اس دوران ریکھا اور اس کے ساتھی اُسے آسانی سے قابو میں کر سکتے تھے۔ یہ بات وہ پہلے بھی دیکھ چکے تھے۔ کہ ریکھا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ اس کرشن کی جیب کا ابھار بتا رہا تھا کہ اس کے اندر ریوالور موجود ہے۔ انہیں شاید یہ تصور بھی نہ تھا۔ کہ اس طرح بندھے ہوئے آدمی کسی بھی انداز میں آزاد ہو کر ان سے ٹکرا بھی سکتے ہیں۔ بہرحال چوہان کی ذہانت پھرتی اور مستعدی کی وجہ سے وہ نہ صرف عبرتناک موت مرنے سے بچ گئے تھے بلکہ ریکھا کے تین ساتھی بھی ہلاک ہو چکے تھے۔ بس ایک کام بہرحال ان کے بھی اندازے کے خلاف ہوا تھا کہ ریکھا

چکنی مچھلی کی طرح ہاتھ سے نکل گئی تھی۔

" رفیق بھی مر چکا ہے۔ اس لئے اب اس ریکھا کا اڈہ تلاش کرنا مسئلہ بن جائے گا۔ میں اس عورت سے رفیق کی موت کا اس سے بھی عبرتناک انتقام لینا چاہتا ہوں۔ یہ بے رحم اور سفاک قاتلہ ہے۔ اب اسے زندہ چھوڑنا پوری انسانیت کے ساتھ دشمنی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" وہ لازماً اپنے ساتھیوں سمیت واپس آئے گی۔ اور پوری تیاری کے ساتھ اس لئے ہمیں اب تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھنا چاہیئے"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

" اوہ۔ ہم تو اُسی جگہ ہیں جہاں اس کرتار اور اس کے ساتھیوں کی غار تھی اور جہاں ہم بے ہوش ہوئے تھے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ابھی انہیں وہاں سے اسلحہ وغیرہ نکال کر لے جانے کا موقع نہ مل سکا ہو گا۔ ہمیں وہاں سے مزید اسلحہ مل سکتا ہے۔ ورنہ اس ریوالور میں تو اب ایک گولی باقی رہ گئی ہے۔ اس کے بعد یہ بھی بیکار ہو جائے گا"۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ملا دیئے۔

www.urdukorner.com

کاشی اور شاگل دونوں کمرے میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ شاگل اُسے عمران سے اپنے ہونے والے سابقہ معرکوں کی داستانیں سنا رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے۔ اس نے ان سب کا رخ اس طرح بدلا تھا کہ بس آخر میں عمران کی قسمت ہی اچھی ہوتی تھی کہ وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو جاتا تھا۔ ورنہ وہ شاگل کے مقابلے میں کہاں ٹھہر سکتا تھا۔ اور کاشی بڑی دلچسپی سے یہ سب کچھ سن رہی تھی۔

"میں نے صرف عمران کی تصویر دیکھی ہے اور صرف اس کی آواز سنی ہے۔ مجھے بڑا اشتیاق ہے۔ اس عجیب و غریب آدمی سے ملنے کا" کاشی نے کہا۔

"جب میں اُسے گرفتار کر لوں گا تو میرا وعدہ رہا کہ اُسے گولی مارنے سے پہلے تمہیں اس سے ضرور ملواؤں گا" ____ شاگل نے

بڑے شاہانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویسے میرا خیال ہے کہ اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو ماکھن قصبے تک پہنچ جانا چاہیئے۔ وہ لوگ جیپوں پر سفر کر رہے ہیں اور آج ہمیں یہاں آئے ہوئے دوسرا دن ہے" ____ کاشی نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھہرو۔ میں رودا سنگھ کو بلواتا ہوں" ____ شاگل نے کہا۔ اور دروازے کے باہر موجود سپاہی کو زور سے آواز دی۔

"جناب" ____ سپاہی نے جلدی سے اندر آتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"پولیس چیف کو بلاؤ" ____ شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور سپاہی سر ہلاتا ہوا مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن رودا سنگھ کی آمد آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔

"کہاں چلے گئے تھے تم۔ کتنی دیر سے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ____ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ جناب۔ ایک اطلاع ملی تھی کہ دو اجنبی آدمی قصبے میں داخل ہوئے ہیں۔ میں اس بارے میں سپاہی سے پوچھ گچھ کر رہا تھا" ____ رودا سنگھ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ____ کیا کہہ رہے ہو۔ دو آدمی داخل ہوئے ہیں اور تم نے مجھے اطلاع ہی نہیں دی۔ کہاں ہیں وہ آدمی" ____ شاگل نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"وہ —— وہ جناب میں نے پڑتال کر لی ہے۔ وہ یہاں مقامی قبیلے کے سردار بلونت کا سالا اور اس کا دوست تھا۔ وہ مشکوک افراد نہیں ہیں" —— روداسنگھ نے اور زیادہ سہم کر جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ کوئی سالا وغیرہ نہیں ہے۔ یہ یقیناً عمران اور اس کا ساتھی ہو گا وہ ایسے ہی روپ دھار لیتے ہیں۔ بلاؤ ان اجنبیوں کو۔ بلکہ ٹھہرو۔ ہم خود وہاں چلتے ہیں" —— شاگل نے بے چین لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ کہاں تکلیف کریں گے۔ میں انہیں یہیں بلوا لیتا ہوں" —— روداسنگھ نے گھبرا کر کہا۔

"نہیں۔ میں خود وہیں جاؤں گا۔ اُسے ذرا بھی شک پڑا تو وہ غائب ہو جائے گا۔ چلو جیپ تیار کرو۔ فوراً چلو" —— شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور روداسنگھ تیزی سے مڑ کر دوڑتے ہوئے انداز میں کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آؤ کاشی۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ آؤ" —— شاگل نے کہا اور خود بھی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کاشی اس کے پیچھے تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد دو جیپیں چھاؤنی کی حدود سے نکل کر تیزی سے قصبے کے اندر جانے والے کچے راستے پر دوڑتی ہوئیں آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ پہلی جیپ پر شاگل اور کاشی کے ساتھ روداسنگھ تھا جب کہ عقبی سیٹ پر پولیس کے سپاہی تھے۔ مہاتری ایک روز پہلے ہی واپس اپنے قصبے دھوری جا چکا تھا۔ کیونکہ شاگل

نے اُسے واپس جانے کی اجازت دے دی تھی۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی تھی ان دونوں کے متعلق" —— شاگل نے روداسنگھ سے پوچھا۔

"پہلی چوکی سے اطلاع ملی تھی۔ ان کی نگرانی پر جسونت تھا۔ لیکن جسونت نے مجھے کوئی رپورٹ نہ دی تھی۔ اس لئے میں نے جسونت کو بلوایا۔ جسونت کہیں دور تھا۔ اس لئے اس کے آتے آتے خاصا وقت لگ گیا۔ پھر جسونت نے آکر بتایا کہ وہ دونوں بلونت کے گھر گئے ہیں اور وہاں سے اُسے معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک اس کا سالا اور دوسرا اس کا کوئی دوست ہے۔ اس لئے وہ انہیں غیر مشکوک سمجھ کر واپس آگیا تھا اور اس نے ان کے متعلق کوئی رپورٹ نہ دی تھی۔ کیونکہ قصبے میں لوگ آتے جاتے تو بہرحال رہتے ہیں" —— روداسنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور شاگل کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"یہ بلونت کس قبیلے کا سردار ہے" —— چند لمحوں بعد شاگل نے پوچھا۔

"مٹاکی قبیلہ ہے۔ خاصا بااثر ہے۔ اس کا سردار ہے" —— روداسنگھ نے جواب دیا۔ اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پختہ احاطے میں داخل ہو گئیں۔ احاطے میں بڑی بڑی دو چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں۔ اور ان پر چار آدمی بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ پولیس جیپوں کو اندر آتے دیکھ کر وہ چاروں تیزی سے چار پائیوں

www.urdukorner.com

سے اٹھے اور کھڑے ہو کر حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھنے لگے یہ چاروں مقامی پہاڑی آدمی تھے۔ شاگل اور کاشی رودا سنگھ کے ساتھ نیچے اترے اور دوسری جیپ سے سپاہی بھی اتر آئے۔

"بلونت کہاں ہے" ___ رودا سنگھ نے ان چاروں سے مخاطب ہو کر انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اندر ہے جناب بلاؤں اُسے جناب" ___ ایک آدمی نے کہا۔

"ہاں بلاؤ" ___ رودا سنگھ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ آدمی بلونت کو بلانے جاتا۔ ایک کونے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی نمودار ہوا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ اور چہرے پر زخموں کے آڑے ترچھے نشانات بھی نمایاں تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی سی تیزی تھی۔ وہ لمبے لمبے قدم بھرتا ان کے قریب آگیا۔ اور پھر اس نے بڑے مودبانہ انداز میں رودا سنگھ، شاگل اور کاشی کو سلام کیا۔

"یہ بلونت ہے جناب۔ اور بلونت سنو۔ یہ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف جناب شاگل اور یہ ان کی اسسٹنٹ مادام کاشی ہیں۔ یہ اتنے بڑے افسر ہیں کہ ملک کا وزیر اعظم بھی ان سے اٹھ کر ملتا ہے" ___ رودا سنگھ نے بڑے خوشامدانہ انداز میں شاگل کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور شاگل کا سینہ اپنے اختیارات اور تعریف سن کر اور زیادہ پھول گیا۔

"جی سرکار۔ میں تو خادم ہوں۔ سرکار حکم فرمائیے" ___ بلونت نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ تمہارا سالا اور اس کا دوست کہاں ہے۔ بلاؤ۔ انہیں میں ان سے ملنا چاہتا ہوں" ___ شاگل نے کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سالا اور اس کا دوست۔ کیا مطلب جناب۔ میرا تو کوئی سالا ہی نہیں ہے" ___ بلونت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو شاگل اور کاشی کے ساتھ ساتھ رودا سنگھ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ___ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے سپاہی جسونت نے بتایا ہے۔ کہ دو اجنبی تمہارے پاس آئے تھے۔ اور تم نے اسے بتایا تھا۔ کہ ان میں سے ایک تمہارا سالا اور دوسرا اس کا دوست ہے" رودا سنگھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ جسونت سپاہی تو مجھے ملا ہی نہیں۔ اور نہ کوئی میرا سالا اور نہ ہی اس کا دوست یہاں آیا ہے۔ یہ میرے ساتھی صبح سے یہاں موجود ہیں۔ آپ ان سے پوچھ لیں یا جسونت کو بلا لیں۔ میں نے اسے کب کہا ہے" ___ جسونت نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کہاں ہے وہ جسونت۔ بلاؤ اُسے" ___ شاگل نے انتہائی غصیلے انداز میں تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"جلدی جاؤ اور تھانے سے جسونت کو لے کر آؤ جلدی جاؤ" ___ رودا سنگھ نے چیخ کر دوسری جیپ سے اترنے والے ایک سپاہی سے کہا۔ اور وہ جلدی سے جیپ میں بیٹھا اور دوسرے

www.urdukorner.com

لمحے جیپ تیزی سے مڑی اور احاطے سے باہر نکل گئی۔ وہ شاید جیپ کا ڈرائیور ہی تھا جسے رودا سنگھ نے جسونت کو لے آنے کا حکم دیا تھا۔

" جناب ادھر کمرے میں آجائیں۔ وہاں کرسیاں ہیں۔ آپ جیسے معزز مہمانوں کے لائق تو نہیں مگر پھر بھی جو ہیں حاضر ہیں"۔ بلونت نے کہا۔

" نہیں۔ ہم یہاں ٹھیک ہیں"۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جیپ دوبارہ نمودار ہوئی اور جیسے ہی وہ رکی اس میں سے ایک لمبا تڑنگا سپاہی اترا اور جلدی سے آگے آکر اس نے سلام کیا۔

" جسونت۔ تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ بلونت کا سالا اور اس کا دوست آیا ہے۔ جب کہ بلونت اس سے انکار کر رہا ہے" رودا سنگھ نے انتہائی تلخ لہجے میں سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" جناب انہوں نے مجھے خود بتایا تھا"۔۔۔ جسونت نے جواب دیا۔

" کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں بتایا تھا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ الو کے پٹھے۔ ورنہ ابھی گولی مار کر ڈھیر کر دوں گا"۔۔۔ شاگل نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" جج۔۔۔ جناب۔ وہ دو اجنبی پیدل ہی پہلی چوکی سے گزرے تھے۔ ان کے ساتھ بلونت کا آدمی بلبیر سنگھ تھا۔ میں ان کے پیچھے چل پڑا۔

مگر بلبیر نے مجھے روک کر بتایا کہ یہ بلونت کا سالا اور دوسرا اس کا دوست ہے۔ اس لئے جناب میں واپس چلا گیا"۔۔۔ جسونت نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کہاں ہے وہ بلبیر۔ نکالو باہر اسے۔ اور سنو بلونت تم کسی بھی قبیلے کے سردار ہو۔ لیکن یہ پورے ملک کی سلامتی کا معاملہ ہے۔ اس لئے میں تمہیں تو کیا تمہارے پورے قبیلے کو بھی گولیوں سے اڑا سکتا ہوں۔ سمجھے۔ نکالو کہاں ہیں وہ آدمی۔ ابھی نکالو"۔۔۔ شاگل نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔

" جناب۔ یہ جسونت سراسر غلط بیانی کر رہا ہے۔ نہ ہی یہاں کوئی آدمی آئے ہیں اور نہ ہی میں نے انہیں دیکھا ہے۔ بلبیر بھی صبح سے مجھے نہیں ملا۔ نجانے وہ کہاں ہوگا اس وقت"۔۔۔ بلونت نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" رودا سنگھ۔ فوراً اس بلبیر کو تلاش کرو۔ زندہ یا مردہ ہر صورت میں۔ ابھی اور اسی وقت"۔۔۔ شاگل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میں تھانے جا کر پوری فورس کو اس کی تلاش میں لگا دیتا ہوں جناب"۔۔۔ رودا سنگھ نے کہا۔

" چلو بلونت ہمارے ساتھ۔ اب بلبیر ملے گا تب اصل بات سامنے آئے گی۔ بٹھاؤ اسے پچھلی جیپ میں"۔۔۔ شاگل واقعی غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد دونوں جیپیں تیزی سے دوڑتی ہوئیں احاطے سے نکلیں اور تھانے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

www.urdukorner.com

تھانے پہنچ کر رودا سنگھ نے پورے تھانے کو بلمیر سنگھ کی تلاش میں روانہ کر دیا۔ جب کہ جسونت اور بلونت دونوں کمرے کی دیوار کے ساتھ سر جھکائے کھڑے تھے۔ شاگل بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ جب کہ کاشی ایک کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی دروازے سے ایک پہاڑی آدمی نمودار ہوا۔ اس کے پیچھے دو سپاہی تھے۔ جو اُسے دھکیلتے ہوئے اندر لے آ رہے تھے

"جناب۔ یہ بلمیر ہے۔ اس بلونت کا خاص آدمی ہے" —— ایک سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہیں وہ دو آدمی۔ جنہیں تم نے بلونت کا سالا اور اس کا دوست بتایا تھا" —— شاگل نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے بلمیر کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔ اور بلمیر تھپڑ کھا کر چیختا ہوا پہلو کے بل زمین پر گر گیا۔

"بولو۔ کہاں ہیں دو آدمی" —— شاگل نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی پسلیوں میں پوری قوت سے لات مارتے ہوئے کہا۔ اور کمرہ بلمیر کی چیخ سے گونج اٹھا۔

"جناب۔ جناب۔ مجھے نہیں معلوم کون دو آدمی جناب" —— بلمیر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور شاگل نے جھک کر اُسے گریبان سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔

"سچ سچ بتا دو۔ وہ دو آدمی کہاں ہیں۔ ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گا" —— شاگل نے بھوکے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"گگ —— گگ —— کون سے دو آدمی جناب" —— بلمیر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی دو آدمی۔ جن کو تو نے اس بلونت کا سالا اور اس کا دوست کہا" —— شاگل نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا تھا۔ نہیں جناب۔ مجھے تو کسی سالے دوست کا علم نہیں ہے" —— بلمیر نے اس بار با اعتماد لہجے میں کہا اور شاگل اُسے چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا گریبان چھوڑا۔ اور پیچھے ہٹ کر اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"سنو۔ تم سب مل کر جھوٹ بول رہے ہو۔ جن لوگوں کو تم چھپا رہے ہو۔ وہ کافرستان کے دشمن ہیں اور کافرستان کی ایک اہم لیبارٹری کو تباہ کرنے آئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں انہوں نے کچھ اور بتایا ہوگا۔ اس لئے تم ان کی امداد کر رہے ہو۔ لیکن جانتے ہو۔ کہ اگر انہیں پکڑا نہ گیا تو کافرستان تباہ ہو جائے گا۔ اس پر پاکیشیا قبضہ کر لے گا۔ اور پھر تمہاری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو کنیزیں بنا لے گا۔ اس لئے مجھے سچ سچ بتا دو۔ کہ وہ لوگ کہاں ہیں" —— شاگل نے اس بار بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور پھر اس کی تیز نظریں بلمیر پر جم گئیں۔ جس کے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلنے لگ گیا تھا۔

"کیا تم واقعی اس قدر بے غیرت ہو چکے ہو کہ دشمنوں کے ہاتھوں اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو بے آبرو کرانے پر تیار

www.urdukorner.com

ہو"۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جج ۔۔ جج ۔۔ جناب ۔ وہ دونوں آپ کا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے لے جانا چاہتے ہیں۔ مجھے تو بلونت نے کہا تھا کہ یہ ہمارے چیف کے خاص آدمی ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی مدد کی۔ ان کے ساتھی تیسرے ناکے پر دو جیپوں کے ساتھ موجود ہیں جناب میں بے غیرت نہیں ہوں جناب"۔۔۔ یک لخت بلمیر نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ میرا ہیلی کاپٹر۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ"۔۔۔ شاگل اس اہم اطلاع پر بوکھلاہٹ سے ناچ سا پڑا۔

"وہ جناب تھانے کے ساتھ بڑے احاطے میں کھڑا ہے۔ وہ ادھر ہی گئے ہیں"۔۔۔ بلمیر نے جواب دیا اور شاگل پاگلوں کے سے انداز میں دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ رودا سنگھ بھی اس کے پیچھے تھا۔

"کہاں ہے وہ احاطہ"۔۔۔ شاگل نے صحن میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

"ادھر جناب ادھر"۔۔۔ رودا سنگھ نے انتہائی بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا اور خود بھی پیدل ہی ادھر بھاگ پڑا۔ شاگل اور کاشی بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔ اور تھانے میں موجود سارا عملہ اتنے بڑے افسروں کو اس طرح پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتے دیکھ کر حیرت سے دیکھتے رہتے۔ لیکن ظاہر ہے وہ انہیں کچھ کہہ تو نہ سکتے تھے۔

"باہر سڑک پر آکر بھی یہ دوڑ اسی طرح جاری رہی۔ اور سڑک پر سے گزرنے والے افراد یہ عجیب قسم کی میراتھن ریس دیکھ کر بے اختیار رک گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس بڑے احاطے میں پہنچ گئے احاطے میں دو سپاہیوں کی لاشیں پڑی تھیں اور ہیلی کاپٹر غائب تھا۔

"وہ لے گئے۔ وہ لے گئے۔ ارے کہاں ہے وہ بلمیر۔ وہ بتائے گا۔ کہاں لے گئے۔ اوہ اوہ"۔۔۔ شاگل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بلمیر کو بلایا جاتا دور سے انہیں ہیلی کاپٹر کے پروں کی آواز سنائی دی اور وہ سب بے اختیار سر اونچا کر کے آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک پہاڑی چوٹی کے پیچھے سے نمودار ہوا۔ وہ کافی بلندی پر تھا اور پھر ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا اس طرف کو بڑھتا گیا جدھر سارتو پہاڑی تھی۔ یہ شاگل کا ہی ہیلی کاپٹر تھا اور وہ اپنے ہی ہیلی کاپٹر کو اس طرح دشمنوں کے ہاتھ میں دیکھ کر صرف بے بسی سے ہونٹ چبانے کے کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔

"میں اسے تباہ کرا دوں گا۔ تباہ کرا دوں گا"۔۔۔ شاگل نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر وہ احاطے کے کھلے دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔ اس بار وہ اس قدر تیزی سے دوڑ رہا تھا کہ شاید پوری زندگی میں وہ پہلے کبھی اس تیز رفتاری سے نہ دوڑا ہو گا۔ ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں کسی نے مشین فٹ کر دی ہو۔ چند لمحوں بعد جب وہ تھانے میں داخل ہوا تو اس کے منہ سے سانس کی جگہ ایسی سیٹیوں کی آوازیں

www.urdukorner.com

نکل رہی تھیں جیسے پرانے زمانے کے ریلوے انجن کے چلنے کی وجہ سے سیٹیاں سنائی دیتی تھیں ۔ وہ اسی طرح سیٹیاں بجاتا اور دوڑتا ہوا سیدھا دفتر میں داخل ہوا اور دھڑام سے ایک کرسی پر گر کر اور زور زور سے ہانپنے اور سیٹیاں بجانے لگا ۔ چند لمحوں بعد اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کے رسیور کو جھپٹا ۔ اور پھر بالکل اسی تیز رفتاری سے اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جتنی تیز رفتاری سے وہ یہاں تک دوڑتا ہوا آیا تھا ۔ جیسے ہی اس نے آخری نمبر ڈائل کیا ۔ اسی لمحے رودا سنگھ اور کاشی بھی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے ۔ کاشی تو جلدی سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی ۔ جب کہ رودا سنگھ ایک طرف کھڑے ہو کر ہانپنے میں مصروف ہو گیا ۔

" یس ـــ ہیڈ کوارٹر " ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی شاگل کے ہیڈ کوارٹر آپریٹر کی آواز سنائی دی ۔

" ہیڈ کوارٹر کے بچے ۔ الو کے پٹھے ۔ حرامزادے ۔ نام بکا کرو ۔ کون بک رہے ہو ۔ میں شاگل ہوں " ـــ شاگل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا ۔

" جج ـــ جناب ۔ میں بشن بول رہا ہوں جناب آپریٹر " ـــ دوسری طرف سے انتہائی حیرت اور خوف سے ملے جلے لہجے میں جواب دیا ۔

" سنو ۔ فوراً ڈیفنس ہیڈ کوارٹر سے معلوم کرو کہ ماکھن قصبے سے لے کر سارتو پہاڑی کے درمیان یا اس کے آس پاس کوئی ایسا

فضائی اڈہ موجود ہے ۔ جہاں سے فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو تباہ کیا جا سکتا ہو ۔ فوراً معلوم کرو " ـــ شاگل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا ۔

" جج ـــ جج ـــ جناب ۔ میں ڈیفنس ہیڈ کوارٹر ملوا دیتا ہوں ۔ جناب ۔ وہ مجھے نہ بتائیں گے ۔ آپ خود ہی بات کر لیں " ـــ دوسری طرف سے آپریٹر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" اوہ اچھا ۔ بات کراؤ ۔ جلدی بات کراؤ " ـــ شاگل نے جواب دیا ۔ شاید بات اس کی بھی سمجھ میں آگئی تھی ۔ اب اس کا ہانپنا ختم ہو گیا تھا ۔ اور چہرے پر بوکھلاہٹ کے تاثرات بھی قدرے کم ہو گئے تھے ۔ اس کا مطلب تھا کہ فوری ذہنی صدمے کی کیفیت سے اب نکلتا آرہا تھا ۔

" یس ۔ ڈیفنس ہیڈ کوارٹر " ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں ۔ ایئر کمانڈر سے بات کراؤ " ـــ اس بار شاگل نے سنبھلے اور ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" یس سر ۔ ہولڈ آن کریں " ـــ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مودبانہ ہو گیا ۔

" یس ۔ ایئر کمانڈر نرائن بول رہا ہوں " ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔

" ایئر کمانڈر نرائن ۔ میں شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان

www.urdukorner.com

سیکرٹ سروس" ـــــ شاگل نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ فرمائیے۔ کیا حکم ہے" ـــــ دوسری طرف سے ائیر کمانڈر نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے چیف کا عہدہ بہت بڑا عہدہ تھا۔

" ائیر کمانڈر۔ یہ بتاؤ کہ ماکھن قصبے سے لے کر سارتو پہاڑی کے درمیان یا اس کے پاس کوئی ایسا فضائی اڈہ ہے جو کسی اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو میزائل مار کر تباہ کر سکے" ـــــ شاگل نے کہا۔

" ماکھن قصبہ۔ وہ کہاں ہے۔ البتہ سارتو پہاڑی کے قریب ٹوچی پہاڑی پر ایک نیا ہنگامی اڈہ قائم کیا گیا ہے۔ وہاں جنگی ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں۔ اور ائیر کرافٹ گنیں، راڈار وغیرہ سب کچھ ہے۔ ابھی حال ہی میں اعلیٰ حکام کے حکم پر اسے قائم کیا گیا ہے۔ اسے ٹوچی اڈہ کہا جاتا ہے۔ وہاں کا انچارج آتمارام کمانڈر ہے" ـــــ نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ وہاں فون ہے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے بات ہو سکتی ہے" ـــــ شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" جناب۔ فون تو نہیں ہے۔ البتہ سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے رابطہ ہوتا ہے" ـــــ نرائن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" فریکوئنسی بتاؤ۔ جلدی" ـــــ شاگل نے زور دے کر کہا اور نرائن نے اسے مخصوص فریکوئنسی بتا دی۔

" تھینک یو" ـــــ شاگل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبا دیا۔

" یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے" ـــــ شاگل نے ایک طرف کھڑے رودا سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ٹرانسمیٹر۔ نہیں جناب۔ یہاں ٹرانسمیٹر کیسے ہو سکتا ہے" رودا سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

" اوہ۔ تمہارے یہ پولیس حکام بھی اول نمبر کے احمق ہیں تھانوں میں ٹرانسمیٹر ہی نہیں رکھتے نانسنس" ـــــ شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے اپنے ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" بشن بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

" کیا مطلب۔ کیا یہ تمہارا ذاتی فون ہے جو تم اپنا نام بتا رہے ہو۔ احمق آدمی۔ میں تمہیں ڈسمس کر دوں گا۔ تم نے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھ رکھا ہے" ـــــ شاگل آپریٹر پر الٹ پڑا۔ اسے یہ خیال ہی نہ رہا کہ چند لمحے پہلے اس نے خود ہی اسے نام لینے کے لئے کہا تھا۔

" جج ـــ جناب۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ نام لیا کروں" ـــــ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" ہونہہ۔ تو تم اب افسروں پر جھوٹے الزام بھی لگانے لگ گئے ہو۔ تم ہو ہی احمق۔ بہرحال میں واپس آؤں گا تو پھر تمہارا علاج کروں گا۔ تم ایسا کرو لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرو اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے اسے فون سے کنکٹ کر

www.urdukorner.com

دو۔ سمجھ گئے ہو یا ......" ___ شاگل نے کہا۔

"یس سر۔ سمجھ گیا ہوں۔ فریکونسی بتائیں" ___ دوسری طرف سے بشن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل نے ایئر کمانڈر آتمارام کی بتائی ہوئی فریکونسی دوہرا دی۔

"یس سر۔ میں کنکٹ کرتا ہوں" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ریسیور پر ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی بشن کی آواز بھی سنائی دینے لگی۔ وہ بار بار کال دے رہا تھا۔

"یس۔ ٹوچی ایئر سپاٹ اوور" ___ ریسیور پر ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"باس بات کریں" ___ بشن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ میں چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں۔ کمانڈر آتمارام سے بات کراؤ اوور" ___ شاگل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر ریسیور پر چند لمحے خاموشی طاری رہی۔

"یس۔ ایئر کمانڈر آتمارام فرام ٹوچی ایئر سپاٹ سپیکنگ اوور" ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر آتمارام۔ میں چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں اوور" ___ شاگل نے ایک بار پھر اپنا پورا عہدہ دوہراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ فرمائیے اوور" ___ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"سنو۔ ایک ہیلی کاپٹر ماکھن قصبے کی طرف سے سارتو پہاڑی کی طرف آرہا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر سیکرٹ سروس کا ہے۔ اس پر سیکرٹ سروس کا مخصوص نشان بھی موجود ہے۔ لیکن میرے ایک آدمی کی حماقت کی وجہ سے اس پر پاکیشیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے اور وہ اس میں سوار ہو کر سارتو پہاڑی کی طرف آ رہے ہیں۔ ان کا مشن سارتو پہاڑی پر بنی ہوئی کافرستان کی انتہائی اہم ترین لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ تم اسے تلاش کر کے ہر قیمت پر فضا میں ہی تباہ کر دو۔ تاکہ ان انتہائی خطرناک دشمن ایجنٹوں کا خاتمہ ہو سکے اوور" ___ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ ہمارا اڈہ تو بنایا ہی اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے گیا ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے کال کر دیا۔ ورنہ کافرستان سیکرٹ سروس کا نشان ہیلی کاپٹر پر دیکھ کر ہم اُسے نشانہ نہ بنا سکتے تھے۔ اب آپ بے فکر رہیں۔ اُسے ہر صورت تباہ کر دیا جائے گا اوور" ___ دوسری طرف سے کمانڈر آتمارام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ انہیں زمین پر نہ اترنے دینا۔ ورنہ پھر ان کا پہاڑیوں میں پکڑا جانا محال ہو جائے گا۔ اُسے فضا میں ہی تباہ ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں اور میں خود بھی دوسرے ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ رہا ہوں اوور" ___ شاگل نے کہا۔

www.urdukorner.com

"آپ بھی آ رہے ہیں۔ پھر تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ آپ بھی ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے ہی ہیلی کاپٹر پر سوار ہوں گے پھر ہم کس طرح تمیز کر سکیں گے کہ کس میں آپ ہیں اور کس میں دشمن ایجنٹ اوور" —— کمانڈر آتمارام نے کہا اور شاگل اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ یس گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ سنو۔ میں اپنے اور تمہارے درمیان کوڈ طے کر لیتا ہوں۔ کیونکہ جو دشمن ایجنٹ اس ہیلی کاپٹر پر سوار ہے۔ وہ آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ تم اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کرتے وقت اس سے کوڈ پوچھنا۔ وہ ظاہر ہے نہ بتا سکے گا۔ جب کہ تم مجھ سے کوڈ پوچھو گے تو میں جواب میں کہوں گا۔ ریڈ لائن ریڈ ڈاٹ۔ اس سے تم آسانی سے سمجھ جاؤ گے۔ اور دوسری بات یہ کہ تم اس سے اپنا نام پوچھنا۔ ظاہر ہے وہ تمہارا نام نہ جانتا ہو گا۔ جب کہ میں فوراً بتا دوں گا اوور" —— شاگل نے اُسے اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھاتا ہے۔

"یس سر اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور شاگل نے اوور اینڈ آل کہہ دیا۔ لیکن اس نے رسیور نہ رکھا۔ جب رسیور میں سے نکلنے والی ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز آنی بند ہو گئی تو وہ بشن سے مخاطب ہوا۔

"ہیلو بشن۔ کیا تم میری بات سن رہے ہو" —— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر" —— بشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوراً امیرجنسی مرکز سے ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر ماکھن قصبے میں بھیجو۔ پائلٹ سے کہنا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو جس قدر تیز رفتاری سے اڑا سکتا ہو اڑا کر یہاں میرے پاس پہنچ جائے۔ ماکھن قصبے کے پولیس تھانے میں۔ سمجھ گئے ہو" —— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ سمجھ گیا ہوں اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ اس ہیلی کاپٹر پر سپیشل گروپ کے چار افراد بھی بھجوا دینا۔ ان چاروں کو پوری طرح مسلح ہونا چاہئے" —— شاگل نے کہا۔

"یس سر" —— دوسری طرف سے بشن نے کہا اور شاگل نے رسیور رکھ کر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"اب یہ بچ کر نہ جا سکیں گے" —— شاگل نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ کتنی دیر میں سارتو پہاڑی تک پہنچ جائیں گے" —— کاشی نے پوچھا۔

"سارتو پہاڑی تک کیسے پہنچ سکیں گے کاشی۔ ٹوچی پہاڑی پر موجود اڈہ انہیں اپنی رینج میں آتے ہی تباہ کر دے گا ہمیں تو ان کی جلی ہوئی لاشیں ہی ملیں گی" —— شاگل نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کاشی بھی مسکرا دی۔ شاگل کا موڈ بڑے عرصے بعد جا کر خوشگوار ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے یہ خوشگواریت اس بنا پر تھی کہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ ایک ہیلی کاپٹر دینے سے عمران اور اس کے ساتھی اس بار یقینی موت کا شکار ہو جائیں گے اور شاگل

www.urdukorner.com

کے نقطہ نظر سے بہرحال مہنگا سودا نہ تھا۔

ریکھا انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر چلاتی مین مرکز کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کا ذہن شدید آندھیوں کی زد میں تھا اور جسم پر جگہ جگہ آگ سے جلنے کی وجہ سے شدید تکلیف اور اینٹھن سی محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن اس وقت اسے یہ تکلیف اور اینٹھن کا احساس تک نہ تھا۔ اس کے ذہن میں تو بس اس پاکیشیائی ایجنٹ کے انتہائی حیرت انگیز طور پر آزاد ہو کر اس کے ساتھیوں کا خاتمہ تھا۔ وہ بھی بس بڑی مشکل سے وہاں سے بچ کر نکلی تھی۔ اسے قطعی اس بات کی امید نہ تھی۔ کہ سچویشن اس طرح بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔ ورنہ وہ لازماً اپنے پاس اسلحہ رکھتی لیکن چونکہ وہ بندھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رہا ہونے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ

نہ اس کے پاس اسلحہ تھا اور نہ کرشن کے دو دوسرے ساتھیوں کے پاس۔ صرف کرشن کی جیب میں ریوالور تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب اس نے اس پاکیشیائی ایجنٹ کو ریوالور پر جھپٹتے ہوئے دیکھا تو اس نے فوراً وہاں سے فرار ہونے میں ہی عافیت سمجھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہرہ غصے اور شکست کی وجہ سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"یہ ـــــ یہ انسان نہیں ہیں۔ وہ شعلے کی طرح بھڑک رہا تھا لیکن پھر بھی اس نے مجھ پر حملہ کر دیا۔ اور نہ صرف حملہ کر دیا بلکہ اس حالت میں بھی اس نے اپنے جسم کی آگ بھی بجھا لی اور میرے ساتھیوں کو بھی مار ڈالا۔ یہ انسان نہیں ہیں۔ لیکن میں انہیں عبرتناک موت مار دوں گی۔ میں انہیں ہر قیمت پر ماروں گی۔ میں انہیں زندہ نہ چھوڑوں گی" ریکھا نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ اس پہاڑی پر پہنچ گئی جہاں اس نے اپنا مین مرکز بنایا ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر کو اپنی مخصوص جگہ پر اتار کر وہ نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی بڑی غار کی طرف بڑھنے لگی۔ اسی لمحے ساتھ والی غار سے اس کے دو ساتھی بھی باہر نکل آئے۔

"ادھر آؤ ساجن" ـــــ ریکھا نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ تیزی سے ریکھا کے پیچھے بڑی غار کی طرف بڑھنے لگا جب کہ دوسرا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو۔ کرشن اور دوسرے دو ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ جب کہ وہ چاروں پاکیشیائی ایجنٹ زندہ بھی بچ گئے ہیں اور آزاد بھی ہیں۔ اور اب ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے" ـــــ ریکھا نے

www.urdukorner.com

ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" کرشن اور دوسرے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ وہ کیسے مادام" ساجن نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور جواب میں ریکھا نے اُسے پوری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ ویری بیڈ۔ بہرحال شکر ہے کہ آپ بچ کر آ گئی ہیں۔ آپ کے جسم پر جلنے کے داغ ہیں۔ آپ کہیں تو مرہم لگا دوں"۔۔۔ ساجن نے کہا۔

" ہاں واقعی بڑی تکلیف اور اینٹھن ہو رہی ہے"۔۔۔ ریکھا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اُسے اب واقعی تکلیف محسوس ہونے لگ گئی تھی۔ اور ساجن سر ہلاتا ہوا ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں میڈیکل باکس تھا۔ تھوڑی دیر بعد جلی ہوئی جگہوں پر مرہم لگا دی گئی۔ اور ریکھا نے خاصا آرام محسوس کیا۔

" اب کیا کرنا ہے مادام۔ کہیں وہ اچانک یہاں تک نہ پہنچ جائیں"۔۔۔ ساجن نے کہا۔

" نہیں۔ اتنی آسانی سے وہ یہاں نہیں پہنچ سکیں گے۔ کیونکہ ان کا گائیڈ مقامی آدمی مر چکا ہے اور وہاں سے یہاں تک فاصلہ بھی کافی ہے۔ انہیں پیدل آتے آتے یقیناً رات پڑ جائے گی ہمیں زیادہ خطرہ ان کی طرف سے رات کو ہی ہو سکتا ہے"۔۔۔ مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ویسے مادام۔ وہ لوگ چیکنگ مشین سے کیسے بچ سکیں گے۔ وہ بہرحال چیک تو ہو ہی جائیں گے"۔۔۔ ساجن نے سامنے

رکھی ہوئی مشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اب مجھے ان مشینوں پر بھی اعتبار نہیں رہا۔ ماشوری کے پاس بھی تو مشین تھی۔ اس کے باوجود ماشوری کے ساتھی بھی مارے گئے اور ماشوری کے ساتھ ساتھ اس کا اڈہ بھی تباہ ہو گیا۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا ہوگا"۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

" تو ایسا کریں مادام کہ ہم یہ مرکز ہی شفٹ کر لیں۔ کسی اور غار میں چلے جائیں۔ اس طرح فوری طور پر تو بچاؤ ہو جائے گا"۔۔۔ ساجن نے کہا۔

" تم جاؤ۔ اور مجھے کچھ سوچنے دو۔ میں کوئی ایسی فول پروف پلاننگ کرنا چاہتی ہوں جس سے ان کی موت یقینی ہو جائے۔ ورنہ ابھی تو یہ ایک گروپ ہم سے سنبھالا نہیں جا رہا۔ اگر وہ عمران اور اس کے ساتھی بھی یہاں پہنچ گئے تو پھر ہم کیا کریں گے"۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ساجن خاموشی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا غار سے باہر نکل گیا۔ ریکھا اٹھ کر غار میں ٹہلنے لگ گئی۔ اس کے چہرے پر کئی رنگ آ رہے تھے۔ اور کئی جا رہے تھے۔ آنکھیں سوچ میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ اور پیشانی پر جیسے مکڑی نے جالا تن دیا تھا۔ وہ واقعی ذہنی طور پر انتہائی الجھی ہوئی تھی۔ پھر نجانے اُسے اس طرح ٹہلتے ٹہلتے کتنی دیر ہو گئی کہ اچانک ایک تجویز اس کے ذہن میں آ گئی اور وہ چونک پڑی۔

" ویری گڈ۔ اس طرح یہ لوگ لازماً ٹریپ ہو جائیں گے"۔۔۔ ریکھا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے غار کے ایک

www.urdukorner.com

کونے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے وہاں موجود ایک بڑے تھیلے کو کھولا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک مستطیل شکل کا چپٹا باکس نکالا اور اُسے لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے باکس کی ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبایا تو باکس میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس نے باکس کو اٹھایا اور لا کر واپس اُسی بیگ کے اندر رکھ کر اس نے بیگ میں موجود ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اُسے اپنی جیب میں ڈال کر اس نے بیگ کی زپ بند کر دی اور پھر واپس ہٹ کر وہ اطمینان سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔

"ساجن" ___ اس نے غار کے دہانے سے باہر آ کر زور سے آواز دی۔

"یس مادام" ___ ساجن نے جواب دیا اور تیزی سے چلتا ہوا غار کے دہانے کے سامنے آگیا۔

"سنو۔ رات ہونے تک تم دونوں اسلحہ لے کر ایسی جگہوں پر پہرہ دو جہاں سے ان کی آمد کی توقع ہو سکتی ہے۔ پھر رات کو میں غار کو اندر سے بند کر دوں گی۔ تم باہر ہی رہنا اور پہرہ دینا۔ میں نے انہیں ٹریپ کرنے کے لئے پوری طرح منصوبہ بندی کر لی ہے۔ فی الحال میں انہیں صرف مشین پر ہی چیک کرتی رہوں گی"۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ وہ ہم سے بچ کر نہ جا سکیں گے" ___ ساجن نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ پھر دوپہر

کے بعد شام کے سائے گہرے پڑ گئے لیکن ان ایجنٹوں کی کوئی خبر نہ ملی۔ ویسے بھی چونکہ انہوں نے پیدل ہی آنا تھا۔ اس لئے فاصلے کی وجہ سے وہ رات تک ہی یہاں پہنچ سکتے تھے۔ چنانچہ جب رات ہو گئی تو ریکھا نے ساجن اور گوتم کو بلا کر دوبارہ انہیں ہدایات دیں اور پھر ان کے جانے کے بعد اس نے غار کے دہانے کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک ہینڈل کو کھینچا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دہانے کی سائیڈ پر موجود ایک بڑی سی چٹان گھومتی ہوئی دہانے پر آ کر جم گئی۔ اور ریکھا نے ہینڈل کو ایک جھٹکے سے اوپر کر دیا۔ اب سسٹم لاک ہو چکا تھا۔ اسے کسی صورت میں بھی باہر سے نہ کھولا جا سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ چٹان کو بم مار کر توڑا جائے اور اتنا اُسے معلوم تھا کہ ان لوگوں کے پاس سوائے کرشن کی جیب سے نکلے ہوئے ریوالور کے اور کچھ نہیں ہے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑی۔ ماشوری والی غار میں انتہائی خطرناک اسلحہ ابھی تک موجود تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ ان ایجنٹوں کو زندہ جلا کر ہلاک کر دینے کے بعد وہ اطمینان سے اس مرکز کو خالی کر کے واپس جائے گی۔ لیکن پھر اُسے ہنگامی طور پر وہاں سے فرار ہونا پڑا تھا۔

"ہوا بھی اسلحہ تو وہ کیا کر لیں گے۔ ہونہہ" ___ مادام ریکھا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے آگے بڑھ کر مشین کی سائیڈ پر ایک بٹن دبایا اور غار کے کونے میں موجود فولڈنگ بستر کی طرف بڑھ گئی۔ اب جیسے ہی کیمرہ کسی انسان کو

www.urdukorner.com

چیک کرے گا مشین تیز سیٹی بجا کر اُسے کاشن دے دے گی،
اس لیئے وہ اب اطمینان سے سونا چاہتی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر رات خیریت سے گزر گئی تو صبح وہ ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر انہیں تلاش کرے گی۔ اور ایک بار یہ اُسے نظر آ گئے تو پھر وہ ان کا اس طرح شکار کھیلے گی کہ انہیں کہیں جائے پناہ نہ ملے گی

بستر پر لیٹنے کے تھوڑی دیر بعد اس کی آنکھیں بھاری ہونے لگ گئیں اور پھر وہ گہری نیند سو گئی۔ پھر اچانک اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور وہ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گئی، اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ لیکن ہر چیز اپنی جگہ پر ویسے ہی موجود تھی۔ غار کا دہانہ بھی بند تھا۔ اور مشین بھی ساکت تھی۔ اس کا بھاری سر اب خاصا ہلکا پھلکا سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کافی دیر گہری نیند سوتی رہی ہے۔ وہ بستر سے اتری اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی دہانے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے چٹان کی سائیڈوں پر موجود رخنوں سے آنکھیں لگائیں اور دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ کیونکہ باہر تیز دھوپ پھیلی ہوئی تھی۔ ریکھا نے ہینڈل کو کھینچ کر نیچے کیا تو چٹان ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ سائیڈ پر چلی گئی اور دھوپ غار کے دہانے سے اندر داخل ہو کر پھیل گئی۔ ریکھا باہر نکل آئی۔ اُسی لمحے ایک چٹان کی اوٹ سے ساجن نکل کر اس کی طرف آنے لگا۔ ساجن کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ساری رات جاگتا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"یہاں کوئی نہیں آیا مادام۔ میں نے ساری رات پلک بھی نہیں جھپکائی"۔۔۔ ساجن نے قریب آ کر کہا۔

"او۔ کے۔۔۔ تم اور گوتم کھانا وغیرہ کھا لو۔ اور کچھ دیر آرام کر لو۔ میں اس دوران ہیلی کاپٹر پر چکر لگا کر انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہوں"۔۔۔ ریکھا نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر والی سائیڈ پر بڑھ گئی۔ پھر اس نے ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر کافی بلندی سے اردگرد کے پورے علاقے کا گشت لگایا۔ لیکن اُسے کہیں بھی ان افراد کی جھلک دکھائی نہ دی۔

"یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں"۔۔۔ ریکھا نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔ لیکن ظاہر ہے اُسے جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ جب وہ ہیلی کاپٹر چلاتے چلاتے تھک گئی تو اس نے واپس جانے کا فیصلہ کیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر اپنی مخصوص جگہ پر اتار کر اپنی غار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ غار کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ ساجن اور گوتم دونوں باہر نظر نہ آ رہے تھے۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی غار میں پڑے سو رہے ہوں گے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی غار کے اندر داخل ہوئی ہی تھی کہ یک لخت کوئی سایہ سا اس پر جھپٹا۔ اور ریکھا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یک لخت فضا میں بلند ہوا اور پھر وہ ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گر گئی۔ اس کے ذہن پر تیزی سے اندھیرے جھپٹے۔ اُسی لمحے اس کی پسلیوں میں درد کی تیز لہر دوڑی اور اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔ پھر جس طرح کہیں گہرائی میں دھماکہ

www.urdukorner.com

ہوتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن میں ایک سا دھماکہ سا ہوا اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ سی نکل گئی۔ کیونکہ اس نے اپنے آپ کو الٹا لٹکا ہوا پایا۔ وہ اس وقت غار سے باہر کھلی جگہ پر موجود تھی۔ اس کی دونوں ٹانگیں رسی سے باندھ کر ایک بیلچے کی طرح باہر کو نکلی ہوئی چٹان کے ساتھ باندھ دی گئی تھیں۔ اور اس کے دونوں ہاتھ عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کا سر زمین سے تقریباً چار فٹ اوپر تھا۔ سر کے عین نیچے ساجن اور گوتم کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو رہے تھے۔ ایک سائیڈ پر پٹرول کے تین ٹن بھی موجود تھے۔ یہ ٹن اس غار میں تھے۔ تاکہ ایمرجنسی کے وقت ہیلی کاپٹر میں پٹرول ڈالا جا سکے۔ لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ بہرحال ریکھا فوراً ہی ساری صورت حال سمجھ گئی تھی۔ وہ تو ہیلی کاپٹر پر ادھر ادھر گشت لگاتی رہی۔ جب کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس دوران یہاں پہنچ گئے۔ اگر مشین نے ان کی آمد کا کاشن بھی آیا ہو گا تو چونکہ وہ غار میں موجود ہی نہ تھی۔ اس لئے کاشن کون سنتا۔ ادھر ساجن اور گوتم چونکہ ساری رات جاگتے رہے تھے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ غار میں جاتے ہی گہری نیند سو گئے ہوں گے۔ اس طرح ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے لئے میدان کھلا رہ گیا۔ انہوں نے ساجن اور گوتم کو ہلاک کیا۔ اور پھر خود اس کے انتظار میں غار میں چھپ گئے۔ چنانچہ جیسے ہی وہ غار میں داخل ہوئی اُسے پہلے اٹھا کر پٹخا گیا اور پھر پسلیوں پر ضرب لگا کر اُسے بے ہوش کر دیا گیا۔ اور اب وہ یقیناً اس کے ساتھ

بھی وہی سلوک کرنے والے تھے جو اس نے اس کے ساتھ روا رکھنے کی کوشش کی تھی۔

"اوہ اوہ۔ مجھ سے واقعی حماقت ہوئی ہے۔ مجھے اس طرح ان کے لئے ہر چیز کھلی چھوڑ کر نہ جانی چاہیئے تھی۔ کم از کم میں غار کا دہانہ ہی بند کر دیتی تو وہ غار میں نہ چھپ سکتے۔ اور اُسے واپسی پر یقیناً ہیلی کاپٹر سے ہی نظر آ جاتے لیکن ظاہر ہے اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اب تو اُسے فوری طور پر اپنی جان بچانے کی کوئی ترکیب سوچنی تھی لیکن جس پوزیشن میں اُسے باندھا گیا تھا۔ اس پوزیشن میں اس کے آزاد ہو جانے کا کوئی سکوپ ہی باقی نہ رہتا تھا۔ وہ کافی دیر تک سوچتی رہی لیکن جب کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آئی تو بے چارگی اور بے بسی کی وجہ سے اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ لیکن پھر قدموں کی آوازیں سن کر اس نے آنکھیں کھولیں۔ اور دوسرے لمحے اس کے ذہن کے ساتھ ساتھ اس کے جسم کو بھی حیرت کا شدید ترین جھٹکا لگا۔ اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔ لیکن حقیقت بہرحال حقیقت تھی۔ غار میں سے شاگل باہر نکل کر اس کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اور یہ ایسی بات تھی جس نے اس کے ذہن کو حیرت کے سمندر میں ڈبو کر رکھ دیا تھا۔ وہ سوچ بھی نہ سکتی تھی۔ کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل یہاں پہنچے گا اور اُسے اس حالت میں دیکھے گا۔

"تت ـــ تت ـــ تم اور یہاں" ـــ ریکھا نے شاگل کے قریب پہنچتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں مادام ریکھا چیف آف پاور ایجنسی۔ میں شاگل ہی ہوں"

www.urdukorner.com

شاگل نے انتہائی طنز بھرے لہجے میں کہا۔

"تت — تت — تم یہاں کیسے پہنچے اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں" — ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں ختم کر دیا ہے اور ان کی لاشیں اسی غار میں پڑی ہیں۔ جس میں تم نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے" — شاگل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ مجھے نیچے اتار دو" — ریکھا کا ذہن ابھی تک جھٹکوں کی زد میں تھا۔

"سوری مادام ریکھا۔ میں پہلے ٹرانسمیٹر پر وزیر اعظم سے بات کروں گا۔ تاکہ وہ تمہارے باپ ذکرم کے ساتھ یہاں آ کر پاور ایجنسی کی چیف کی حالت دیکھیں جسے پاکیشیائی ایجنٹ زندہ جلانے کا منصوبہ بنا چکے تھے۔ اور اگر میں یہاں نہ پہنچتا تو اب تک تمہارا یہ خوبصورت جسم شعلوں کی لپیٹ میں ہوتا۔ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ مادام ریکھا کی اصل اوقات کیا ہے۔ ان کے آنے تک تمہیں بہرحال اسی طرح لٹکا رہنا پڑے گا" — شاگل نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مم — مم — مگر تم یہاں اچانک پہنچ کیسے گئے۔ تم تو عمران کے پیچھے گئے تھے" — ریکھا نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور تمہیں یہ خوشخبری بھی سنا دوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی میں ساتھ لے آیا ہوں۔ میں یہاں آیا بھی اسی لئے تھا تاکہ تمہیں یہ لاشیں دکھا سکوں۔ لیکن یہاں

پہنچتے ہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہم پر چڑھ دوڑے۔ زبردست مقابلہ ہوا میرے چھ ساتھی مارے گئے۔ لیکن وہ چاروں بھی بہرحال ختم ہو گئے۔ اور اب میں یہاں اکیلا رہ گیا ہوں۔ اب پرائم منسٹر صاحب یہاں آ کر دیکھیں گے۔ کہ آخری فتح کس کا مقدر بنی ہے۔ شاگل کی یا پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا کی جو انتہائی تحقیرانہ، لاچاری اور بے بسی کی حالت میں اس طرح الٹی لٹکی ہوئی ہے۔ فکر نہ کرو۔ زیادہ نہیں بس تین چار گھنٹوں تک ہی تمہیں اسی حالت میں رہنا ہو گا۔ اس کے بعد وزیر اعظم صاحب اپنے ہاتھوں سے تمہیں اس حالت سے نجات دلائیں گے" — شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر واپس غار کی طرف بڑھ گیا۔ ریکھا اسے آوازیں دیتی رہ گئی۔ لیکن شاگل نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور غار میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ اور ریکھا کو اپنی تحقیر، لاچاری اور بے بسی پر بے اختیار رونا آ گیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔

"اس سے تو بہتر تھا کہ میں کرشن کے ساتھ وہیں مر جاتی" — ریکھا نے انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا اور بے بسی سے آنکھیں بند کر لیں۔

www.urdukorner.com

تنویر اور اس کے ساتھیوں کو غار سے اسلحہ تو مل گیا تھا، لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ رفیق مر چکا تھا۔ اور انہیں ان ویران پہاڑیوں میں وہ ریکھا کے اڈے کو خود تلاش نہ کر سکتے تھے۔

"میرا خیال ہے۔ ہمیں ریکھا کی بجائے زیادہ توجہ سار تو پہاڑی کی طرف رکھنی چاہیئے۔ اور نقشہ میرے ذہن میں ہے۔ ہم بہر حال سار تو پہاڑی تک تو پہنچ ہی جائیں گے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"نہیں چوہان، سار تو پہاڑی تک اس وقت تک نہیں پہنچا جا سکتا جب تک راستے میں موجود اس مادام ریکھا اور اس کے گروپ کا مکمل خاتمہ نہ ہو جائے۔ اس لئے ہمیں سب سے پہلے یہی کام سر انجام دینا ہو گا۔ ویسے بھی چیف نے ہماری ڈیوٹی ریکھا اور اس کے گروپ کے خاتمے کا مشن ہی لگایا ہے۔ سار تو پہاڑی والا مشن تو عمران کے ذمے لگایا گیا ہے" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے نعمانی۔ لیکن مسئلہ تو وہی ہے کہ اس ریکھا کا اڈہ کیسے تلاش کیا جائے۔ جب کہ وہ اب لازماً دوسرے آدمیوں کے ساتھ ہمیں ٹریس کر کے ہمارا خاتمہ کرنے کی مکمل کوشش کرے گی" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ اس وقت ایک چھجے دار چٹان کے نیچے ایک چھوٹی سی غار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"یقیناً اس کا اڈہ سار تو پہاڑی کی طرف ہی ہو گا۔ اس لئے ہم ٹارگٹ تو سار تو پہاڑی رکھیں۔ لیکن ہر لمحہ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ بس یہی ایک صورت ہو سکتی ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ پھر یہاں سے چلیں۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو ہم کہیں بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اب ہم سب ایک دوسرے سے علیحدہ رہ کر آگے بڑھیں گے۔ جھینگر کی آواز ہمارے درمیان رابطے کا کام کرے گی تاکہ کوئی ساتھی بچھڑ کر کہیں دور نہ نکل جائے۔ خطرے کی صورت میں پہاڑی کوے کی آواز کا کاشن ہو گا" ـــــ تنویر نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ایک ایک کر کے علیحدہ چلنے کی بجائے ہمیں دو دو کے گروپ میں چلنا چاہیئے۔ اس طرح کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں دوسرا ساتھی صورت حال کو سنبھال سکتا ہے" ـــــ چوہان نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے تو کہ صدیقی میرے ساتھ رہے گا۔ اور نعمانی تمہارے ساتھ" ـــــ تنویر نے فوراً ہی گروپ بناتے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔ پھر اس جگہ سے نکلنے کے بعد چوہان اور نعمانی ایک طرف کو نکل گئے جب کہ تنویر اور صدیقی سیدھے آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ سارا دن مسلسل پہاڑی چٹانوں میں سفر کرتے رہے۔ لیکن نہ ہی انہیں کوئی آدمی ملا اور نہ ہی کوئی ہیلی کاپٹر فضا میں اڑتا نظر آیا۔

"ارے وہ دیکھو۔ وہ روشنیاں کیسی ہیں" ——— اچانک تنویر نے دور گہرائی میں کئی جگنوؤں کو چمکتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"اوہ یہ کوئی پہاڑی آبادی ہے۔ میرا خیال ہے۔ ہمیں رات اس آبادی میں گزارنی چاہیئے۔ رات کو ہم کسی صورت بھی ان پہاڑی چٹانوں میں بغیر روشنی کے نہ چل سکیں گے۔ اور روشنی کی وجہ سے ہم دور سے فوراً ہی چیک کر لئے جائیں گے اور اندھیرے میں کہیں سے بھی آنے والی گولی ہمیں آسانی سے چاٹ سکتی ہے" صدیقی نے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ پھر اس نے ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر زور زور سے پہاڑی کوے جیسی آواز نکالنی شروع کر دی۔ وہ رک رک کر کافی دیر تک آوازیں نکالتا رہا۔ پھر انہیں دور سے ویسی ہی آواز سنائی دی۔ اور تھوڑی دیر بعد چوہان اور نعمانی انہیں ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر آتے دکھائی دیئے۔

"کیا بات ہے۔ تم نے خطرے کا کاشن دیا ہے" ——— چوہان نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں تنویر سے پوچھا اور تنویر نے انہیں روشنیوں کے ساتھ ساتھ صدیقی کی تجویز بھی بتا دی۔

"لیکن ہو سکتا ہے۔ اس آبادی میں دیکھنے کوئی مخبر چھوڑ رکھا ہو" ——— نعمانی نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ اس طرح اور زیادہ آسانی سے ہو جائے گی۔ وہی مخبر ہمیں دیکھا تک پہنچا دے گا۔ اب ہم ایک مخبر کے ہاتھوں تو مارے جانے سے رہے" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوکے۔ پھر آؤ۔ آبادی کافی دور ہے۔ وہاں تک پہنچتے پہنچتے رات گہری ہو جائے گی" ——— چوہان نے کہا۔ اور وہ چاروں تیزی سے اس آبادی کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور پھر واقعی رات کافی گہری پڑ گئی تھی جب وہ آبادی کی حدود میں داخل ہوئے ایک پختہ سا مکان انہیں آبادی سے ذرا ہٹ کر ایک پہاڑی ڈھلوان پر بنا ہوا دکھائی دیا۔ مکان کی کھڑکیاں بھی روشن تھیں۔ جب کہ باقی آبادی قدرے ہٹ کر علیحدہ بنی ہوئی تھی۔

"اس مکان پر چلتے ہیں۔ یہ آبادی سے ہٹ کر ہے۔ اس لئے یہ ہمارے لئے مناسب رہے گا" ——— تنویر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مکان کے صدر دروازے پر پہنچ چکے تھے۔ جو بند تھا۔ تنویر نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر موجود کنڈی زور سے کھٹکھٹائی۔

"کون ہے" ——— چند لمحوں بعد دروازے کے اندر سے کسی بوڑھی عورت کی آواز سنائی دی۔

"مسافر" ——— تنویر نے مقامی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا

www.urdukorner.com

اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک بوڑھی مقامی عورت کھڑی تھی۔ جس کے جسم پر خاصا قیمتی لباس تھا۔ لیکن لباس کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ خاصا پرانا ہو چکا ہے۔

"کیا آپ ہمیں اندر آنے کا نہ کہیں گی۔ ہم مسافر ہیں راستہ بھٹک کر ادھر آ نکلے ہیں" ــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آجاؤ اندر" ــــ بوڑھی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور تنویر اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو گئے۔

"کون آیا ہے ماں" ــــ اسی لمحے ایک دروازے کے پیچھے سے کسی نوجوان لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"مسافر ہیں بیٹی" ــــ اس بوڑھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں کرسیوں پر بیٹھتے ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اور وہ چاروں اس کا لباس دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔ لڑکی نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ گو اس کا چہرہ اور رنگ روپ مقامی تھا لیکن بالوں کی تراش خراش، لباس اور چال ڈھال سے وہ یورپ کی لڑکی لگتی تھی۔

"ہیلو۔ میرا نام شوکی ہے۔ آپ حضرات کون ہیں" ــــ لڑکی نے اندر آکر انتہائی بے باکانہ لہجے میں کہا۔

"یہ میری لڑکی ہے۔ اس کا نام تو شکنتلا ہے۔ لیکن یہ گریٹ لینڈ میں پڑھتی رہی ہے۔ ایک ماہ پہلے واپس آئی ہے۔ اور اب اپنے آپ کو شوکی کہلاتی ہے" ــــ اس بوڑھی عورت نے قدرے

شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ لڑکی کے لباس اور اس کے بے باکانہ انداز پر شرمندہ ہو رہی ہے۔

"میرا نام وکرم ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ آنند۔ رمیش۔ اور سنگھ" ــــ تنویر نے مقامی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں" ــــ شوکی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ لوگوں کے لئے میں کھانا تیار کرتی ہوں۔ آپ اس دوران باتیں کریں" ــــ بوڑھی عورت نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہ اس کمرے سے باہر نکل گئی۔

"ہم بہت دور سے آئے ہیں۔ راستے میں ہمارے خچر مر گئے تو ہمیں پیدل چلنا پڑا۔ ہم نے سارتو پہاڑی کے قریب ایک قصبے میں جانا ہے" ــــ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر وکرم۔ اگر میں کچھ باتیں آپ سے متعلق کر دوں تو امید ہے آپ ناراض نہ ہوں گے" ــــ شوکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں" ــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی چونک کر شوکی کی طرف دیکھنے لگے۔

"ایک بات تو یہ کہ آپ چاروں میک اپ میں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ آپ مقامی نہیں ہیں بلکہ غیر ملکی ہیں۔ اور میرا اندازہ ہے کہ آپ پاکیشیائی ہیں۔ اور تیسری بات یہ کہ آپ چاروں ہندو نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔ اور آخری بات یہ کہ آپ مسافر نہیں ہیں بلکہ آپ کا تعلق کسی خفیہ ایجنسی سے ہے اور آپ کسی خاص مشن پر جا رہے ہیں"

www.urdukorner.com

شوکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر شدید حیرت ابھر آئی ۔

" یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مس شوکی " ـــــ تنویر نے حیران ہو کر کہا ۔

" یہ بات تو طے ہے کہ میں نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ تم چاہے ہندو ہو یا سکھ ۔ میں بہرحال مسلمان ہوں اس لئے میں نے شکنتلا کی بجائے شوکی نام رکھا ہوا ہے ۔ اور آخری بات یہ بھی بتا دوں کہ گریٹ لینڈ میں مسلمانوں نے ایک خفیہ تنظیم بنا رکھی ہے جس کا کوڈ نام وائٹ سن ہے ۔ اور میں وائٹ سن کی ڈپٹی چیف ہوں ۔ میری ماں انتہائی پرانے خیالات کی اور کٹر ہندو ہیں اور میں اپنی ماں کی اکلوتی بیٹی ہوں ۔ اس لئے میں نے ماں کو یہ نہیں بتایا کہ میں مسلمان ہو چکی ہوں ۔ اور میرے والد میرے بچپن میں ہی فوت ہو چکے ہیں ۔ وہ یہاں کے سردار تھے ۔ چنانچہ اب میری ماں یہاں کی سردارنی ہے اور ماں کا یہاں بھیڑیں پالنے کا ایک بڑا فارم ہے " ـــــ شوکی مسلسل بولے چلی جا رہی تھی ۔ اور وہ چاروں حیرت سے اس بے باک لڑکی کی شکل دیکھ رہے تھے ۔

" تمہارا لباس تو بتا رہا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو " ـــــ چوہان نے کہا اور شوکی بے اختیار ہنس پڑی ۔

" یہ یہاں کی مجبوری ہے ۔ تاکہ یہاں کے لوگوں پر رعب پڑ سکے ، کہ میں گریٹ لینڈ میں رہتی ہوں " ـــــ شوکی نے ہنستے ہوئے کہا ۔

" بہرحال شوکی صاحبہ ۔ ہمیں افسوس ہے کہ تمہارے سارے اندازے یکسر غلط ہیں ۔ ہم واقعی مسافر ہیں " ـــــ تنویر نے منہ

بناتے ہوئے کہا ۔

" اس کا مطلب کہ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو کہ میں تمہیں دلائل سے قائل کر دوں ۔ تو سنو ۔ میں نے میک اپ کے فن میں کافی ریسرچ کی ہوئی ہے ۔ اور میں دعوٰی سے کہہ سکتی ہوں کہ تمہارے چہروں پر ارٹاس کشوم فارمولے والا میک اپ ہے ۔ یہ عرف عام میں سپیشل میک اپ کہلاتا ہے ۔ اور صرف ڈسٹلڈ واٹر سے اترتا ہے ، سادہ پانی بھی اس پر کوئی اثر نہیں کرتا ۔ اگر تم اب بھی نہ مانو تو میرے پاس ڈسٹلڈ واٹر موجود ہے ۔ کیونکہ یہاں کا پانی مجھے اب راس نہیں آتا ۔ اس لئے میں نے ڈسٹلڈ واٹر کا کافی بڑا سٹاک شہر سے خرید کر یہاں رکھا ہوا ہے ۔ جہاں تک تمہارے مسلمان ہونے کا تعلق ہے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ تم جس انداز میں کرسیوں پر بیٹھے ہو ، یہ بالکل مسلمانوں والا سٹائل ہے ۔ ہندو کبھی اس انداز میں نہیں بیٹھتے ۔ ان کا انداز یکسر مختلف ہوتا ہے ۔ مسلمان ہمیشہ کھلے انداز میں بیٹھتا ہے ۔ جب کہ ہندو فطری طور پر سمٹ کر بیٹھتا ہے ۔ میں کیمرج میں نفسیات ہی پڑھتی رہی ہوں ۔ جہاں تک تمہارے پاکیشیائی ہونے کا تعلق ہے تو تم نے جس انداز میں آ کر دروازہ کھٹکھٹایا ہے اور اپنے آپ کو مسافر کہا ہے یہ خالصتاً پاکیشیائی انداز ہے ۔ اگر تم کافرستانی ہوتے تو اپنے آپ کو مسافر کہنے کی بجائے تم رام لیلا کے سوانگی کہتے ۔ یہاں کافرستان میں خاص طور پر ہندو گھرانوں میں یہی کہنے کا رواج ہے ۔ اور جہاں تک یہ بات کہ تمہارا تعلق خفیہ ایجنسی سے ہے تو یہ تمہارا قد و قامت

www.urdukorner.com

چال ڈھال، چہرے اور آنکھوں کے تاثرات سے نمایاں ہے۔ اب بولو میں غلط کہہ رہی ہوں" ——— شوکی واقعی ان کے تصور سے بھی زیادہ تیز ثابت ہو رہی تھی۔

" آجاؤ بیٹو۔ کھانا تیار ہے" ——— اسی لمحے اندر سے بوڑھی ماں کی آواز سنائی دی۔

" آیئے کھانا کھا لیں۔ باتیں پھر بھی ہوتی رہیں گی" ——— شوکی نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کھانا واقعی خاصا لذیذ تھا۔ اور چونکہ انہیں بھوک لگی ہوئی تھی۔ اس لئے انہوں نے واقعی ڈٹ کر کھانا کھایا۔

" اب آپ جا کر سو جایئے۔ ہم ابھی باتیں کریں گے۔ البتہ آپ بڑے کمرے میں ان کے لئے بستر بچھا دیں" ——— کھانا کھانے کے بعد شوکی نے ماں سے کہا اور ماں خاموشی سے اٹھی اور ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" اگر آپ تھکے ہوئے ہوں تو ٹھیک ہے۔ میں آپ کو بڑا کمرہ دکھا دیتی ہوں۔ جہاں آپ کے لئے بستر لگ جائیں گے۔ لیکن اگر آپ تھکے ہوئے نہ ہوں تو میں آپ کو یہ بھی بتا سکتی ہوں کہ آپ کو یاور ایجنسی کی سربراہ مادام ریکھا اور اس کے گروپ کی تلاش ہے" ——— شوکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب اس بار بری طرح چونک پڑے۔ ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ شوکی یہ بات کر دے گی۔

" کس ریکھا کی بات کر رہی ہیں آپ" ——— تنویر نے چونک کر کہا۔

" اسی مادام ریکھا کی جو یاور ایجنسی کی سربراہ ہے تنویر عرف دکرم" شوکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اپنا نام اس لڑکی کے منہ سے سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ اور شوکی اس طرح کھلکھلا کر ہنس پڑی جیسے بچے کسی دلچسپ شرارت پر ہنستے ہیں۔

" آپ لوگ بیٹھیں۔ میں آپ کو ایک ٹیپ سنواتی ہوں" ——— شوکی نے کہا اور اٹھ کر دوڑتی ہوئی ایک دروازے سے باہر نکل گئی۔ اور وہ چاروں بے اختیار ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

" میرے خیال میں ہمیں اس لڑکی کی مدد حاصل کر لینی چاہیئے۔ یہ آفت کی پرکالہ نجانے کس طرح سب کچھ جانتی ہے" ——— چوہان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد شوکی ایک جدید قسم کا ٹیپ ریکارڈ اٹھائے اندر داخل ہوئی اور اس نے مسکراتے ہوئے ٹیپ آن کر دیا۔ اور پھر جیسے ہی ٹیپ میں سے آوازیں نکلیں وہ چاروں بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ یہ ان کے درمیان ہونے والی ان باتوں کی ٹیپ تھی جو انہوں نے اس چھجے دار چٹان کے نیچے موجود اس چھوٹی سی غار میں بیٹھ کر کی تھیں۔ اور یہاں انہوں نے کھل کر ریکھا اور اس کے اڈے اور اپنے بارے میں باتیں کی تھیں۔

" اب تو میرے خیال میں کوئی شک نہ رہ گیا ہوگا" ——— شوکی نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹیپ بند کر دیا۔

" تم نے یہ باتیں کیسے ٹیپ کی ہیں" ——— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"بتا دوں" ـــــــ شوکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں بتاؤ" ـــــــ تنویر نے اُسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں وائٹ سن کی ڈپٹی چیف ہوں۔ وائٹ سن کی کارکردگی کا دائرہ گو بے حد محدود ہے۔ اور ہم صرف ان گوروں اور دوسرے افراد کا کھوج لگاتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے خلاف شدید نفرت رکھنے کی وجہ سے اکثر گریٹ لینڈ میں مسلمانوں کو قتل کر دیتے ہیں یا ان کے گھر جلا دیتے ہیں، لیکن میں نے جاسوسی کے میدان میں ذاتی شوق کی بنا پر بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اس لئے ایسی چیزیں اکثر میرے لباس میں رہتی ہیں۔ یہ سب پہاڑیاں میری دیکھی بھالی ہوئی ہیں۔ کیونکہ میں یہیں پیدا ہوئی ہوں اور یہیں پل کر جوان ہوئی ہوں۔ میں ان پہاڑیوں میں گھومتی پھر رہی تھی کہ میں نے ایک ہیلی کاپٹر کو دور پہاڑیوں میں اترتے دیکھ لیا۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ ان ویران پہاڑیوں میں یہ ہیلی کاپٹر کیوں اترا ہے۔ چنانچہ تجسس کی وجہ سے میں اس طرف چل پڑی۔ فاصلہ کافی ہے۔ لیکن میں ایسے راستوں سے واقف ہوں جن کی مدد سے میں عام لوگوں کی نسبت زیادہ جلدی وہاں پہنچ گئی۔ اور پھر میں نے وہاں ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ تم چاروں رسیوں سے چٹانوں سے بندھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کو زندہ جلایا جا رہا تھا۔ ایک عورت اور تین مرد یہ کام کر رہے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ میں کچھ کرتی۔ اس عورت نے تمہیں آگ لگا دی" ـــــــ شوکی نے چوہان کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے کہا اور چوہان نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر تم نے واقعی کمال جرأت اور بہادری کا مظاہرہ کیا۔ اور جلتے ہوئے تم نے اس عورت پر چھلانگ لگا دی۔ تم اُسے ساتھ لے کر زمین پر رول ہوتے چلے گئے۔ اس طرح تمہارے جسم کو لگی ہوئی آگ بجھ گئی۔ اس کے بعد تم نے ان کا مقابلہ کیا۔ اور آخر کار تم نے اس عورت کے علاوہ باقی تینوں کو ختم کر دیا۔ لیکن وہ عورت فرار ہو گئی۔ تم اس کے پیچھے بھاگے لیکن تم اُسے پکڑ نہ سکے۔ کیونکہ وہ ہیلی کاپٹر پر چلی گئی تھی۔ اس کے بعد تم نے واپس آ کر اپنے ان ساتھیوں کو رہا کیا۔ پھر تم کچھ دور ایک بڑے غار میں چلے گئے۔ اس کے بعد تم وہاں سے نکلے اور اس طرف کو آنے لگے جدھر میں چھپی بیٹھی تھی۔ میں تمہارا انداز دیکھ کر ہی سمجھ گئی کہ تم اس غار میں آؤ گے۔ جہاں میں موجود تھی۔ میرا تجسس انتہا پر پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ میں نے وہاں زیرو الیون ڈکٹا فون لگایا۔ اور وہاں سے ہٹ کر کچھ دور ایک اور غار میں آ گئی۔ زیرو الیون کی وجہ سے میں نے نہ صرف تمہاری ساری باتیں سنیں بلکہ تمہاری یہ باتیں میرے پاس ٹیپ بھی ہو گئیں اس کے بعد تم وہاں سے نکل کر آگے بڑھ گئے۔ میں تمہارے پیچھے چلتی رہی۔ تمہارا انداز بتا رہا تھا کہ تم ان راستوں سے قطعی ناواقف ہو۔ چنانچہ میں سمجھ گئی کہ تم رات پڑنے تک زیادہ سے زیادہ اسی بستی تک ہی پہنچو گے۔ اور پھر یہیں کہیں کسی غار میں رات گزارو گے اور صبح آگے جاؤ گے۔ چنانچہ میں اپنے گھر آ گئی۔ تاکہ آرام کر کے صبح پھر تمہارے

www.urdukorner.com

تعاقب میں چل سکوں۔ اور اب یہ اتفاق ہے کہ تم خود ہی میرے گھر میں آ گئے۔" ــــ شوکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے تو پہلے نفسیاتی دلائل دیئے تھے۔ حالانکہ اس ٹیپ کے سننے کے بعد تمہیں ویسے ہی سب کچھ معلوم تھا" ــــ اس بار تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم تھا۔ لیکن میں اس وقت یہ فیصلہ نہ کر سکی تھی۔ کہ تمہارے متعلق میرا آئندہ اقدام کیا ہونا چاہیئے۔ کیا میں تمہاری مدد کر دوں یا تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں۔ اور پھر کھانا کھاتے ہوئے میں نے ایک فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تمہاری مدد کر دوں گی۔ اس لئے نہیں کہ تم مسلمان ہو اور میں بھی مسلمان ہو چکی ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ مجھے ان صاحب جن کا نام میرے خیال میں چوہان ہے۔ جرأت، بہادری، حوصلہ اور ذہانت دل سے پسند آئی ہے۔ ایسا مرد میرا آئیڈیل ہے۔ اور آج میں نے اپنے آئیڈیل کو حقیقی روپ میں دیکھ لیا ہے۔ اور اپنے آئیڈیل کے لئے میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ چاہے اس میں میرے ملک کافرستان کا ہی کیوں نہ نقصان ہو۔ ویسے بھی میں نے مستقل طور پر گریٹ لینڈ کی شہریت اختیار کرنے کا فیصلہ کافی عرصہ پہلے کر لیا تھا۔ لیکن فی الحال میں ماں کی وجہ سے مجبور تھی۔ لیکن اب اگر میرا آئیڈیل مجھے حکم دے۔ تو میں پاکیشیائی شہری بننے کے لئے بھی تیار ہوں۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرنے کے بعد میں نے سب کچھ تمہیں بتا دیا ہے۔ اب آگے تم

جیسے کہو" ــــ شوکی نے بڑے بےباکانہ لہجے میں کہا اور چوہان کی نظریں بے اختیار جھک گئیں۔ شوکی تو اس کے متعلق یہ سب کچھ کہتے ہوئے ذرا بھی نہ شرمائی تھی۔ لیکن چوہان مرد ہونے کے باوجود بے اختیار شرما گیا تھا۔ اور تنویر اور دوسرے ساتھی اسے اس طرح شرماتا دیکھ کر معنی خیز انداز میں مسکرانے لگے۔

"اس کا نام چوہان ہی ہے۔ مس شوکی۔ میرا نام تنویر ہے اور یہ نعمانی اور یہ صدیقی ہے اور ہمارا تعلق بھی پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ اگر تم ہماری مدد کرو تو میرا وعدہ کہ میں چوہان سے تمہاری سفارش کر دوں گا۔ کیونکہ چوہان صاحب ذرا عورت بیزار ٹائپ آدمی واقع ہوئے ہیں" ــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی مرد کی عورت بیزاری اس میں دلچسپی لینے والی لڑکی کے لئے خامی نہیں بلکہ خوبی ہوتی ہے۔ اور جس طرح چوہان صاحب شرما رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر تو مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے کہ یہ وہی چوہان ہے جس نے آگ میں جلتے ہوئے بھی اس قدر حیرت انگیز بہادری، جرأت اور حوصلے کا مظاہرہ کیا تھا کہ کم از کم میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی۔ کیوں چوہان صاحب۔ کیا آپ کے شرمانے سے میں یہ سمجھوں کہ آپ کے دل میں میرے لئے کوئی نرم گوشہ پیدا ہو چکا ہے" ــــ شوکی واقعی انتہائی حد تک بےباک لڑکی تھی۔

"سوری مس شوکی۔ میں اس لائن کا آدمی نہیں ہوں۔ البتہ

www.urdukorner.com

دوستی کی حد تک تو بات چل سکتی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں"____ چوہان نے یک لخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" دوستی، ٹھیک ہے۔ مجھے دوستی بھی منظور ہے۔ مجھے یقین ہے، کہ یہی دوستی ایک روز بات کو خود بخود آگے بڑھا دے گی وہاں گریٹ لینڈ میں بھی ایسے ہی ہوتا ہے۔ بے حد شکریہ۔ اب میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"____ شوکی نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اُسے کوئی بہت بڑی دولت مل گئی ہو۔ اور چوہان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ شوکی میں ویسے تو کوئی بُرائی نہ تھی۔ لیکن اس کی یہ انتہا درجے کی بے باکی سے چوہان کو واقعی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ لیکن چونکہ موجودہ حالات میں شوکی ایک بہترین رہنما ثابت ہو سکتی تھی۔ اس لئے وہ اُسے کوئی ایسی بات بھی نہ کرنا چاہتا تھا جس سے وہ بگڑ جائے۔

" سار تو پہاڑی پر کافرستان نے ایک خفیہ لیبارٹری بنائی ہے جس میں ایسا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے۔ جو پاکیشیا کے لاکھوں بے گناہ افراد کو ایک لمحے میں ہلاک کر سکتا ہے۔ ہم نے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے۔ جب کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے پاور ایجنسی کو اس طرف تعینات کیا گیا ہے۔ جس کی سربراہ مادام ریکھا ہے۔ وہی مادام ریکھا جس نے ہمیں زندہ جلانے کی کوشش کی تھی۔ ہم اس کا مین اڈہ تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم سار تو پہاڑی تک پہنچ سکیں"____

چوہان نے اصل بات کر دی۔

" وہ عورت انتہائی بے رحم اور سفاک ہے۔ اس نے جس ماہرانہ انداز میں ایک آدمی کو زندہ جلا دیا اور تمہیں جلانے کی کوشش کی اس سے مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی ہے۔ میں صبح تمہارے ساتھ چلوں گی اور تم دیکھنا کہ میں اسے کس طرح آسانی سے تلاش کر لیتی ہوں۔ آؤ میں تمہیں بڑا کمرہ دکھا دوں"____ شوکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ایک بڑے کمرے میں آ کر چھوڑ گئی۔ جہاں ایک قالین پر چار بستر بچھے ہوئے تھے شاید یہ بستر شوکی کی ماں نے بچھائے تھے۔ شوکی انہیں وہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی۔

" مبارک ہو چوہان۔ آج تک تو عمران کو ہی پسند کرنے والی لڑکیاں ملتی تھیں آج تمہارا نمبر بھی آ گیا ہے"____ نعمانی نے شوکی کے جاتے ہی مسکرا کر کہا۔

" میں صرف اس لئے خاموش ہو گیا ہوں کہ یہ لڑکی رفیق کی طرح ہمارے لئے بہتر گائیڈ ثابت ہو سکتی ہے۔ ورنہ مجھے اس سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے"____ چوہان نے منہ بناتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہی بات تو وہ بھی کر رہی تھی کہ اگر آج دلچسپی نہیں ہے تو آگے چل کر پیدا ہو ہی جائے گی۔ لڑکی بھی خاصی تیز ہے۔ آسانی سے تمہارا پیچھا چھوڑنے والی بھی نہیں ہے"____ تنویر نے کہا۔

" مجھے ایسی لڑکیوں سے پیچھا چھڑانا آتا ہے۔ تم میری فکر نہ کرو"

www.urdukorner.com

چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار چوہان۔ ویسے اگر تم شوکی میں دلچسپی لینی بھی شروع کر دو تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ آخر تنویر بھی تو کسی نہ کسی میں دلچسپی لیتا ہی ہے" ——— صدیقی نے کہا اور تنویر بے اختیار گھور کر صدیقی کو دیکھنے لگا۔

"یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ فی الحال مجھے نیند آرہی ہے" ——— چوہان نے شاید جان چھڑانے کے لئے کہا۔

"ظاہر ہے نیند تو آنی ہی ہے تاکہ تم خواب میں اکیلے اکیلے شوکی سے مل سکو۔ ہم تو کباب میں ہڈی بلکہ ہڈیاں بنے ہوئے ہیں" ——— صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ چوہان بھی مسکرا دیا۔ لیکن اس نے آنکھیں بند ہی رکھیں۔ چونکہ وہ سارا دن پیدل چل چل کر بری طرح تھکے ہوئے تھے۔ اور پھر انہوں نے کھانا بھی ڈٹ کر کھایا تھا۔ اس لئے انہیں جلد ہی نیند نے آلیا۔ پھر شاید دروازہ کھلنے کی آواز تھی جس نے انہیں جگا دیا۔ کیونکہ دروازے پرانے زمانے کے تھے۔ اور اس کے کھلنے اور بند ہونے سے خاصی آواز پیدا ہوتی تھی۔

"اٹھیئے۔ غسل کا سامان اور ناشتہ تیار ہے" ——— شوکی نے دروازے میں داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا وہ اس وقت بھی اسی لباس میں تھی جو اس نے رات کو پہن رکھی تھی۔ اور اس کا چہرہ اور بال بتا رہے تھے کہ وہ غسل وغیرہ کر کے تیار ہو چکی ہے۔

تنویر اور اس کے ساتھیوں نے غسل خانے میں جا کر غسل کیا اور پھر وہ ناشتے کی میز کے گرد پہنچ گئے۔ شوکی اور اس کی ماں پہلے سے وہاں موجود تھیں۔

"آپ کا بے حد شکریہ۔ کہ آپ نے ہماری اس طرح مہمان نوازی کی ہے" ——— چوہان نے شوکی کی ماں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس میں شکریے والی کوئی بات نہیں۔ شوکی تو اب آئی ہے ورنہ میں یہاں ایک ملازمہ کے ساتھ اکیلی رہتی ہوں۔ تمہارے آنے سے تو مجھے گھر میں رونق محسوس ہونے لگی ہے" ——— شوکی کی ماں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب مسکرا دیئے۔ ناشتے کے بعد انہوں نے شوکی کی ماں سے اجازت لی۔ اور اپنا سامان لے کر گھر سے باہر آگئے۔ شوکی بھی ان کے ہمراہ تھی۔

"آپ لوگوں کو شاید یقین نہ آئے تو میں بتا دوں کہ رات کو میں جا کر مادام دیکھا اور اس کا اڈہ دیکھ آئی ہوں۔ اس کے ساتھ دو آدمی ہیں۔ ایک ہیلی کاپٹر کے پاس پہرہ دے رہا تھا۔ اور دوسرا ایک اونچی چٹان پر چڑھا ہوا تھا۔ وہاں ایک چٹان پر ایک کیمرہ نما مشین بھی لگی ہوئی ہے۔ جو مسلسل گھوم رہی ہے" شوکی نے باہر آتے ہی کہا۔ اور وہ سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ شوکی ان کی توقع سے کہیں زیادہ تیزی دکھا رہی تھی۔

www.urdukorner.com

" اوہ۔ پھر تو انہوں نے تمہیں چیک کر لیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے پیچھے بھی آ گئے ہوں" ـــــــ تنویر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" تم نے مجھے احمق سمجھ رکھا ہے۔ میں یہاں کے ایک ایک پتھر ایک ایک چٹان اور ایک ایک راستے سے واقف ہوں۔ میں اس راستے سے وہاں پہنچی تھی کہ مشین مجھے چیک ہی نہیں کر سکتی۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ اکیلی ہی ان کا خاتمہ کر دوں۔ لیکن پھر میں اس لئے رک گئی کہ شاید تم لوگوں نے ان سے کوئی پوچھ گچھ کرنی ہو" ـــــــ شوکی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور وہ سب ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔

" اچھا کیا تم نے انہیں چھیڑا نہیں۔ ورنہ تم اکیلی شاید ان پر قابو نہ پا سکتیں اور تمہاری وجہ سے ہم بھی ان کے ہتھے چڑھ جاتے" ـــــــ چوہان نے کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار جھینپ گیا کیونکہ اس کی بات پر تنویر سمیت سب ساتھیوں کے چہروں پر معنی خیز مسکراہٹ نمایاں ہو گئی تھی۔

" مم ـــــ مم ـــــ میں تو سب کی وجہ سے یہ بات کر رہا تھا" چوہان نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں اپنی بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کی تو اس بار سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے اور چوہان اور زیادہ جھینپ گیا۔

" تم سب چوہان کا مذاق اڑا رہے ہو۔ لیکن میں جانتی ہوں

کہ چوہان کا دل میری محبت کا اثر ضرور قبول کرے گا۔ اور تم نے دیکھا کہ تم میری بات سن کر کٹھوروں کی طرح خاموش رہے۔ جب کہ چوہان کو فوراً ہی میری سلامتی کی فکر لاحق ہو گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ دوستی نے جلد ہی کام دکھانا شروع کر دیا ہے" شوکی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔ اور چوہان اور بھی زیادہ جھینپ گیا۔

" ہمیں معلوم جو تھا کہ ہمدردی کرنے والا موجود ہے۔ اس لئے ہم خاموش رہے" ـــــــ نعمانی نے کہا ـــــــ اور ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" میں آئندہ کوئی بات نہ کروں گا۔ تم سب نے خواہ مخواہ میرا مذاق اڑانا شروع کر دیا ہے" ـــــــ چوہان نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" تم ان کی بجائے مجھ سے بات کیا کرو نا۔ یہ تو تمہاری کیفیات نہیں سمجھ سکتے۔ صرف میں ہی سمجھ سکتی ہوں" ـــــــ شوکی اُسی طرح بے باکی سے بات کر رہی تھی۔

" پلیز شوکی۔ اس وقت ہم ڈیوٹی پر ہیں اس لئے ایسی بات نہ کرو" ـــــــ چوہان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" اوکے مائی آئیڈیل۔ تم جیسا کہو ویسا ہی ہو گا" ـــــــ شوکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب ہنسنے لگے چوہان واقعی بُری طرح پھنس کر رہ گیا تھا۔ اور وہ سب اس کی کیفیات سے پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے۔ وہ سب شوکی کی رہنمائی میں قدرتی

www.urdukorner.com

سرنگوں اور کریکوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ تقریباً دو گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد شوکی نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور وہ سب رک گئے۔

" آپ لوگ یہاں رکیں میں آگے جا کر چیکنگ کرتی ہوں کہ اس وقت کیا صورت حال ہے۔ کیونکہ آگے جس سرنگ سے گزرنا ہو گا وہ اس قدر تنگ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی نہ گزر سکے گا" ____ شوکی نے کہا۔ اور پھر تیزی سے اس کریک میں جہاں سے وہ گزر رہی تھی دوڑتی ہوئی کچھ دور ایک غار کے دہانے میں داخل ہو کر غائب ہو گئی۔ کریک کی سائیڈوں پر اس قدر اونچی پہاڑیاں تھیں کہ اوپر آسمان ایک پٹی کی صورت میں ہی نظر آ رہا تھا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسی غار کے دہانے سے شوکی باہر آئی۔ اس کے لباس پر گرد و غبار کی تہہ چڑھی ہوئی تھی۔ جیسے وہ کسی جگہ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر چلتی رہی ہو۔

" وہاں مطلع صاف ہے۔ غار کا دہانہ کھلا ہوا ہے۔ اندر سامان کے بڑے بڑے تھیلے۔ مشینیں اور ایک فولڈنگ بستر موجود ہے۔ ساتھ والی غار میں وہی دو آدمی گہری نیند سوئے ہوئے ہیں اور وہ مادام ریکھا اور ہیلی کاپٹر غائب ہے" ____ شوکی نے جلدی جلدی تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" وہ صبح ہوتے ہی ہماری تلاش کے لئے گئی ہو گی۔ آؤ یہ موقع غنیمت ہے" ____ چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن اس سرنگ سے تو ہم گزر نہیں سکتے پھر ہمیں کھلی جگہ پر سے گزرنا ہو گا اور وہ مشین" ____ تنویر نے کہا۔

" جب وہاں مشین کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہے تو خالی مشین ہمارا کیا بگاڑے گی۔ البتہ ہمیں اس ہیلی کاپٹر کا خیال رکھنا ہو گا" چوہان نے کہا۔ اور اس کے بعد وہ شوکی کی رہنمائی میں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ کریک کے اختتام پر وہ ایک پہاڑی پر چڑھے اور پھر چٹانیں پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے تھے جہاں کا ماحول بتا رہا تھا کہ وہاں انسان رہتے ہیں۔

" وہ غار کہاں ہے۔ جہاں وہ دو آدمی موجود ہیں" ____ تنویر نے سرگوشی کے سے انداز میں شوکی سے مخاطب ہو کر پوچھا اور شوکی نے ایک طرف غار کے دہانے کی طرف اشارہ کر دیا۔ تنویر مشین گن ہاتھ میں پکڑے پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی شوکی کے ساتھ دوسری غار کی طرف بڑھے۔ جس کا دہانہ کافی بڑا تھا۔ غار میں واقعی دو آدمی گہری نیند سو رہے تھے۔ وہاں بند ڈبوں میں کھانے پینے کے سامان کا بھی ایک کافی بڑا ڈھیر تھا۔ اور ایک طرف پٹرول کے بڑے بڑے ٹن بھی پڑے تھے۔ یہ بالکل ویسے ہی ٹن تھے جیسے ٹن مادام ریکھا وہاں انہیں زندہ جلانے کے لئے لے آئی تھی۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے مشین گن ان سوئے ہوئے افراد کی طرف کی اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان دونوں کے جسموں پر گولیوں کی بارش ہونے لگ گئی۔ اور وہ دونوں اسی طرح نیند کی حالت میں ہی چند لمحے تڑپ سکے پھر ساکت ہو گئے۔ تنویر نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور تیزی

www.urdukorner.com

سے غار کے دہانے سے باہر نکل آیا۔ اب اس کا رخ اس بڑی غار کے
دہانے کی طرف تھا۔ ابھی وہ دہانے تک پہنچا ہی تھا کہ اُسے دور سے
ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور وہ ٹھٹھک گیا۔ دوسرے لمحے اُسے
دور ایک پہاڑی کے پیچھے سے نکلتا ہوا ہیلی کاپٹر نظر آگیا۔ وہ بجلی کی
سی تیزی سے غار میں داخل ہو گیا۔

"مادام ریکھا آ رہی ہے۔ وہ جیسے ہی غار میں داخل ہو۔ ہم نے اُسے
قابو کر لینا ہے۔ اور سنو اُسے زندہ پکڑنا ہے۔ میں اُسے عبرتناک
سزا دینا چاہتا ہوں" ـــــ تنویر نے کہا اور وہ سب شوکی کے ساتھ
ہی سر ہلاتے ہوئے غار کے دہانے کی سائیڈوں میں دیوار سے پشت
لگا کر چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر کی آواز اب انہیں قریب
سے سنائی دے رہی تھی۔ پھر کافی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری جو
تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھتی آ رہی تھی۔ ان سب نے بے
اختیار سانس روک لئے اور چند لمحوں بعد مادام ریکھا غار میں داخل
ہوئی۔ دوسرے لمحے سائیڈ پر کھڑا ہوا چوہان کسی بھوکے عقاب کی طرح
اس پر جھپٹا اور اس نے پلک جھپکنے میں مادام ریکھا کو اٹھا کر انتہائی
بے دردی سے پٹخا۔ مادام ریکھا کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ لیکن اُسی
لمحے چوہان کی لات گھومی اور اس کی زوردار ضرب مادام ریکھا کی
پسلیوں پر پوری قوت سے پڑی۔ اور مادام ریکھا ایک اور چیخ مار کر
یک لخت زور سے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"گڈ چوہان۔ تم نے واقعی انتہائی پھرتی دکھائی ہے۔ اب اسے باندھ
لو۔ میں نے دیکھا ہے ساتھ والی غار میں پیٹرول کے ٹن موجود ہیں۔ تاکہ

اسے بھی بالکل اُسی طرح زندہ جلایا جا سکے۔ جس طرح اس نے ہمیں جلانے
کی کوشش کی تھی" ـــــ تنویر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ اب غار
میں موجود مشینری کا جائزہ لے رہا تھا۔ پہلے بھی اس نے اندھا دھند
مشینری پر فائر کھول دیا تھا اور وہ اچانک بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس
لئے اب وہ دیکھ بھال کر کے ہی فائر کھولنا چاہتا تھا۔ اُسے اندازہ ہو
گیا تھا۔ کہ سائیڈ کی دیوار پر نصب مشین پر فائر کھولنے کے بعد ہی
وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس لئے اُسے اُس مشین کی تلاش تھی۔ لیکن
یہاں وہ مشین اُسے کہیں نظر نہ آئی۔

"اوہ۔ اس بیگ میں موجود ڈبے میں سے زوں زوں کی آوازیں
آ رہی ہیں" ـــــ اُسی لمحے نعمانی کی آواز سنائی دی وہ کونے میں رکھے
ہوئے تھیلوں کی تلاشی میں مصروف تھا۔

"ڈبہ دکھاؤ" ـــــ شوکی نے جو چوہان کے ساتھ مل کر مادام ریکھا
کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھنے میں مصروف تھی تیزی سے نعمانی
کی طرف بڑھ گئی۔

"اسے باہر جا کر کہیں دور پھینک دو۔ نجانے کیا چیز ہو یہ" ـــــ
تنویر نے کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا اس ڈبے کو احتیاط سے اٹھائے
باہر کی طرف مڑ گیا۔

"یہ ریز بم ہے۔ ریموٹ کنٹرول سے چارج ہوتا ہے۔ میں نے
اسے دیکھا ہوا ہے" ـــــ شوکی نے کہا۔ لیکن کسی نے اس کی
بات کا جواب نہ دیا۔ اور نعمانی اُسے اٹھائے غار سے باہر نکل گیا۔

"آپ سب لوگ باہر چلیں۔ اس ریکھا کو بھی اٹھا کر باہر لے چلو۔

www.urdukorner.com

یں دہانے میں کھڑا ہو کر اس مشینری کو تباہ کر دوں گا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے ہم کہیں دور کسی کی نظروں میں آ رہے ہوں"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔ اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چوہان نے جھک کر بے ہوش پڑی مادام ریکھا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور غار سے باہر آ گیا۔

"کیا تم واقعی اس کو زندہ جلا دو گے"۔۔۔ شوکی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں مس شوکی۔ ہم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہیں کہ کسی انسان کو زندہ جلا دیں۔ ہمیں اگر مجبوراً کسی کو ہلاک ہی کرنا پڑتا ہے تو ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اُسے آسان اور فوری موت مار دیں"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"لیکن وہ تنویر تو کہہ رہا تھا کہ اسے زندہ جلانا ہے"۔۔۔ شوکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ لیکن بہرحال ایسا ہو گا نہیں۔ ابھی تو ہم نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔ باہر دھوپ تھی اس لئے وہ اُسے لے کر ایک طرف بڑھ گیا جہاں ایک پھیلے دار چٹان نوکیلی صورت میں باہر کو نکلی ہوئی تھی۔ شوکی اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ جب کہ صدیقی تنویر کے ساتھ وہیں غار کے دہانے کے باہر کھڑا ہوا تھا۔ نعمانی بھی اب واپس آ چکا تھا۔ پھر فائرنگ کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ اس کے ساتھ ہی غار میں دھماکے ہونے لگے۔

"اسے کسی چٹان سے باندھ دو۔ میں پیٹرول لے آتا ہوں"۔۔۔ تنویر نے فائرنگ سے فارغ ہو کر ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"پہلے اس سے پوچھ گچھ تو کر لیں"۔۔۔ صدیقی نے کہا جو تنویر اور نعمانی کے ساتھ وہیں آیا تھا۔

"کیا پوچھنا ہے اس سے"۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"اس کے دوسرے اڈے بھی ہوں گے۔ اس بارے میں بھی پوچھ گچھ ہو سکتی ہے اور سارتو پہاڑی پر موجود لیبارٹری کے بارے میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور لازماً اسے شاگل کی کارکردگی کے بارے میں بھی علم ہو گا۔ سب کچھ پوچھا جا سکتا ہے"۔۔۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ عورت انتہائی ضدی ہے۔ یہ آسانی سے کچھ نہیں اگلے گی۔ اس لئے میرا خیال ہے اس کے ساتھ باقاعدہ ڈرامہ کھیلا جائے۔ پھر ہی اس کی زبان کھلوائی جا سکتی ہے"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"ڈرامہ۔۔۔ کیسا ڈرامہ"۔۔۔ سب نے چونک کر نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے اس باہر کو کھلی ہوئی چٹان کے ساتھ الٹا لٹکا دیا جائے۔ نیچے اس کے ساتھیوں کی دو لاشیں رکھ دی جائیں اور ساتھ ہی پیٹرول کے ٹن۔ تاکہ جب یہ ہوش میں آئے تو اُسے یہ منظر نامہ دیکھ کر مکمل یقین ہو جائے کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو زندہ جلانے کا پورا پروگرام سیٹ ہے۔ الٹا لٹکنے کی وجہ سے یہ اپنے آپ کو چھڑانے کی بھی کوشش نہ کر سکے گی۔ اور دوسری بات یہ کہ اسے فوراً سمجھ آ جائے گی کہ ہم نہیں چاہتے کہ جلنے کی وجہ سے اس کی رسیاں پہلے جل جائیں اس لئے

www.urdukorner.com

ہم نے اسے الٹا لٹکایا ہے"۔۔۔ نعمانی نے باقاعدہ منظر نامہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا یہ بول پڑے گی"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہ بولے گی تو پٹرول چھڑک کر آگ لگا دیں گے"۔۔۔ نعمانی نے کہا اور تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔ جیسے اس کی دلی خواہش بھی یہی ہو۔

"اگر ڈرامہ ہی کرنا ہے تو پھر مکمل ڈرامہ کیا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح اس کی زبان آسانی سے کھل جائے گی"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"مکمل ڈرامہ۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ سب نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارے تھیلے میں میک اپ کا سامان موجود ہے۔ میرا قد و قامت شاگل جیسا ہے۔ میں شاگل کا میک اپ کر لیتا ہوں۔ تم سب غار میں چھپ جاؤ۔ میں جا کر اسے ہوش میں لاؤں گا۔ اور پھر اسے آزاد کرنے کی بجائے اس سے یہی کہوں گا کہ میں ٹرانسمیٹر پر وزیر اعظم اور اس کے باپ وکرم کو بلا رہا ہوں۔ یہ عورت شاگل سے بے حد حسد کرتی ہے۔ چنانچہ جب شاگل وزیر اعظم اور اس کے باپ کو بلانے کی بات کرے گا تو وہ لازماً شاگل کی منتیں شروع کر دے گی کہ وہ ایسا نہ کرے۔ اس کے بعد شاگل آسانی سے اس سے سب کچھ اگلوا لے گا۔ اس کے اڈوں کے بارے میں اور سارتو پہاڑی

کی لیبارٹری کے بارے میں اس کے سامنے یہ سب کچھ کھول کر رکھ دے گی"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"لیکن شاگل تو خود سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے ریکھا سے یہ سب کچھ پوچھنے کی"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"اس کے دوسرے اڈوں کے بارے میں تو پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس قدر لمبے چوڑے ڈرامے کرنے کی۔ لٹکاؤ اسے الٹا اور پٹرول چھڑک کر آگ لگا دو۔ اس جیسی بے رحم اور سفاک قاتلہ کا یہی حشر ہونا چاہیئے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ یہ کام تو بعد میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے اتنی جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے شاگل کے سامنے آنے سے کوئی ایسی بات سامنے آجائے جو ہمارے لئے مفید ثابت ہو" اس بار نعمانی نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ یہ بھی کر دیکھو"۔۔۔ تنویر نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے بصد مجبوری ایسا کرنے کی اجازت دے رہا ہو۔

"او کے۔ آؤ۔ پہلے اسے اس چٹان کے ساتھ باندھ لیں رسی کافی بڑی ہے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"میں اوپر جاتا ہوں تم یہ رسی نیچے سے اوپر پھینکنا میں اسے پکڑ لوں گا پھر باندھ دوں گا اسے چٹان سے"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔ اور تیزی سے چٹان کی عقبی طرف کو بڑھ گیا تاکہ اوپر جا سکے۔ صدیقی

www.urdukorner.com

بھی اس کے ساتھ ہی چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد مادام ریکھا اُسی بے ہوشی کے عالم میں چٹان سے الٹا لٹک رہی تھی۔ اس کے ہاتھ ویسے ہی اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے منظر نامہ مکمل کر دیا۔ اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے سر کے نیچے ایک دوسرے کے ساتھ رکھ دیں۔ ساتھ ہی پٹرول سے بھرے ہوئے دو ٹن بھی رکھ دیئے۔

"آؤ اب ڈرامے کا دوسرا سین شروع کریں۔ میں شاگل کا میک اپ کر لوں"۔۔۔۔ چوہان نے کہا اور غار کی طرف مڑ گیا۔

"تمہارا یہ لباس مناسب نہیں رہے گا۔ میں نے دوسری غار میں لباس بھی پڑے دیکھے ہیں وہاں جا کر لباس بدل لو۔ پھر آ کر میک اپ کر لینا"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا دوسری غار کی طرف بڑھ گیا۔ لباس بدل کر وہ بڑی غار میں آیا اور اس کے بعد اس نے اپنے چہرے پر ماسک میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ شوکی واقعی میک اپ کے فن میں ماہر تھی۔ اس نے فائنل ٹچز دیئے۔ اور چوہان واقعی شاگل بن گیا۔ جب باقی ساتھیوں نے بھی تصدیق کر دی کہ وہ بالکل شاگل لگ رہا ہے تو چوہان مسکراتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی دہانے کی سائیڈوں میں چھپ گئے۔ اور اوٹ میں سے باہر دیکھنے لگے۔ اب شاید یہ اتفاق ہی تھا کہ جب چوہان شاگل کے میک اپ میں وہاں پہنچا تو ریکھا ہوش میں آ چکی تھی۔ چوہان اس سے باتیں کرتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑ کر واپس غار کی طرف آنے لگا۔ فاصلہ ہونے کی وجہ

سے وہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں تو نہ سن سکے۔ البتہ چوہان جب واپس آ رہا تھا تو ریکھا نے اُسے انتہائی منت بھرے انداز میں آوازیں دینی شروع کر دیں۔ لیکن چوہان تیز تیز قدم اٹھاتا غار میں آ گیا۔

"وہ مجھے نہیں پہچان سکی اور وزیر اعظم اور اپنے باپ کی آمد کی بات سن کر انتہائی گھبرا گئی ہے۔ اب میں تھوڑی دیر بعد دوبارہ جاؤں گا اور اُسے بتاؤں گا کہ ٹرانسمیٹر سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ پھر میں اس سے ذہنی شطرنج کھیلوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی اہم کلیو سارتو لیبارٹری کے بارے میں مل ہی جائے گا"۔۔۔۔ چوہان نے اندر آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"جلدی سے یہ باتیں ختم کرنا۔ زیادہ لمبی گیم نہ شروع کر دینا"۔ تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ یہ زیرو ایبون ڈکٹا فون جیب میں ڈال لو۔ اس طرح ہم یہاں رہ کر بھی تمہارے درمیان ہونے والی باتیں سن سکیں گے"۔ شوکی نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر چوہان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور چوہان نے سر ہلاتے ہوئے بٹن لے کر جیب میں ڈال لیا۔ جب کہ شوکی نے دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ چوہان ایک بار پھر غار سے نکل کر ریکھا کی طرف بڑھنے لگا۔

www.urdukorner.com

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر سوار خاصی تیز رفتاری سے سارتو پہاڑی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر وہ خود تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی تھے۔ شاگو کو انہوں نے ماکھن سے کافی آگے پڑنے والے ایک اور قصبے کے قریب اتار دیا تھا۔ کیونکہ اب اس کی ضرورت بھی ایک لحاظ سے ختم ہو گئی تھی۔ اب وہ آسانی سے سارتو پہاڑی تک پہنچ سکتے تھے۔ اور راستے میں انہیں روکنے والا بھی کوئی نہ تھا۔

"کیا ہم براہِ راست اس پہاڑی کی چوٹی پر اتریں گے" —— جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے انہوں نے اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کوئی ایسا اڈہ بھی بنا رکھا ہو جہاں سے ہیلی کاپٹروں کو چیک کر کے نشانہ بنایا جا سکتا ہو۔ آخر انہیں بھی تو خیال آ سکتا ہے کہ

ہم لوگ ہیلی کاپٹر کے ذریعے براہِ راست پہاڑی پر بھی اتر سکتے ہیں" صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا نہیں بلکہ یقیناً ہو گا۔ ایسی لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے ایسا انتظام لازمی ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ ہیلی کاپٹر سیکرٹ سروس کا ہے۔ اور اس پر سیکرٹ سروس کا مخصوص نشان بھی بنا ہوا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اسے اپنا ہی ہیلی کاپٹر سمجھیں گے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ شاگل کسی طرح اس اڈے تک یہ بات پہنچا دے" —— اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ بالکل اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ یہی تو میں بھی سوچ رہا تھا کہ زیادہ سے زیادہ وہ ٹرانسمیٹر پر بات کریں گے اور میں شاگل کے لہجے میں ان کی تسلی کرا دوں گا" —— عمران نے کہا۔

"اب یہ بھی تو معلوم نہیں کہ وہ اڈہ کہاں ہو گا۔ ضروری تو نہیں کہ وہ بالکل سارتو پہاڑی کے قریب ہی ہو" —— جولیا نے کہا۔

"اگر ہیلی کاپٹر پہلے چھوڑ دیں تو پھر بھی آگے بڑھنے میں خطرہ موجود ہے۔ وہ پاور ایجنسی کی مادام ریکھا بھی اپنا جال بچھائے موجود ہو گی" —— عمران نے کہا اور یک لخت جولیا چونک پڑی۔

"اوہ اوہ۔ تنویر کا گروپ پاور ایجنسی کے خاتمے کے لئے گیا تھا۔ اس کے متعلق پھر کوئی اطلاع ہی نہیں ملی" —— جولیا نے چونک

www.urdukorner.com

کر کہا۔

"یہاں سے ہم ٹرانسمیٹر پر بھی رپورٹ طلب نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس طرح اگر کوئی اڈہ ہوا تو وہ بھی اسے کیچ کر لے گا۔ اوسکے ٹھکار ہے۔ اب یہی صورت ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر کا رخ ہی اس طرف کو موڑ دیں۔ اس طرح شاگل بھی ہمیں ادھر ہی ڈھونڈھتا رہے گا اور اڈے والے بھی۔ اور ہم دوسری طرف سے تنویر وغیرہ کو ساتھ لے کر آگے بڑھ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے کر کے اُسے اتارنے کے لئے مناسب جگہ کی تلاش شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد مناسب جگہ تلاش کر کے اس نے ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے درمیان اتار دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اُسے کھول کر اس میں سارتو پہاڑی کی اس سمت کو مارک کرنا شروع کیا جدھر سے تنویر اور اس کے ساتھی پاور ایجنسی کی مادام ریکھا کو چیک کرنے گئے تھے۔ مطلوبہ راستہ اور نشانات چیک کر لینے کے بعد اس نے نقشہ جولیا کو دیا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔ کافی بلندی پر جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑا اور اُسے اس طرف کو لے جانے لگا جدھر پاور ایجنسی کا مرکز ہو سکتا تھا۔ تقریباً تین گھنٹوں کی مسلسل پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر جیسے ہی ایک چوٹی کے پیچھے سے نکل کر آگے بڑھنے لگا۔ جولیا یک لخت چیخ پڑی۔ وہ دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے اور ارد گرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

"دائیں طرف دائیں طرف۔ ادھر میں نے ایک ہیلی کاپٹر کی جھلک دیکھی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم پاور ایجنسی کے مرکز کی رینج میں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ہیلی کاپٹر کو دائیں طرف موڑ دیا۔

"کہیں ہم پر نیچے سے میزائل نہ فائر کر دیا جائے"۔۔۔۔ پیچھے بیٹھے صفدر نے کہا۔

"نہیں ہیلی کاپٹر پر سیکرٹ سروس کا نشان موجود ہے۔ اس لئے فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ذرا سا آگے جانے کے بعد واقعی انہیں ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آنے لگ گیا۔ پھر عمران نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر کو گھمایا۔

"ارے ارے۔ وہ دیکھو کسی کو یہاں الٹا لٹکایا گیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"الٹا لٹکایا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کہیں تم نے دوربین تو الٹی نہیں کر لی"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو ریکھا ہے۔ مادام ریکھا۔ وہ الٹی لٹک رہی ہے۔ اوہ۔ میں نے اُسے پہچان لیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔ جولیا کی بات سن کر عمران سمیت سب کے چہرے شدید حیرت سے بگڑ سے گئے۔ پھر ابھی عمران نے ہیلی کاپٹر ذرا سا آگے بڑھایا تھا کہ یک لخت نیچے سے مشین گن کے شعلے لپکے اور عمران نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے ہیلی کاپٹر کو گھما کر افقی طرف کو

www.urdukorner.com

اٹھا دیا۔ اور پھر اسی طرح اوپر بلندی پر لے جاتا گیا۔ تاکہ وہ مشینوں کی رینج سے باہر ہو جائے۔

" یہ کیا تماشہ ہے۔ مادام دیکھا الٹی لٹکی ہوئی ہے۔ اور ہیلی کاپٹر پر فائرنگ ہو رہی ہے "۔۔۔ جولیا نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ یہ یقیناً تنویر اور اس کے ساتھیوں کی کارروائی ہوگی۔ انہوں نے مرکز پر قبضہ کر لیا اور دیکھا سے پوچھ گچھ کے لئے اُسے لٹکا دیا ہوگا۔ لیکن اب ہیلی کاپٹر پر سیکرٹ سروس کا نشان دیکھ کر انہوں نے فائر کھول دیا ہوگا "۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے ہیلی کاپٹر کو کافی دور لے جا کر نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر کو ایک مناسب جگہ پر اتار چکا تھا اور پھر وہ اچھل کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا ایک اونچی چٹان پر چڑھنے لگا۔

" یہ کیا کر رہے ہو۔ وہ فائر کھول دیں گے "۔۔۔ جولیا نے نیچے اترتے ہوئے چیخ کر کہا۔ لیکن عمران اُسی رفتار سے اوپر چڑھتا گیا اور پھر چٹان پر چڑھ کر اس نے دو انگلیاں منہ میں ڈالیں اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے تیز سیٹی کی آواز نکلی جو پہاڑیوں میں گونجتی چلی گئی۔ وہ رک رک کر اور مخصوص انداز میں سیٹی بجا رہا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی حیرت سے اس کا یہ نیا انداز دیکھ اور سُن رہے تھے۔ چند لمحوں بعد دور سے اُسی طرح کی سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور پھر رک رک کر بار بار سنائی دینے لگی اور عمران جواب خاموش ہو کر یہ آوازیں سن رہا تھا تیزی سے واپس اترنے

لگا۔

" یہ تنویر اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ آؤ ادھر چلیں "۔۔۔ عمران نے نیچے اترنے کے بعد کہا۔ اور ایک بار پھر وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر ان پر فائرنگ ہوئی تھی۔

" یہ کوئی نیا کوڈ تھا "۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں تم اسے لوفرانہ کوڈ کہہ سکتے ہو۔ یہ تنویر اور میرا مخصوص کوڈ ہے۔ اس طرح ہم کسی خوب صورت لڑکی کو دیکھ کر سیٹی بجا بجا کر دوسرے کو پیغام دیتے ہیں کہ تم درمیان سے ہٹ جاؤ۔ کیس سمجھے "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو تم دونوں لڑکیوں کو دیکھ کر اسی طرح سیٹیاں بجاتے رہتے ہو "۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" ہم نے تو آج تک بڑی کوشش کی کہ سیٹی پر کوئی سدھ جائے لیکن سدھنا تو ایک طرف کوئی لڑکی سیٹی کی آواز سُن کر رکتی ہی نہیں۔ اس لئے بس سیٹیاں ہی بجاتے رہ جاتے ہیں۔ حاصل وصول کچھ بھی نہیں ہوتا "۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر اس جگہ اتارنا شروع کر دیا جدھر پہلے سے ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اور ابھی وہ ہیلی کاپٹر سے اترے ہی تھے کہ یک لخت ایک چٹان کے پیچھے سے شاگل ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اچھل کر ان کے سامنے آگیا۔ اور وہ سب اس طرح حیرت سے اپنے سامنے کھڑے شاگل کو دیکھنے لگے۔ جیسے انہیں

www.urdukorner.com

اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ وہ تنویر
اس کے ساتھیوں کی بجائے اپنے سامنے شاگل کو کھڑا دیکھیں گے۔

ریکھا آنکھیں بند کئے انتہائی بے بسی کے عالم میں
لٹکی ہوئی تھی۔ کہ اس نے قدموں کی آواز سن کر ایک بار پھر آنکھیں کھول
دیں۔ شاگل ایک بار پھر غار سے نکل کر اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"پرائم منسٹر سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ وہ کسی اہم اور خفیہ میٹنگ
مصروف ہیں۔ لیکن بہرحال ہو جائے گا" ——— شاگل نے قریب آ
طنزیہ لہجے میں کہا۔

"پلیز شاگل۔ مجھے معاف کر دو۔ مت بلاؤ میرے والد اور پرائم منسٹر
پلیز میں تمہاری منت کرتی ہوں۔ میں کھلے دل سے اعتراف کرتی ہوں
کہ تم مجھ سے زیادہ عقلمند اور زیادہ تجربہ کار ہو۔ یہ واقعی میری انتہائی
حماقت تھی کہ میں نے تمہاری ذہانت کی قدر نہیں کی" ——— ریکھا نے

انتہائی ملتجیانہ لہجے میں کہا۔

"مادام ریکھا ذہانت کے ساتھ ساتھ جب پرائم منسٹر یہاں آئیں
گے تو وہ یہ بھی چیک کریں گے کہ تمہاری غفلت اور لاپرواہی کی وجہ
سے سارتو پہاڑی پر موجود لیبارٹری کا وجود کس طرح خطرے میں پڑ گیا
تھا" ——— شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ ریکھا کوئی جواب دیتی اچانک کسی نے چیخ کر
شاگل کو بلایا اور شاگل یہ آواز سنتے ہی چیخ کر مڑا اور دوڑتا ہوا غار کی
طرف جانے لگا۔ ریکھا حیرت سے اُسے اس طرح جاتے دیکھتی رہی۔
اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ بلانے والا یقیناً شاگل کا کوئی ساتھی ہی ہو گا۔
کیونکہ ظاہر ہے شاگل اکیلا تو یہاں نہ آیا ہو گا۔ لیکن جس انداز میں شاگل
کو بلایا گیا تھا اور جس طرح وہ دوڑتا ہوا گیا تھا اس کی وجہ سے ریکھا
کو حیرت ہوئی تھی۔ شاگل چند لمحے غار میں رہا۔ اور دوسرے لمحے وہ
مشین گن اٹھائے تیزی سے غار سے نکلا اور دوڑتا ہوا دائیں طرف
ایک بڑی چٹان کے پیچھے غائب ہو گیا۔ ریکھا ایک بار پھر چونک پڑی
اور پھر اچانک اس کی نظریں آسمان پر اڑتے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر
پر پڑیں۔ جس پر سیکرٹ سروس کا واضح نشان نظر آ رہا تھا۔ مگر
دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ سنائی دی۔ اور تقریباً
اُسی چٹان کے پیچھے سے شعلے آسمان کی طرف لپکے جس طرف شاگل
گیا تھا۔ لیکن ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے انتہائی حیرت انگیز انداز
میں ہیلی کاپٹر کو گھمایا اور پھر افقی انداز میں اُسے اوپر اٹھاتا چلا گیا۔
اور پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر مشین گن کی رینج سے باہر ہو گیا۔ ریکھا

www.urdukorner.com

چونکہ الٹی لٹکی ہوئی تھی اس لئے وہ بڑی مشکل سے سر اٹھا کر یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھ رہی تھی۔ ہیلی کاپٹر اب اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

"یہ — یہ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر پر فائر کر رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب" —— ریکھا نے حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد شاگل اس چٹان کے پیچھے سے نمودار ہوا اور ایک بار پھر دوڑتا ہوا اس غار کے اندر جا کر غائب ہو گیا۔

"یہ ہو کیا رہا ہے" —— ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر حیرت سے جھٹکا کھا گئی۔ کیونکہ اس نے غار میں سے شاگل کے ساتھ ساتھ تین مردوں اور ایک مقامی عورت کو باہر آتے ہوئے دیکھا اور ان تین مردوں کو دیکھتے ہی اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ یہ تینوں وہی پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ جنہیں اس نے زندہ جلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ وہ پانچوں تیزی سے قدم اٹھاتے ایک طرف چٹانوں کی طرف دوڑتے ہوئے اس کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ شاگل ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل گیا ہے غداری کر رہا ہے کافرستان سے۔ اوہ اوہ" —— ریکھا کے ذہن میں واقعی دھماکے ہونے لگ گئے تھے۔ اسے الٹا لٹکے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ اس لئے اسے اپنا جسم سن اور ذہن ماؤف سا ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس پر شاگل اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو اکٹھا دیکھ کر تو رہی سہی کسر بھی پوری ہو گئی۔

"ڈیم یہ بیڈ۔ مجھے اب ہر صورت میں آزاد ہونا چاہئے" —— ریکھا نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے ہاتھ اس کی پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ اس لئے وہ سوائے جھولنے کے اور کچھ بھی نہ کر سکتی تھی۔ اس نے دونوں پاؤں رسیوں میں سے نکالنے کے لئے انہیں حرکت دینے کی کوشش کی۔ لیکن پنڈلیوں پر بندھی ہوئی رسی نے شاید خون کا دوران ہی پیروں کی طرف جانے سے روک دیا تھا کہ وہ باوجود کوشش کے اپنے پیروں کو ذرا سی حرکت ہی نہ دے سکی تھی۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں دور سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ اور وہ ایک بار پھر چونک پڑی۔ سیٹی کی آواز رک رک کر اور ایک مخصوص وقفے سے آ رہی تھی۔

"یہ کون سیٹیاں بجا رہا ہے۔ آخر یہاں ہو کیا رہا ہے۔ یہ آخر میں کس طلسم میں پھنس گئی ہوں۔ نئے سے نیا کام ہو رہا ہے" —— ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اسے قریب سے سیٹی کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز بھی اسی طرح رک رک کر اور ایک مخصوص وقفے سے آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد آوازیں آنی بند ہو گئیں۔ اور ہر طرف خاموشی سی چھا گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد اس کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس طرف سے آ رہی تھی جدھر اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اس کے دو ہی مطلب ہو سکتے تھے کہ یا تو اس کا ہیلی کاپٹر اڑایا جا رہا تھا۔ یا وہ دوسرا سیکرٹ سروس والا ہیلی کاپٹر وہاں اتر رہا تھا وہ ہونٹ بھینچے خاموش صرف گردن گھما کر ادھر دیکھنے کی کوشش کرتی رہی۔ اب ہیلی کاپٹر کے صرف پنکھے چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اور کوئی آواز نہ تھی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسے دور سے ایک اونچی آواز سنائی دی۔

اور اس کے جسم کو بے اختیار زوردار جھٹکا لگا۔ یہ آواز علی عمران کی تھی۔

"مجھے افسوس ہے چوہان۔ میں سمجھتا تھا کہ تمہیں میک اپ کرنا آتا ہے۔ لیکن تم نے جس گھٹیا انداز میں شاگل کا میک اپ کیا ہے۔ اس سے مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے"۔۔۔۔ اور ریکھا کے ذہن میں جیسے یہ فقرہ پڑا۔ اس کا ذہن جیسے دھماکے سے پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس نے اتنی سختی سے اپنے ہونٹ کاٹے کہ اُسے ہونٹوں پر خون کا ذائقہ محسوس ہونے لگ گیا۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ شاگل نہ تھا۔ پاکیشیائی ایجنٹ تھا۔ شاگل کے روپ میں"۔۔۔۔ ریکھا نے انتہائی مایوسانہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

پھر باتوں کی آوازیں اس طرح سنائی دینے لگیں جیسے بہت سے لوگ بیک وقت بول رہے ہوں۔ لیکن الفاظ واضح نہ تھے۔ اب تک ریکھا کے ذہن میں امید کی ایک ہلکی سی کرن موجود تھی کہ شاگل اُسے صرف تنگ کر رہا ہے۔ آخر کار وہ اُسے کھول دے گا۔ لیکن اب اس انکشاف کے بعد کہ یہ شاگل کی بجائے پاکیشیائی ایجنٹ ہے۔ اس کی تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ اب اُسے اپنی یقینی موت آنکھوں کے سامنے نظر آنے لگی تھی۔ باتوں کی آوازیں اب قریب آتی جا رہی تھیں اور پھر اس نے شاگل اور اس کے چار ساتھیوں کے ساتھ ساتھ پانچ اور افراد کو بھی اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے دو دیوزاد قد و قامت کے تھے۔ وہ سب مقامی تھے۔

"یہ کیا کیا تم نے۔ اسے الٹا کیوں لٹکا رکھا ہے"۔۔۔۔ ایک نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں دوسروں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس کی آواز سنتے ہی ریکھا پہچان گئی کہ یہ علی عمران ہے۔

"یہ انتہائی بے رحم اور سفاک عورت ہے۔ اس نے ایک انسان کو واقعی زندہ جلا دیا اور ہمیں بھی زندہ جلانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اسے یہی سزا ملے گی۔ اس پر پیٹرول چھڑک کر اسے زندہ جلا دیا جائے گا"۔۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے پاکیشیائی ایجنٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ کیا تم اب اخلاقی طور پر اس قدر گھٹیا ہو گئے ہو کہ ایک عورت کے ساتھ اس قدر گھٹیا سلوک کرنے پر تل گئے ہو۔ اتارو اسے نیچے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سنو۔ میں اس گروپ کا انچارج ہوں۔ سمجھے۔ یہاں جو کچھ بھی ہو گا میرے حکم سے ہو گا۔ تم میرے اختیارات میں مداخلت نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ اُسی آدمی نے عمران سے بھی زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"تنویر۔ کیا تم واقعی اخلاقی طور پر اس حد تک گر گئے ہو۔ میں حکم دیتی ہوں کہ اسے نیچے اتارا جائے۔ دشمنی اور اختلافات اپنی جگہ۔ لیکن میں اس حد تک غیر اخلاقی حرکت کی اجازت نہیں دے سکتی"۔۔۔۔ عمران کے ساتھ آنے والی مقامی عورت نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا اس اور وہ آدمی جسے تنویر کہا گیا تھا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ایک دیوزاد آدمی نے اُسے ہاتھوں پر سنبھالا اور اسے اس طرح دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں۔

"اس کے پیروں اور ہاتھوں کی رسیاں بھی کھول دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر اس کے پیروں اور

www.urdukorner.com

عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کی رسیاں بھی کھول دیں۔ اور ب…
اٹھا کر وہ سب غار کی طرف چل پڑے۔

"مجھے اتار دو۔ میں اب چل سکتی ہوں" ۔۔۔ ریکھا نے اس د… سے کہا اور اس نے اُسے نیچے اتار دیا۔ ایک لمحے کے لئے تو ا… قدم لڑکھڑائے۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا… میں داخل ہو کر اس کے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔ غار میں موجود تما… مشینری تباہ کر دی گئی تھی۔

"ہاں تو مس ریکھا۔ اب تم یہ بتا دو کہ تمہارے اور مرکز کہاں کہا… ہیں" ۔۔۔ عمران نے غار میں داخل ہوتے ہی ریکھا سے مخاطب ہو…

"اب بتانے کا کیا فائدہ۔ تمہیں روکنے کے لئے میں نے یہ … قائم کئے تھے۔ لیکن ان مراکز کے باوجود تم صحیح سلامت یہاں تک … جانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ اور ویسے بھی اب میرا رابطہ ان سے … ہو سکتا۔ کیونکہ تمہارے ساتھیوں نے تمام مشینری تباہ کر دی…" ریکھا نے ایک طرف زمین پر ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ مسلسل اٹھا… کی وجہ سے وہ بُری طرح تھک گئی تھی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس کے نشان والا… کا بیٹر کام دکھا گیا۔ مجھے شاگل نے بتایا تھا کہ ساراتو پہاڑی کی حفا… کے لئے ایک ہوائی اڈہ قائم کیا گیا ہے۔ میں نے بڑی کوشش… کہ لیبارٹری تباہ کرنے سے پہلے اُسے ڈھونڈھ نکالوں۔ لیکن مجھے کہیں نظر نہیں آیا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گگ ۔۔۔ گگ ۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے لیبارٹری تباہ کر…

…ے" ۔۔۔ ریکھا نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا دماغ عمران کی یہ بات سن کر ہی بھک سے اڑ گیا تھا۔

"وہاں سے فارغ ہو کر ہی تو یہاں آیا ہوں۔ اور شکر کرو کہ وقت پر پہنچ گیا ہوں۔ ورنہ تو یہ جس طرح تم پر غصہ کھائے ہوئے تھا اس نے لازماً تمہیں زندہ جلا دینا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے۔ ٹوچی اڈہ تباہ کئے بغیر تو تم لیبارٹری تک پہنچ ہی نہ سکتے تھے۔ اور لیبارٹری تو قطعی طور پر بم پروف ہے۔ اُسے تو کسی صورت تباہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ بلف کر رہے ہو" ۔۔۔ مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھا جوہان۔ تم خواہ مخواہ شاگل کی اداکاری کے چکر میں پڑے رہے۔ اصل میں تمہیں تجربہ ہی نہیں کہ کسی عورت سے کوئی راز کیسے اگلوایا جاتا ہے۔ اب دیکھو مادام ریکھا نے کس طرح یہ اطمینان سے بتا دیا ہے کہ اڈہ ٹوچی نامی پہاڑی پر قائم کیا گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ لیبارٹری کو مکمل طور پر بم پروف بنایا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ عورتوں سے راز اگلوانے کا تجربہ کیسے حاصل ہو گیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔

"اس معاملے میں میری استاد بوڑھی اور ادھیڑ عمر عورتیں ہیں۔ وہ بڑی آسانی سے دوسری عورتوں سے راز اگلوالیتی ہیں کہ آدمی کو حیرت ہوتی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"عورتیں اگلوا لیتی ہوں گی تم تو عورت نہیں ہو"—— جولیا ن
طرح سخت لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں بھی تو وہ نسخہ بتایئے"—— صفدر نے مسکر
ہوئے کہا۔

"بڑا آسان سا نسخہ ہے۔ یہ بوڑھی عورتیں کیا کرتی ہیں کہ جس س
کوئی بات پوچھنی ہو۔ اس کے سامنے اس بات سے بھی آگے کی با
کر دی۔ نتیجہ یہ کہ وہ عورت فوراً اس بات کی تردید کرنے کی غرض
اصل بات آؤٹ کر دیتی ہے۔ اور اُسے احساس تک نہیں ہوتا۔
ہاں اسے آگے لگ کر بات کرنا کہتے ہیں۔ اب دیکھو میں نے ریکھ
صرف اتنا کہا ہے کہ میں نے لیبارٹری تباہ بھی کر دی ہے۔ لیکن
اڈہ مجھے نظر نہیں آیا۔ ظاہر ہے یہ آگے کی بات تھی۔ چنانچہ ریکھا
فوراً جواب دیا۔ کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ٹوچی اڈہ تباہ کیے بغیر لیبارٹر
تباہ ہو جائے۔ اور پھر وہ بھی مکمل طور پر بم پروف۔ اس طرح یہ بات
سامنے آگئی ناں۔ ورنہ تم چاہے اسے زندہ بھی جلا دیتے یہ اصل
بات سامنے نہ لاتی"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا
بُری طرح ہونٹ چبانے شروع کر دیئے۔ واقعی اس سے حماقت ہو
گئی تھی۔ اس نے ٹوچی اڈہ کہہ کر اڈے کا محل وقوع بتا دیا تھا
اُسے اب اپنے آپ پر غصہ آرہا تھا کہ وہ ٹوچی اڈہ کہنے کی بجائے
صرف اڈہ بھی تو کہہ سکتی تھی۔ لیکن عمران نے بات ہی ایسی کی تھی
کہ بے اختیار اس کے منہ سے سب کچھ نکل گیا تھا۔

"تم جو چاہے کر لو تم لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے کبھی نہیں کر

سکتے"—— ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ تمہیں زندہ جلا کر ضائع کر دینا چاہتے تھے۔ لیکن میں تمہیں
ضائع نہیں کروں گا مادام ریکھا۔ بلکہ تم سے بھرپور فائدہ اٹھاؤں گا۔
لطف تو اس وقت ہی آتا ہے جب وہ لوگ جو کسی چیز کی حفاظت
کے لئے تعینات کئے گئے ہوں۔ وہی خود اپنے ہاتھوں سے اس چیز
کو تباہ کر دیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ چاہے تم میرے ساتھ جو سلوک بھی کرو۔
میں اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتی"—— ریکھا نے بڑے مضبوط
لہجے میں کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے۔ فی الحال اگر تم وعدہ کرو کہ کوئی شرارت کرنے
کی کوشش نہ کرو گی تو میں تمہیں اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں۔ ورنہ
دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ میں تمہیں تنویر اور اس کے ساتھیوں
کے حوالے کر دوں۔ اور خود آگے بڑھ جاؤں۔ اس کے بعد تنویر
اور اس کا گروپ تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ یہ ان کے
ساتھ تمہارے کئے گئے حسن سلوک پر مبنی ہے"—— عمران نے
یک لخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں کوئی شرارت نہ کروں گی"—— ریکھا نے
فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔ ویسے اُسے دل ہی دل میں اس
احمق عمران پر ہنسی بھی آ رہی تھی۔ جو اس سے صرف وعدہ لے کر مطمئن
ہو رہا تھا۔ وہ تو بس کوئی موقع تلاش کرنا چاہتی تھی۔ اس کے بعد
وہ ان سب کا کیا حشر کرے گی یہ تو وہی جانتی تھی۔ لیکن اس وقت

www.urdukorner.com

واقعی وہ بے بس ہو چکی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وعدہ کئے بغیر چارہ نہ تھا۔

" اور کے۔ جوانا۔ مادام ریکھا کو ساتھ والی غار میں لے جاؤ۔ تاکہ ہم ذرا آئندہ کی پلاننگ کر سکیں " ۔۔۔۔ عمران نے اس دیو زاد آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو اُسے اٹھا کر لے آیا تھا۔

" آؤ " ۔۔۔۔ جوانا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ریکھا خاموشی سے اس کے آگے آگے دہانے کی طرف چل پڑی۔ لیکن اندر سے اس کا دل مسرت کی وجہ سے بلیوں اچھلنے لگا تھا۔ کہ اُسے قدرت خود ہی ایک سنہری موقع مہیا کر رہی تھی۔ ساتھ والی غار میں ایک خفیہ سرنگ موجود تھی اور وہ آسانی سے اس سرنگ کی مدد سے اس جگہ جا نکلتی جہاں قریب ہی اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

" میں غار میں جاتی ہوں تم باہر ٹھہرنا۔ ورنہ تم اس طرح میرے سر پر چڑھے رہو تو مجھے الجھن ہو گی۔ ویسے تم بے شک اندر جا کر جائزہ لے لو۔ کہ کوئی ایسی چیز تو موجود نہیں ہے۔ جس سے میں تمہیں یا کسی کو نقصان پہنچا سکوں " ۔۔۔۔ چھوٹی غار کے دہانے پر پہنچ کر ریکھا نے اپنے پیچھے آنے والے دیو قامت جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ظاہر ہے میں چیک تو کر دوں گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر تمہارے ذہن میں کوئی حرکت کرنے کا خیال ہو تو اسے ذہن سے نکال دو۔ میں ایسے معاملات میں تنویر سے بھی زیادہ بے رحم واقع ہوا ہوں " ۔۔۔۔ اس آدمی جوانا نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ لیکن ریکھا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور غار کے اندر جا کر ایک طرف زمین

پر اس طرح لیٹ گئی جیسے بُری طرح تھک جانے کی وجہ سے وہ اب سونا چاہتی ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ لیکن پلکوں کی جھریوں سے وہ جوانا کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔ جو غار میں موجود مختلف چیزوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ لیکن ریکھا کو معلوم تھا کہ وہ خفیہ سرنگ کا دہانہ تلاش نہ کر سکے گا۔ کیونکہ اس نے اسے خود ہی پتھر سے بند کرایا تھا۔ اور وہ اب سرسری نظروں سے نظر نہ آ سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد جوانا خاموشی سے چلتا ہوا غار سے باہر نکل گیا۔ ریکھا چونکہ پہلے سے پلاننگ کر چکی تھی۔ اس لئے وہ جان بوجھ کر غار کے اندر ایسی جگہ لیٹی تھی جہاں سے غار کے اندر آئے بغیر اُسے دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ اور دہانہ بھی اُسی طرف کو تھا۔ وہ کچھ دیر تو اُسی طرح لیٹی رہی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جوانا کچھ دیر بعد دوبارہ اندر ضرور جھانکے گا۔ کیونکہ انسانی نفسیات بھی یہی تھی اور واقعی دس منٹ بعد جوانا اچانک اندر آیا۔ لیکن ریکھا اُسی طرح آنکھیں بند کئے پہلو کے بل لیٹی ہوئی تھی۔ چنانچہ چند لمحے رک کر جوانا باہر چلا گیا اور ریکھا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور پھر بلی کی طرح انتہائی محتاط انداز میں چلتی ہوئی وہ اس سرنگ کے دہانے کے قریب پہنچ گئی۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی احتیاط سے پتھر ہٹایا اور پھر کسی سانپ کی طرح اس تنگ سی سرنگ کے اندر رینگتی چلی گئی۔ سرنگ خاصی تنگ تھی۔ لیکن بہرحال اتنا ضرور تھا کہ وہ آسانی سے اس کے اندر رینگ کر آگے بڑھ سکتی تھی۔ جب پہلی بار یہ سرنگ اس نے دیکھی تھی تو وہ خود ہی اسے کر اس کے دوسری طرف گئی تھی تاکہ اس غار کو اپنا مرکز بنانے سے پہلے اس بارے میں مکمل جائزہ

www.urdukorner.com

لے سکے۔ وہ خاصی تیزی سے رینگتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کی کہنیاں بُری طرح چھل گئیں۔ لیکن اس وقت مسئلہ اس کی جان بچانے کا تھا۔ اس لئے بغیر کسی چیز کی پرواہ کئے وہ آگے بڑھتی چلی ہی گئی۔ سرنگ آگے جاکر گھوم گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا اختتام ایک کھلی جگہ پر ہوا۔ اور ریکھا نے سرنگ کے دوسرے دہانے سے نکل کر ایک لمحے کے لئے کھڑے ہو کر زور زور سے سانس لئے۔ اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئی۔ جدھر اس کا ہیلی کاپٹر موجود تھا وہ اب یہی دعا کر رہی تھی کہ عمران نے وہاں اپنا کوئی ساتھی نہ کھڑا کر دیا ہو۔ لیکن وہاں پہنچ کر اس کا دل ایک بار پھر مسرت سے بلیوں اچھل پڑا۔ کہ وہاں کوئی پہرہ دار موجود نہ تھا۔ وہ زمین پر رینگ کر تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچی اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اس پر سوار ہو گئی۔ اب مسئلہ تھا اسے اڑانے کا۔ اُسے معلوم تھا کہ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پنکھے چلے۔ غار کے باہر موجود جوانا چونک پڑے گا۔ اور چونکہ فاصلہ کچھ زیادہ نہ تھا۔ اس لئے جب تک کہ انجن اپنی پوری طاقت پکڑے وہ آسانی سے یہاں تک پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک اور ترکیب استعمال کی۔ اس کے ہیلی کاپٹر میں ایسا نظام موجود تھا کہ رفتار کو یک لخت ڈبل کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے انجن سٹارٹ کرنے کے ساتھ ہی سوئچ دبا کر رفتار ڈبل کر دی۔ اور چند لمحوں میں انجن پوری رفتار پر آ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا اور پھر اُسے انتہائی رفتار سے اوپر اٹھاتی چلی گئی۔ کافی بلندی پر لے جا کر اس نے اُسے موڑا۔ اور پھر اُسی طرح ڈبل

رفتار پر اڑاتی ہوئی اپنے ایک اور مرکز کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چونکہ اس کی پوری توجہ ہیلی کاپٹر چلانے پر مبذول تھی۔ اس لئے وہ یہ نہ دیکھ سکی کہ جوانا اور عمران کا کیا ردعمل ہوا ہے۔ لیکن اب وہ پوری طرح مطمئن تھی۔ کہ وہ ان کے چنگل سے زندہ اور صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ گو اُسے معلوم تھا کہ دوسرا ہیلی کاپٹر وہاں موجود ہے۔ لیکن چونکہ اس کی رفتار ڈبل تھی۔ اس لئے جب تک وہ فضا میں بلند ہوتا وہ کافی فاصلہ طے کر سکتی تھی۔ اور ایک بار اپنے مرکز میں پہنچنے کے بعد وہ آسانی سے ان کا مقابلہ بھی کر سکتی تھی اس نے اب یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے دوسرے مرکز پر پہنچ کر اپنے ساتھیوں کی مدد سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو انہی پہاڑیوں میں اس طرح گھیرے گی کہ انہیں کہیں جائے پناہ ہی نہ مل سکے گی۔

www.urdukorner.com

شاگل کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ اس وقت کاشی کے ساتھ ٹوچی پہاڑی پر بنے ہوئے ایئر ڈیفنس اڈے میں موجود تھا ۔ سارے راستے اُسے عمران کا ہیلی کاپٹر نظر نہ آیا تھا اور راستے میں ٹرانسمیٹر پر بھی اڈے کے کمانڈر آتمارام نے اُسے یہی بتایا تھا کہ اور کوئی ہیلی کاپٹر ان کے راڈار پر نظر ہی نہیں آیا ۔ اور اب بھی اس کے سامنے موجود کمانڈر آتمارام کا یہی اصرار تھا کہ انہوں نے شاگل کی کال ملنے کے بعد مکمل چیکنگ کی ہے ۔ لیکن کوئی ہیلی کاپٹر اس طرف آیا ہی نہیں ۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ اگر وہ لوگ راستے میں کہیں اتر جاتے تب بھی ہیلی کاپٹر تو ہمیں دکھائی دے جاتا " ـــــ شاگل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ ہو سکتا ہے انہیں کسی طرح علم ہو گیا ہو کہ اڈے والے

ان کی تاڑ میں ہیں تو انہوں نے ہیلی کاپٹر کہیں اتار کر یا تو اُسے تباہ کر دیا ہو یا پتھروں سے ڈھک کر چھپا دیا ہو " ـــــ کاشی نے کہا ۔

" انہیں الہام تو نہیں ہو جاتا تھا ۔ وہ یقیناً کسی اور راستے سے نکل گئے ہیں ۔ اوہ اوہ ۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے ۔ وہ یقیناً پاور ایجنسی کی طرف نکل گئے ہوں گے ۔ ان کا ایک گروپ ادھر گیا تھا ۔ ہو سکتا ہے انہوں نے ٹرانسمیٹر کال دے کر کوئی ایسی بات کی ہو ۔ جس پر انہیں فوری طور پر ادھر جانا پڑ گیا ہو ۔ بس یہی ایک صورت ہے کہ وہ ٹوچی اڈے کے راڈار کی رینج میں نہ آ سکے ہوں ۔ لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ کمانڈر ۔ اب مجھے ریکھا سے بات کرنی پڑے گی" شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا ۔

" ابھی لے آتا ہوں جناب " ـــــ کمانڈر آتمارام نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس خیمے سے باہر نکل گیا ۔ یہاں ایک چھجے دار جگہ پر تین خیمے لگے ہوئے تھے ۔ جب کہ راڈار اور ایئر کرافٹ گنیں وغیرہ اوپر پہاڑی پر چاروں طرف فٹ کی گئی تھیں ۔ ایک بڑا خیمہ آپریشن روم تھا ۔ وہاں ایسی مشینری موجود تھی جس کی مدد سے وہ چوٹی پر لگی ہوئی تمام مشینری کو اس خیمے میں بیٹھے بیٹھے آپریٹ کر سکتے تھے ۔ تین جنگی ہیلی کاپٹر ایک سائیڈ پر موجود تھے ۔ ان میں پائلٹ ہر وقت موجود رہتے تھے ۔ ایک خیمہ کمانڈر آتمارام کے لئے مخصوص تھا ۔ جب کہ دوسرے بڑے خیمے میں اڈے میں موجود دوسرے لوگ سوتے تھے ۔ چونکہ یہاں شفٹوں میں کام ہوتا تھا ۔ اس لئے خیمے میں زیادہ بھیڑ نہ ہو سکتی تھی ۔ اور سب اپنی اپنی شفٹ میں آرام کر سکتے تھے ۔ شاگل

www.urdukorner.com

اور کاشی کمانڈر آمارام کے خیمے میں فولڈنگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ ان کے ساتھ آنے والے سیکرٹ سروس کے چار مسلح افراد کو شاگل وہیں ہیلی کاپٹر میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ چند لمحوں بعد کمانڈر آمارام ایک مخصوص ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اور اس نے ٹرانسمیٹر درمیانی فولڈنگ میز پر رکھ دیا اور خود تیسری کرسی پر کاشی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ شاگل نے اس پر مادام ریکھا کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ مادام ریکھا اوور"۔۔۔۔ بار بار بٹن پریس کر کے اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ریکھا اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد مادام ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"مادام ریکھا۔ میں ٹوجی اڈے سے بول رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی تمہاری طرف تو نہیں پہنچے۔ اوور"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"مسٹر شاگل۔ تمہاری کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے۔ تمہاری وجہ سے میرے دو انتہائی قیمتی اڈے بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ اور مجھے بھی انتہائی مشکل سے اپنی جان بچا کر یہاں دوسرے مرکز پر آنا پڑا ہے۔ اور یہ سب کچھ صرف اور صرف تمہاری ناقص اور مایوس کن کارکردگی کی وجہ سے ہوا ہے اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے مادام ریکھا نے انتہائی غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ تم کیا کر رہی ہو اور کیا نہیں۔

اس سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اوور"۔۔۔۔ شاگل نے بھی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیسے تعلق نہیں ہے۔ تم سے عمران سنبھالا نہیں جا سکتا تھا۔ تو پہلے بتا دینا تھا۔ وہ تمہیں چکر دیتا ہوا آخرکار مجھ تک پہنچ گیا۔ مجھے چونکہ اعتماد تھا کہ تم اسے کور کر لو گے اس لئے اس کی اچانک آمد کی وجہ سے میرا بے حد نقصان ہو گیا۔ لیکن اب بہرحال میں اسے زندہ بچ کر نہ جانے دوں گی۔ کسی صورت میں بھی اور کسی قیمت پر بھی اوور"۔۔۔۔ مادام ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو میرا خیال درست نکلا کہ عمران بجائے سارتو پہاڑی کی طرف جانے کے تمہاری طرف پہنچ گیا۔ اس کے وہ ساتھی جو پہلے گروپ کی صورت میں تمہاری طرف آئے تھے اور جن کی میں نے تمہیں اطلاع بھی دی تھی ان کا کیا ہوا ہے اوور"۔۔۔۔ شاگل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں تمہیں رپورٹ دینے کی پابند نہیں ہوں اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اس لڑکی کو ضرورت سے زیادہ غلط فہمی ہو گئی ہے۔ اب مجھے اس کے دماغ کے کیڑے بھی جھاڑنے ہی پڑیں گے"۔۔۔۔ شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کمانڈر آمارام کے سامنے ریکھا نے جو رویہ اختیار کیا تھا اس نے شاگل کے دل میں آگ لگا دی تھی۔

www.urdukorner.com

"اب کیا حکم ہے جناب" ـــــ کمانڈر آتمارام نے کہا۔

"تم اسی طرح چوکنے رہو۔ میں اب اپنے ساتھیوں سمیت سارتو پہاڑی کے دامن میں اس طرف کو کیمپ لگاؤں گا جس طرف پاور ایجنسی کے مراکز ہیں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران اس ریکھا کے بس کا روگ نہیں ہے۔ وہ اسے ختم کر کے لازماً اُسی طرف سے لیبارٹری تک پہنچے گا۔ اور وہاں میں اس کے استقبال کے لئے موجود ہوں گا" ـــــ شاگل نے کہا۔ اور کمانڈر آتمارام اثبات میں سر ہلا کر خیمے سے باہر نکل گیا۔

"لیکن باس۔ ہو سکتا ہے وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر براہِ راست لیبارٹری پر ہی پہنچ جائیں اور ہم نیچے ان کا انتظار ہی کرتے رہیں" کاشی نے کہا۔

"نانسنس۔ کبھی تو عقل کی بات کیا کرو۔ ہیلی کاپٹر جیسے ہی لیبارٹری پر پہنچے گا وہ ٹوچی اڈے کے راڈار میں آجائے گا۔ اور پھر یہاں موجود آٹومیٹک ایئر کرافٹ گنیں ایک لمحے میں ہیلی کاپٹر کے پرزے اڑا دیں گی۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر پہلے عمران کو اس ٹوچی اڈے کا علم نہ ہو گا تو اب اس ریکھا سے ضرور ہو گیا ہو گا۔ وہ دوسروں سے اپنے مطلب کی باتیں اگلوا لینے کا ماہر ہے" ـــــ شاگل نے کہا۔

"اوہ باس۔ پھر تو وہ پہلے اس اڈے کو تباہ کرنے کی سوچے گا۔ وہ پہلے یہاں آئے گا" ـــــ کاشی نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ وہ ایسے فضول کاموں میں وقت ضائع نہیں کیا کرتا۔

ٹوچی اڈہ صرف ہوا میں اڑنے والے ہیلی کاپٹروں اور جہازوں کو چیک کر سکتا ہے۔ زمین پر اور چٹانوں کی اوٹ میں چلنے والے انسان اس کی پہنچ سے باہر ہیں۔ اس لئے اُسے اڈے کے بارے میں جیسے ہی معلوم ہو گا وہ ایسی پلاننگ بنائے گا کہ جس سے وہ اڈے کی چیکنگ سے بچ کر لیبارٹری تک پہنچ سکے اور اب چونکہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سارتو پہاڑی کی شمالی سمت میں موجود ہیں۔ اس لئے وہ ادھر سے ہی آئیں گے اور ہم وہاں پہلے سے ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے" ـــــ شاگل نے جواب میں پوری تقریر کر ڈالی۔

"باس اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک تجویز پیش کروں"۔ کاشی نے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تجویز ـــــ کیسی تجویز۔ کھل کر بات کرو" ـــــ شاگل نے چونک کر کہا۔

"باس۔ کیوں نہ ہم ایئر ہیڈ کوارٹر سے ماؤنٹن ڈیو چیکنگ اینڈ فائرنگ سسٹم منگوا کر اُسے سارتو پہاڑی کی شمالی سمت کسی مناسب جگہ پر نصب کر دیں۔ اس طرح ہمیں وہاں جانے اور ان سے لڑنے کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ ہم یہیں رہ کر ہی ان کو نہ صرف آسانی سے چیک کر لیں گے بلکہ ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن سکیں گے اور ان پر فائر بھی کر سکیں گے اور انہیں چونکہ اس کا سرے سے علم ہی نہ ہو گا اور نہ ہی وہ اس تک پہنچ سکیں گے۔ اس لئے وہ یقینی موت سے دوچار ہو جائیں گے" ـــــ

www.urdukorner.com

کاشی نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم ایم۔ڈی۔سی ڈیو سسٹم کی بات کر رہی ہو۔اوہ اوہ۔میں نے اس کے متعلق سنا ہوا تو ہے۔کہ اس جدید سسٹم سے کسی بھی پہاڑی کو ناقابل عبور بنایا جا سکتا ہے۔فوج میں ماؤنٹین ڈویژن اسے استعمال کرتا ہے۔کیا تم اس کی تفصیلات جانتی ہو"۔۔۔ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔میں نے تو اس کی باقاعدہ ایکریمیا جا کر ٹریننگ لی ہوئی ہے۔یہ ایک جدید ترین دفاعی سسٹم ہے۔یہ ٹی۔وی کے ڈش انٹینا کی طرح کا ہوتا ہے۔جس کے اندر انتہائی دور مار دس ریوالونگ گنیں نصب ہوتی ہیں۔جو کمپیوٹر کنٹرولڈ ہوتی ہیں اور ان کی مار تقریباً چار کلومیٹر تک ہوتی ہے اور اس میں ایسے نصب ہوتے ہیں جو آوازوں کی لہروں کو جذب کر لیتے ہیں۔یہ وائرلیس کنٹرول چارجر سے چلتا ہے۔آپ اگر اسے لیبارٹری کے نیچے کسی بھی چٹان پر اس طرح فٹ کر دیں کہ گھومتی ہوئی گنیں نیچے گہرائی تک مار کر سکیں تو وہ سارا علاقہ آسمان سمیت چار کلومیٹر کے فاصلے تک اس کی رینج میں آجائے گا۔اس کے ریسیونگ سیٹ پر موجود سکرین پر ہم اس کی رینج کو یہاں بیٹھے چیک کرتے رہیں گے اور ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن سکیں گے۔پھر جب ہم چاہیں گے ہم کمپیوٹر کو فائر کرنے کا آرڈر دے دیں گے اور دوسرے لمحے چاہے وہ ایک ہزار افراد ہی کیوں نہ ہوں ایک لمحے میں ہلاک ہو جائیں گے۔اور اگر وہ ہیلی کاپٹر پر آئیں

گے۔تب ہی ان پر فائر کھولا جا سکتا ہے اور چونکہ یہ انتہائی بلندی پر نصب ہوگا اس لئے نیچے سے نہ اسے دیکھا جا سکے گا اور نہ اس پر فائر کیا جا سکے گا"۔۔۔ کاشی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ کاشی ویری گڈ۔یہ واقعی فول پروف انتظام ہے۔میں ابھی اسے منگواتا ہوں اور پھر ہیلی کاپٹر پر جا کر ہم اسے کسی مناسب جگہ پر فٹ بھی کر دیں گے۔پھر میں دیکھوں گا یہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح بچ کر لیبارٹری تک پہنچتے ہیں۔ادھر ٹوچی اڈہ اور ادھر یہ حفاظتی آلہ۔دونوں مل کر عمران کے لئے موت کا جال ہی ثابت ہوں گے"۔۔۔ شاگل نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا خیمے سے باہر نکل گیا۔اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت اور یقینی کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

www.urdukorner.com

"ریکھا صرف تمہاری وجہ سے زندہ نکل جانے میں کامیاب ہوئی ہے" ——— تنویر نے عمران پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" چلو کوئی بات نہیں۔ کسی شریف آدمی کا گھر ہی بس جائے گا" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس کے دوسرے مراکز بھی موجود ہیں۔ وہ لازماً اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس آئے گی۔ اس لئے ہمیں فوراً یہاں سے ہٹ جانا چاہیئے" ——— جولیا نے کہا۔ وہ بھی تنویر سے آنکھیں چرا رہی تھی۔ کیونکہ تنویر تو عمران کے خلاف ڈٹ گیا تھا مگر جولیا نے عمران کی حمایت کر کے ریکھا کو رہائی دلائی تھی۔ جوانا بھی ایک طرف ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر کے پنکھے چلنے کی آواز سن کر اس کی طرف بھاگا ضرور تھا۔ لیکن جب تک وہ وہاں پہنچا ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر

عمران اور دوسرے لوگ بھی غار سے باہر آگئے تھے اور پھر جب وہ اس چھوٹی غار میں گئے، تب انہیں پتہ چلا کہ وہاں ایک پتلی سی خفیہ سرنگ بھی موجود تھی۔ جو اس سے پہلے نظر نہ آئی تھی۔ ریکھا اسی سرنگ کی مدد سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اور اب وہ دوبارہ اسی غار میں آ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

" اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ ہاں تو مس شوکی۔ آپ سارتو پہاڑی تک جانے کے اس خفیہ راستے کے متعلق بتا رہی تھیں" ——— عمران شوکی سے مخاطب ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر باہر جانے سے پہلے وہ شوکی کے ساتھ نقشہ پر جھکا اس راستے کے بارے میں تفصیلات پوچھ رہا تھا۔ جس کے متعلق شوکی نے دعویٰ کیا تھا کہ یہاں سے کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہ سارتو پہاڑی تک ان کو آسانی سے پہنچا سکتی ہے۔ عمران کو جب شوکی کے بارے میں تفصیلات کا پتہ چلا کہ شوکی اسی علاقے میں پلی بڑھی ہے اور یہاں کے راستوں سے بخوبی واقف ہے تو اس نے مسرت کا اظہار کیا تھا۔ شوکی بھی سمجھ گئی تھی۔ کہ عمران ہی اس سارے گینگ کا ڈنگ لیڈر ہے۔ اس لئے وہ بھی اس سے مکمل تعاون کر رہی تھی۔

" ہاں۔ یہ دیکھو یہاں سے ایک کریک دائیں طرف تقریباً چار کلو میٹر تک سیدھا چلا جاتا ہے۔ اس کے بعد ختم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اختتام سے پہلے ہی ایک بڑی سرنگ ہے۔ وہاں سے ہم آسانی سے درشن پہاڑی کے اندر تک پہنچ سکتے ہیں" ——— شوکی نے میز پر کھلے ہوئے نقشے پر انگلی سے نشان لگاتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی

www.urdukorner.com

خاموشی سے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہے تھے۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ان دونوں نے نقشے سے سر اٹھایا تو نقشے پر سرخ رنگ کی پنسل سے ایک لمبی لکیر ٹیڑھے میڑھے انداز میں لگی ہوئی اس طرح نظر آرہی تھی جیسے نقشے پر سرخ رنگ کے داغ چھوڑنے والا کوئی کیڑا رینگتا رہا ہو۔

"اب صرف مسئلہ اتنا رہ گیا ہے کہ مادام ریکھا کے دوسرے کیمپ کیا اسی راستے پر پڑتے ہیں یا اس سے ہٹ کر ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہ کیمپ اسی راستے پر ہی ہوں گے۔ کیونکہ یہ سمت پاور ایجنسی کے کنٹرول میں ہے۔ جب کہ دوسری سمت جس طرف سے ہم آئے ہیں ادھر شاگل کا کنٹرول ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر کیمپ ہوں بھی سہی تو ہم اس خفیہ راستے سے آسانی سے ان کی نظروں میں آئے بغیر نکل سکتے ہیں"۔۔۔۔ شوکی نے کہا۔

"محترمہ شوکی۔ یہ اس قدر طویل فاصلہ ہے کہ اگر ہم پیدل چلتے رہے تو یقیناً ہمیں سارتو پہاڑی تک پہنچتے پہنچتے ایک ہفتہ لگ جائے گا۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ اس ہیلی کاپٹر کو استعمال کیا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے اس ہیلی کاپٹر میں جایا جائے اس کے بعد آگے پیدل چل پڑیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ایک ہیلی کاپٹر میں ہم اتنے سارے افراد کیسے سوار ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو واپس میری بستی تک چلے چلیں۔ وہاں سے میں آسانی سے ایسے تیز رفتار خچروں کا بندوبست کر سکتی ہوں جو ہمیں جلد از جلد وہاں تک پہنچا دیں گے"۔۔۔۔ شوکی نے کہا۔

"لیکن سرنگوں میں خچر کیسے سفر کریں گے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور شوکی نے اس طرح سر ہلایا جیسے یہ بات واقعی اس کے ذہن میں پہلے نہ آئی ہو۔

"اس ریکھا کی وجہ سے شاگل کو یقیناً اس بات کا علم ہو گیا ہو گا۔ کہ ہم ادھر پہنچ گئے ہیں اور اب ادھر سے ہی سارتو پہاڑی تک پہنچیں گے۔ اس لئے وہ بھی یقیناً اپنے گروپ کو لے کر ہمیں ادھر ہی تلاش کرے گا۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ ہم کسی ایسی سمت سے آگے بڑھیں جو اس سے قطعی مختلف ہو"۔۔۔۔ عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"لیکن پھر تو ہمیں انتہائی طویل چکر کاٹنا پڑے گا۔ اس میں تو ہفتے تو چھوڑ کئی ماہ بھی لگ سکتے ہیں"۔۔۔۔ شوکی نے کہا۔

"سوچنے کی اصل بات یہ ہے کہ بفرض محال ہم سارتو پہاڑی تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو پھر ہم اس لیبارٹری کو کیسے تباہ کریں گے یہ لیبارٹری پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی ہے اور ہر طرف سے بند ہے۔ اور نیچے سے پہاڑی اس قدر دشوار گزار ہے کہ اوپر تک جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں اور پھر لیبارٹری بم پروف بھی ہے۔ اور اگر ہیلی کاپٹر پر جایا جائے تو پھر ہم یقیناً ان کے اڈے کی نظروں میں آ جائیں گے اور وہ ہمیں آسانی سے مار گرائیں گے"۔۔۔۔ چوہان

www.urdukorner.com

نے کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے چوہان ، اور پلاننگ میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی ایسی کمزوری بہرحال موجود ہوتی ہے جس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اور ابھی تو ہم نے صرف لیبارٹری کا نام ہی سنا ہے۔ اُسے دیکھا تو ہے نہیں۔ اس لئے اس بارے میں اس وقت سوچنا فضول رہے گا۔ اس وقت تو مسئلہ شاگل۔ ٹوچی اڈے اور مادام ریکھا کے مراکز سے بچ کر اور جلد از جلد سارتو پہاڑی تک پہنچنے کا درپیش ہے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب باتیں تم ہی سوچ سکتے ہو۔ انوکھی ترکیبیں سوچنا تمہارا ہی کام ہے۔ ورنہ ہمارے ذہن کے مطابق تو ہمیں مس شوکی کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑنا چاہیئے۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا" ــــ جولیا نے کہا۔

"او۔کے ٹھیک ہے۔ فی الحال یہاں سے تو روانہ ہوں۔ ہیلی کاپٹر ہمیں یہیں چھوڑنا ہوگا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے یہ ریکھا کے کسی مرکز کی رینج میں آجائے۔ اور ہمیں پتہ بھی نہ چل سکے۔ اور ریکھا نے ہیلی کاپٹر اڑانے میں ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ہچکچانا" ــــ عمران نے کہا۔ اور اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر دوسری غار میں موجود بند ڈبوں میں پیک کھانے پینے کے سامان کے علاوہ پانی کی بوتلیں اور ضروری اسلحہ لے لیا گیا۔ اور وہ سب اپنی اپنی پشت پر تھیلے باندھے اور ہاتھوں میں مشین گنیں لئے شوکی کی رہنمائی میں اس مرکز سے نکل کر سارتو پہاڑی کی

طرف روانہ ہو گئے۔

شوکی واقعی بہترین گائیڈ ثابت ہو رہی تھی۔ اور وہ مسلسل کھلے آسمان کے نیچے سے گزرنے کی بجائے سرنگوں اور کریکوں میں سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ جولیا اور شوکی کے درمیان گاڑھی چھننے لگ گئی تھی۔ اس لئے وہ دونوں سب سے آگے تھیں۔ جب کہ باقی ساتھی ان کے عقب میں تھے۔

"مبارک ہو چوہان۔ بس یہ مشن مکمل ہوتے ہی تمہارا بینڈ باجہ بجوا دیتے ہیں" ــــ عمران نے چوہان کے قریب پہنچ کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب پلیز۔ مجھے فی الحال بینڈ باجے بجوانے کا کوئی شوق نہیں ہے" ــــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے تو کیا اس وقت بینڈ باجہ بجواؤ گے جب بینڈ باجے کی آوازیں سننے سے ہی محروم ہو چکے ہو گے" ــــ عمران نے کہا۔ اور چوہان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پہلے آپ کا بینڈ باجہ بجے گا پھر ہی کسی اور کا نمبر آئے گا" ــــ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ آہستہ بولو۔ تنویر نے سن لیا تو وہ ابھی مشین گن سے باجہ بجانا شروع کر دے گا" ــــ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور چوہان ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ کس بات پر ہنسا جا رہا ہے" ــــ ان کے پیچھے آنے والے صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

www.urdukorner.com

"میں چوہان کو مبارک دے رہا تھا۔ کہ اس نے آخر کار تنگ آکر خود ہی اپنے بینڈ بلجے کا بندوبست کرلیا ہے۔ ورنہ وہ تمہارا چیف تو خود بھی شاید خود رو پودے کی طرح زمین سے پیدا ہوا ہے۔ اور اسی طرح اکیلا ہی زمین میں گھس جائے گا۔ نہ وہ خود اپنا بینڈ باجہ بجواتا ہے، اور نہ تم لوگوں گا" ــــ عمران نے کہا۔

"ہمارے بینڈ باجے تو ایک ہی صورت میں بج سکتے ہیں۔ کہ ہم سیکرٹ سروس چھوڑ دیں۔ اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پہلے ہی سیکرٹ سروس کتنی بڑی ہے کہ تم اُسے چھوڑنے کا سوچ رہے ہو۔ یار ملک کی آبادی کو دیکھو کتنی بڑھ گئی ہے۔ اور تمہارے چیف نے ابھی تک اپنی سروس میں ایک ممبر کا بھی اضافہ نہیں کیا۔ وہی چار درویش جو شروع سے چلے آرہے ہیں۔ وہی گھسٹ رہے ہیں" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ آبادی کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس میں بھی بھرتی جاری رہے" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھرتی ــــ ہونہہ۔ وہ بخیل نے تم لوگوں کو کس دل سے تنخواہ دیتا ہے۔ اس کا بس چلے تو الٹا تم سے رقم لے کر خزانے میں جمع کراتا رہے۔ ایک نمبر کنجوس ہے تمہارا چیف۔ پیسے پیسے پر جان دینے والا۔ وہ بھرتی کرے گا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور اس بار صفدر کے ساتھ ساتھ چوہان بھی ہنس پڑا۔

"آپ ہی اُسے کنجوس کہتے رہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ تو اس نے کبھی حساب ہی نہیں کیا" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"حساب تو جب کرے جب کچھ دے بھی سہی" ــــ عمران نے کہا اور وہ دونوں ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ہمیں تو ہماری ڈیمانڈ سے بھی زیادہ مل جاتا ہے" ــــ اس بار چوہان نے کہا۔

"خاک ملتا ہے۔ چند ہزار روپے تنخواہ۔ اتنی تنخواہ تو آج کل خاکروب بھی نہیں لیتا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو ہمارے اخراجات ہی کیا ہیں۔ فلیٹ۔ فون۔ گاڑی۔ پٹرول، خوراک، لباس سب کچھ تو فری ہے۔ تنخواہ تو بس بینک کے کھاتوں میں پڑی سڑتی رہتی ہے" ــــ صفدر نے کہا۔

"اس لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اُسے سڑنے سے بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خرچہ بڑھا لو۔ جیسے چوہان نے خرچہ بڑھانے کا سکوپ بنا لیا ہے۔ اس طرح سیکرٹ سروس کی آبادی بھی بڑھتی رہے گی۔ اور تمہاری تنخواہیں بھی سڑنے سے بچ جائیں گی" ــــ عمران نے کہا۔

"یہ نسخہ آپ کیوں استعمال نہیں کرتے" ــــ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو تیار ہوں۔ بس تنویر کو منا لو۔ کہ وہ بہن کی ڈولی دینے پر تیار ہو جائے" ــــ عمران نے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

www.urdukorner.com

" میرا نام کس سلسلے میں لیا جا رہا ہے" ——— پیچھے سے تنویر نے آگے بڑھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے کسی نیک کام کے لئے ہی لیا جا رہا ہو گا۔ بہن کی ڈولی دینا نیکی میں ہی شمار ہوتا ہے۔ کیوں صفدر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کس بہن کی بات کر رہے ہو" ——— تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ارے ہاں۔ اب تو دو ہو گئیں۔ شوکی بھی تو موجود ہے۔ چلو ڈبل نیکی کا سکوپ بن گیا" ——— عمران بھلا کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔

" بکواس مت کرو۔ تمہیں سوائے اس بھانڈپن کے اور آتا ہی کیا ہے" ——— تنویر نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

" ارے۔ مجھ میں کوئی کوالٹی ہوتی تو اب تک تم ہاتھ جوڑ کر مجھے سہرا باندھ چکے ہوتے" ——— عمران نے کہا۔ مگر تنویر اُسے کوئی جواب دیئے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا سب سے آگے چلنے والی شوکی اور جولیا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" ارے ارے۔ ابھی نہیں۔ مشن تو مکمل ہو جانے دو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے" ——— عمران نے کہا مگر تنویر سنی ان سنی کرتا ہوا آگے بڑھتا ہی چلا گیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ شوکی اور جولیا تک پہنچتا اچانک وہ دونوں تیزی سے مڑیں اور انہوں نے اس طرح ہاتھ اٹھائے جیسے

ان سب کو رکنے کا اشارہ کر رہی ہوں۔ اور وہ سب بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔

" آگے کچھ لوگ موجود ہیں" ——— شوکی نے تیزی سے واپس آتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ سرگوشیانہ تھا۔

" کتنا آگے" ——— عمران نے پوچھا۔

" اس کریک کا اختتام ایک چھوٹے سے درہ میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہم نے ایک اور سرنگ میں سفر کرنا ہے۔ اس درے کے باہر سے آوازیں آ رہی ہیں۔ یوں لگ رہا ہے جیسے آدمی وہاں موجود ہوں" ——— شوکی نے کہا اور پھر جولیا نے بھی اس کی بات کی تصدیق کر دی۔

" اوکے۔ محتاط ہو کر آگے بڑھو۔ اور درے کے قریب رک جاؤ۔ میں خود آگے جا کر جائزہ لوں گا" ——— عمران نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اب وہ انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ ہاتھوں میں موجود مشین گنیں فائرنگ کرنے کے لئے تیار تھیں۔ عمران درے کے قریب جا کر رک گیا۔ واقعی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دے رہی تھی۔ کوئی آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا۔

" مادام ریکھا نے خود تو سارتو پہاڑی کے دامن میں کیمپ لگا لیا ہے۔ مگر ہمیں یہاں چھوڑ گئی ہیں۔ میری سمجھ میں تو ان کا مقصد نہیں آیا"

" مادام کا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اگر اس راستے

www.urdukorner.com

پر آئے تو یہاں سے وہ مغرب کی طرف گھوم کر سارتو پہاڑی کے مغرب کی طرف جا سکتے ہیں۔ اور سارتو پہاڑی کی غربی طرف ہی ایسی جگہ ہے جہاں چیکنگ ممکن نہیں ہے۔ پہاڑی اس طرف سے انتہائی سیدھی اور افقی چٹانوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے اس نے ہمیں یہاں رکنے کا حکم دیا ہے" ـــــ دوسری آواز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر عمران اور اس کے ساتھی اس غربی سمت جا کر کیا کریں گے۔ کیا انہوں نے وہاں جا کر پکنک منانی ہے" پہلی آواز نے کہا

"میں نے بھی یہی سوال مادام سے کیا تھا۔ پتہ ہے مادام نے کیا جواب دیا ہے" ـــــ دوسری آواز سنائی دی۔

"تم بتاؤ گے تو معلوم ہو گا ویسے کیسے معلوم ہو جائے گا" ـــــ پہلے آدمی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مادام نے کہا ہے کہ عمران ناممکن کو ممکن بنا لینا جانتا ہے۔ اور مغربی طرف ایک ایسے غار کی نشاندہی ہو چکی ہے۔ جو کافی بلندی پر واقع ایک چٹان پر ہے۔ اگر عمران اس غار تک پہنچ گیا تو پھر وہ انتہائی خفیہ طریقے سے لیبارٹری تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ ویسے تو یہ غار اس قدر بلندی پر ہے کہ وہاں سوائے ہیلی کاپٹر کی مدد کے آدمی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ لیکن مادام کو پھر بھی خطرہ ہے" ـــــ دوسرے آدمی نے کہا۔

"تو پھر یہ عمران انسان کی بجائے کوئی پرندہ ہی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بغیر ہیلی کاپٹر کی مدد کے اڑتا ہوا اس غار تک پہنچ جائے۔

ویسے مادام پہلے اس عمران سے اس قدر خائف نہ تھیں جتنا اب خائف نظر آتی ہیں" ـــــ پہلی آواز نے کہا۔

"بہرحال وہ چیف ہیں۔ اس لئے ہم سے بہتر سمجھ سکتی ہیں۔ آؤ اب ذرا گھوم پھریں۔ کافی آرام کر لیا ہے" ـــــ دوسرے آدمی نے کہا۔ اور اُسی لمحے عمران نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔ اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر اس نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور درّے کی دوسری طرف نکل گیا۔

"خبردار" ـــــ عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ سب لوگ جب اس درے کی دوسری طرف آ گئے تو انہوں نے دو آدمیوں کو پہلو کے بل ایک چٹان پر پڑے تڑپتے ہوئے دیکھا۔ عمران جھک کر ان کی ایک طرف گری ہوئی مشین گنیں اکٹھی کر رہا تھا۔ وہ دونوں بری طرح تڑپنے کے ساتھ ساتھ کراہ رہے تھے۔ گولیوں کے سوراخ ان کے سینوں پر نظر آ رہے تھے۔ اور جب تک وہ سب ان کے قریب پہنچے وہ ساکت ہو چکے تھے۔

"یہ تو مر گئے ہیں" ـــــ صفدر نے قریب جا کر انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"خاصے طاقتور تھے۔ کہ دل پر گولیاں کھا کر اتنا تڑپ گئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کے دوسرے ساتھی بھی یہیں قریب ہی ہوں گے۔ یہ صرف دو آدمی اکیلے نہیں ہو سکتے" ـــــ چوہان نے کہا۔

www.urdukorner.com

"آدمی کیا پورا کیمپ ہوگا۔ بہرحال اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہمیں سارتو پہاڑی کے مغرب کی طرف ہی جانا ہے۔ یہ سمت کسی صورت محفوظ نہیں ہے۔ مادام دیکھا یقیناً وہاں ہمارے استقبال کے لئے پوری طرح تیار ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن مغربی طرف جانے کے لئے ہمیں طویل چکر کاٹنا پڑے گا" شوکی نے کہا۔

"مغربی طرف جانے والے راستے میں کہیں کوئی آبادی بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ایک بڑا قصبہ ہے۔ کشام نامی قصبہ ہے۔ وہ راستے میں آتا ہے"۔۔۔۔ شوکی نے جواب دیا۔

"وہاں سے خچر مل جائیں تو ہمارا سفر زیادہ تیز رفتاری سے طے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مل جائیں گے۔ میرا چچا وہاں رہتا ہے۔ وہ ہماری مدد خوشی سے کرے گا۔ بشرطیکہ ہم اُسے یہ بتائیں کہ ہم کافرستان حکومت کے آدمی ہیں"۔۔۔۔ شوکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہم ہیں۔ ہمیں تو خچر چاہئیں۔ لوگ تو گدھوں کے لئے باپ بدل لیتے ہیں۔ ہم ملک نہیں بدل سکتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور شوکی ہنس پڑی۔ اور تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

عمران کے اشارے پر باقی سب افراد اس کے پیچھے چل پڑے۔ چونکہ اب وہ سارتو پہاڑی کی طرف جانے والے راستے سے یکسر ہٹ چکے تھے۔ اس لئے اب انہیں چھپ کر جانے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

تقریباً تین گھنٹوں کے مسلسل اور تیز سفر کے بعد وہ کشام نامی قصبے کے قریب پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ کاشی نے انہیں وہیں روکا۔ اور اکیلی ہی قصبے کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ اپنے چچا سے مل کر حالات کا جائزہ لے سکے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کاشی واپس آتی دکھائی دی۔ تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر لیکن مضبوط جثے کا پہاڑی آدمی بھی تھا۔ شوکی نے دور سے اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے وہ کہہ رہی ہو کہ اس آدمی سے چھپنے کی ضرورت نہیں ہے۔

"یہ لڑکی ہمیں کہیں پھنسوا نہ دے"۔۔۔۔ چوہان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تو پتہ نہیں۔ بہرحال تمہیں تو اس نے پھنسا ہی لیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور چوہان بے اختیار جھینپ کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کاشی اس آدمی سمیت ان کے پاس پہنچ گئی۔

"یہ میرا چچا ٹھاکر راجندر سنگھ ہیں۔ اور چچا یہ کافرستان حکومت کے وہ لوگ ہیں جن کا ذکر میں نے آپ سے کیا ہے"۔۔۔۔ کاشی نے اپنے چچا کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کاشی نے بتایا ہے کہ تم لوگ سارتو پہاڑی پر جانا چاہتے ہو۔ اور وہاں ملک دشمنوں کا قبضہ ہے۔ اس پہاڑی پر جا کر تم کیا کرو گے۔ اور ملک دشمنوں نے وہاں کیوں قبضہ کر رکھا ہے وہ تو ویران اور بنجر پہاڑی ہے"۔۔۔۔ ٹھاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھاکر صاحب۔ حکومت نے پہاڑی کے اوپر ایک خفیہ لیبارٹری

www.urdukorner.com

قائم کی ہوئی تھی۔ اور دشمنوں نے اس لیبارٹری کا گھیراؤ کر رکھا ہے وہ
لیبارٹری کے اندر تو نہیں جا سکتے۔ لیکن کسی دوسرے کو بھی نہیں جانے
دے رہے۔ اور بظاہر انہوں نے کافرستانی آدمیوں کا روپ دھار
رکھا ہے۔ لیکن ہیں وہ ملک دشمن۔ چنانچہ حکومت نے یہ کام ہمیں سونپا
ہے۔ کہ ہم کسی طرح ان کی نظروں سے بچ کر اس لیبارٹری تک پہنچ
جائیں اور وہاں موجود ایک انتہائی اہم سائنسدان کو ان دشمنوں
کی نظروں سے بچا کر نکال لائیں۔ کیونکہ یہ لوگ اُسی سائنسدان
کو اغوا کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ٹھاکر کو ایک نئی کہانی
سناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یہ بات ہے۔ تو پھر میں تمہاری واقعی مدد کروں گا"۔۔۔۔
ٹھاکر نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

" لیکن چچا وہ ملک دشمن بے حد ہوشیار لوگ ہیں۔ انہیں کسی طرح
بھی ہمارے متعلق پتہ نہ لگنا چاہیئے"۔۔۔۔ شوکی نے کہا۔

" تم فکر نہ کرو شکنتلا بیٹی۔ میری ساری عمر ان پہاڑوں میں گزر
گئی ہے۔ میں اس سارتو پہاڑی کی چوٹی تک جانے کے ایسے ایسے
راستے جانتا ہوں کہ شاید وہاں رہنے والے جانور بھی نہ جانتے ہوں
گے۔ آؤ میرے ساتھ"۔۔۔۔ ٹھاکر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی ٹھاکر کے خاصے بڑے
مکان کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹھاکر نے انہیں خچر
مہیا کرنے کے وعدے کے ساتھ ساتھ یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ ان
کے ساتھ ایک ایسا آدمی بھی بھیجے گا جو انہیں انتہائی کم وقت میں

سارتو پہاڑی کی مغربی سمت پہاڑی کے دامن تک پہنچا دے گا۔

" آپ نے کہا تھا کہ آپ ایسے راستے جانتے ہیں۔ جن سے ہم
کسی کی نظروں میں آئے بغیر چوٹی تک پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن تم لوگ ان راستوں پر سفر نہ کر سکو گے وہ انتہائی
دشوار گزار ہیں۔ وہاں قدم قدم پر موت انسان پر جھپٹتی ہے اور
تمہارے ساتھ تو عورتیں بھی ہیں اور تم شہری لوگ ہو"۔۔۔۔ ٹھاکر
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" آپ ان راستوں کی نشاندہی نقشے پر کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔

" نقشے پر۔ نہیں۔ نقشے پر وہ راستے کہاں نظر آ سکتے ہیں۔ وہ تو صرف
ہم جیسے لوگوں کو علم ہو سکتا ہے۔ جن کی پوری عمر انہی پہاڑیوں میں
ہی گزر گئی ہو"۔۔۔۔ ٹھاکر نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہمیں بتایا گیا ہے کہ مغربی سمت کافی بلندی پر ایک غار
ہے جو پہاڑی کے اندر ہی اندر لیبارٹری تک پہنچ جاتا ہے"۔۔۔۔
عمران نے کہا۔

" ہاں ہے۔ ہم مقامی زبان میں اسے راسں ہور کا غار کہتے ہیں۔
راسں ہور ایک پہاڑی چیونٹی کا نام ہے۔ جو پہاڑ کے اندر راستہ
بنا کر چلتی ہے۔ لیکن وہ غار تو دامن سے کافی بلندی پر ہے۔ اور
پھر وہ اس قدر تنگ اور حبس زدہ ہے کہ اس کے اندر تو سفر
کرنا ہی انتہائی مشکل ہے۔ البتہ ایک اور غار ہے اس طرف۔

www.urdukorner.com

لیکن وہ کچھ دور جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ وہ کافی وسیع اور کشادہ غار ہے" ٹھاکر نے جواب دیا۔

"یہ راستہ موڑ غار کیا سیدھا اوپر جاتا ہے یا چکر لگاتا ہوا جاتا ہے اور اس میں ہوا کہاں سے داخل ہوتی ہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"راستہ موڑ غار قدرت کا ایک عجوبہ ہے۔ یہ پوری پہاڑی کے گرد باقاعدہ چکر کھاتا ہوا اوپر جاتا ہے۔ جیسے پہاڑی پر چڑھنے کے لئے چکردار راستے بنائے جاتے ہیں۔ جب یہ گھومتا ہوا پہاڑی کی سائیڈوں پر جاتا ہے تو وہاں سوراخوں میں سے ہوا اندر داخل ہوتی ہے"۔۔۔ ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ راستہ چوٹی پر جا کر نکلتا ہو گا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ چوٹی کے عین درمیان میں۔ لیکن اب تو تم کہہ رہے تھے کہ وہاں کوئی لیبارٹری بن چکی ہے۔ پھر تو یہ راستہ بند ہو چکا ہو گا"۔۔۔ ٹھاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک ملازم نما آدمی نے اندر آکر ٹھاکر سے کوئی بات کی تو ٹھاکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"خچر آگئے ہیں۔ لیکن میں نے آپ سب کے لئے کھانا تیار کرایا ہے۔ آپ کھانا کھا کر جائیں"۔۔۔ ٹھاکر نے کہا۔ اور پھر شوکی نے بھی اصرار کیا تو عمران مجبوراً کھانا تیار ہونے اور کھانے تک رکنے پر رضامند ہو گیا۔

کھانا اسی بڑے کمرے میں ہی دری پر بٹھا کر انہیں دیا گیا۔ کھانا

سادہ اور پہاڑی علاقے کی روایات کے مطابق تھا۔ اور ویسے بھی پہاڑوں میں مسلسل چل چل کر ان سب کا بھوک سے برا حال تھا۔ اس لئے ان سب نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ کھانے کے ساتھ لسی کے رنگ کا پہاڑی پانی انہیں پینے کے لئے دیا گیا۔ ٹھاکر کے مطابق یہ پانی اس قدر زود ہضم تھا کہ کھانا فوراً ہی ہضم ہو جاتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد وہ سب آگے سفر کے لئے تیار ہو رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا دماغ کسی لٹو کی طرح گھوما ہو۔ اس نے آنکھیں جھپکیں۔ لیکن دوسرے لمحے ذہن پہلے سے کہیں زیادہ تیز رفتاری سے گھوما۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ میرا دماغ کیوں گھوم رہا ہے"۔۔۔ اسی لمحے جولیا کی چیختی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی لیکن اس کے بعد اسے کسی بات کا احساس نہ رہا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا تیزی سے گھومتا ہوا ذہن کسی اندھے کنوئیں کی گہرائی میں اترتا چلا جا رہا ہو۔ اور چند لمحوں بعد یہ احساس بھی فنا ہو گیا۔

www.urdukorner.com

مادام ریکھا نے سارتو پہاڑی کی شمالی سمت میں ایک اونچی چٹان کے پیچھے موجود ایک بڑی سی غار میں اپنا نیا کیمپ بنایا تھا اس نے یہاں باقاعدہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں بھی نصب کر دی تھیں۔ اس کے ساتھ بارہ افراد تھے۔ کیونکہ اس نے باقی تمام کیمپ ختم کر دیئے تھے۔ اور وہ سب اکٹھے ہی یہاں آ گئے تھے۔ مادام ریکھا نے یہاں چیکنگ مشین نصب کرنے کی بجائے اپنے ساتھیوں کو پہاڑی پر پھیلا دیا تھا۔ تاکہ وہ دوربینوں کی مدد سے دور دور تک چٹانوں میں رینگتے ہوئے کسی کیڑے کی بھی نگرانی جاری رکھیں۔ اس کے پاس نائٹ ٹیلی سکوپس بھی کافی تعداد میں موجود تھیں۔ اس لئے اس نے رات کو بھی دو شفٹوں میں نگرانی کا حکم دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال اسی طرف آئیں گے۔ وہ صرف اپنے دو ساتھی جن کے پاس مخصوص ٹرانسمیٹر تھے۔ ایک خاص

پوائنٹ پر چھوڑ آئی تھی۔ تاکہ وہ اس بات کی نگرانی کرتے رہیں۔ کہ عمران اور اس کے ساتھی کہیں مغرب کی سمت سارتو پہاڑی کی طرف بڑھنے کا پروگرام نہ بنائے ہوئے ہوں۔ وہ جگہ ایسی تھی کہ اگر عمران وغیرہ مغرب کی طرف جاتے تو لازماً اس جگہ سے نظر آ سکتے تھے اور دوسری بات یہ کہ اس طرح اُسے یہ بھی آسانی سے معلوم ہو جاتا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کتنی تعداد ہے۔ اور وہ کس انداز میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ وہ پہلے کی طرح دو گروپ بنا کر آگے بڑھتے۔ اور ایک گروپ اُسے الجھا لیتا جب کہ دوسرا گروپ اپنا کام دکھا سکتا تھا۔ لیکن ابھی تک ان دونوں کی طرف سے اُسے مسلسل یہی رپورٹیں مل رہی تھیں کہ انہیں کوئی آدمی ان پہاڑیوں میں چلتا ہوا دکھائی نہیں دیا۔

"مادام۔ آپ پریشان لگ رہی ہیں"۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے آدمی نے غار میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور یاور ایجنسی کا نمبر ٹو راکھن تھا۔ اسے ریکھا نے ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خفیہ شعبے سے اپنے پاس ٹرانسفر کرایا تھا۔ انتہائی ہوشیار۔ مستعد۔ ذہین آدمی ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں اور بھی بے شمار صلاحیتیں تھیں۔ اور انہی صلاحیتوں کی وجہ سے ریکھا نے اُسے یاور ایجنسی کا نمبر ٹو بنا دیا تھا۔ وہ ریکھا سے خاصا بے تکلف تھا۔ اور ریکھا بھی اس کی کسی بات کا بُرا نہ مناتی تھی۔ وہ اُسے پسند کرتی تھی۔ اور چاہتی تھی کہ راکھن سے شادی کر لے۔ لیکن آج تک یہ بات اس کی زبان پر اس لئے نہ آ سکی تھی کہ راکھن کا تعلق ٹھاکر ذات سے تھا۔ جب کہ

www.urdukorner.com

ریکھا برہمن ذات کی تھی۔ اور ریکھا جانتی تھی کہ اس کے معاشرے میں چاہے کتنی ہی آزادی اور تعلیم آجائے۔ بہرحال کسی برہمن لڑکی کی برہمن سے نیچی ذات کے مرد سے شادی ایک ناممکن بات تھی۔ لیکن ریکھا صرف موقعے کے انتظار میں تھی۔ اُسے یقین تھا کہ اس کا باپ ایسے خیالات کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ موقع دیکھ کر کسی روز اپنے باپ سے اس سلسلے میں بات کر لینا چاہتی تھی۔ اُسے یقین تھا کہ اس کا باپ خوشی سے اُسے راکھن سے شادی کی اجازت دے دے گا۔ اور اس کے بعد اُسے کسی معاشرے وغیرہ کی پرواہ نہ رہے گی۔ اور شاید یہ بات ہو بھی جاتی لیکن درمیان میں یہ سارتو پہاڑی والا کیس سامنے آگیا۔ اور وہ ادھر الجھ گئی۔

"ہاں راکھن۔ میں واقعی بے حد پریشان ہوں" ـــــ ریکھا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ کیا یہ پریشانی اس مشن سے متعلق ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے" راکھن نے پاس رکھی فولڈنگ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اور کیا مسئلہ ہونا ہے۔ یہی مسئلہ ہی عذاب بنا ہوا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے ہی ملک میں ہمارے لئے مصیبت بن گئے ہیں" ـــــ ریکھا نے تلخ لہجے میں کہا۔

" ریکھا۔ اگر میں ایک بات کہوں تم ناراض تو نہ ہوگی" ـــــ راکھن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" کیا بات۔ کھل کر بتاؤ۔ صرف تمہاری ہی تو ایک ذات ایسی ہے جس کی بات پر میں ناراض نہیں ہوتی" ـــــ ریکھا نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" میں جانتا ہوں۔ لیکن پھر بھی بات ہی ایسی ہے کہ تمہارے ناراض ہونے کا خدشہ ہے۔ اور میں پوری دنیا کو تو ناراض کر سکتا ہوں لیکن تمہیں نہیں" ـــــ راکھن نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" بہرحال بتاؤ۔ کیا بات ہے۔ یہ باتیں تو اطمینان سے اس مشن کی کامیابی کے بعد بیٹھ کر کریں گے" ـــــ ریکھا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" بات یہ ہے ریکھا کہ تمہاری ساری منصوبہ بندی قطعی بے کار اور ایک لحاظ سے حماقت پر مبنی ہے۔ اس منصوبہ بندی کی بنا پر تم کبھی بھی اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کامیابی حاصل نہیں کر سکتیں" ـــــ راکھن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو۔ میری پلاننگ کے بارے میں تم یہ بات کہہ رہے ہو۔ تم نے تو واقعی ناراض ہونے والی بات کر دی ہے۔ اگر تمہاری بجائے کسی اور کی زبان سے یہ باتیں نکلی ہوتیں تو اب تک اس کا جسم بے جان ہو چکا ہوتا۔ بہرحال اب مجھے بتاؤ کہ تم نے یہ بات کس بنیاد پر کی ہے" ـــــ ریکھا کے لہجے میں یک لخت انتہائی تلخی عود کر آئی تھی۔

" تم نے وعدہ کیا تھا کہ میری بات پر ناراض نہ ہو گی۔ میں یہ بات تمہارے اور پاور ایجنسی کے بھلے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ تم نے اپنے طور پر واقعی بہترین پلاننگ کی تھی۔ لیکن تم نے اس کا حشر دیکھ لیا۔ کہ پاور ایجنسی کے کتنے افراد ان لوگوں کے ہاتھوں مر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ

www.urdukorner.com

تم بھی بس مرنے سے بال بال بچی ہو۔ اور صورت حال یہ ہے کہ ہم مسلسل پسپا ہوتے جا رہے ہیں اور یہ لوگ آگے بڑھتے آ رہے ہیں۔ اور اگر یہی حال رہا تو تم دیکھنا کہ ہم اسی طرح اس کا انتظار کرتے رہیں گے اور وہ لوگ اپنا کام کر کے واپس بھی جا چکے ہوں گے"۔۔۔ راکھن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آخر کچھ پتہ بھی چلے کہ خرابی کیا ہے۔ تم تو بس تقریر کئے چلے جا رہے ہو"۔۔۔ ریکھا نے پہلے سے بھی زیادہ تلخ اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"خرابی یہ ہے ریکھا کہ تم نے یہ نہیں سوچا کہ یہ لوگ لیبارٹری کو آخر کس طرح تباہ کریں گے۔ کیا ان کا مقصد صرف سارتو پہاڑی تک پہنچنا ہے یا لیبارٹری تباہ کرنا ہے"۔۔۔ راکھن نے کہا۔

"ظاہر ہے ان کا مقصد لیبارٹری کی تباہی ہے۔ پہاڑی پر انہوں نے پرندوں کا شکار تو نہیں کھیلنا"۔۔۔ ریکھا نے کچھ نہ سمجھنے کے انداز میں کہا۔

"تو وہ یہ مقصد کیسے حاصل کریں گے"۔۔۔ راکھن نے کہا۔

"وہ یہ مقصد حاصل ہی نہیں کر سکتے۔ وہ یہاں پہنچ بھی جائیں اور بفرض محال ہم انہیں روک بھی نہ سکیں پھر بھی لیبارٹری کو وہ تباہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ لیبارٹری کو چاروں طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔ نہ ہی اس کے اندر کوئی جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی باہر آ سکتا ہے۔ لیبارٹری کو بم پروف بنایا گیا ہے۔ اس پر ایٹم بم بھی فائر کر دیئے جائیں تب بھی اسے معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے

عمران کو چاہے اس لیبارٹری تک پہنچا بھی دیا جائے تب بھی وہ کسی طرح بھی اس لیبارٹری کو تباہ کرنا تو ایک طرف معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچا سکتا"۔۔۔ ریکھا نے زوردار لہجے میں کہا۔

"اس کے باوجود مادام ریکھا عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل کر آگے بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا وہ احمق ہیں۔ اور صرف سارتو پہاڑی کو ہاتھ لگا کر واپس چلے جائیں گے"۔۔۔ راکھن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات واقعی قابل غور ہے۔ تمہارا مطلب ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کوئی خاص پلاننگ کر رکھی ہے"۔۔۔ ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اور میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ انہیں راستے میں روکنے کی کوشش کر کے اپنی توانائیاں ضائع کرنے کی بجائے ہمیں اپنی تمام توانائیاں اس کی فائنل پلاننگ کو فیل کرنے پر لگا دینی چاہئیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ ان کا مشن ناکام ہو جائے گا بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے"۔۔۔ راکھن نے کہا

"ویری گڈ راکھن۔ تم واقعی بے حد ذہین آدمی ہو۔ اس پوائنٹ پر تو میں نے آج تک غور ہی نہ کیا تھا۔ لیکن ہمیں کس طرح یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کی کیا پلاننگ ہے"۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بڑی آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اگر ان کی جگہ ہم ہوتے تو کیا پلاننگ کرتے"۔۔۔ راکھن نے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہم کیا پلاننگ کرتے۔ اوہ۔ یہ تو واقعی سوچنے کی بات ہے۔ ہم اس لیبارٹری کو بموں سے اڑانے کی کوشش کرتے اور کیا کر سکتے ہیں۔" ریکھا نے کہا اور راکھن بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تم خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ لیبارٹری کو ایٹم بم سے بھی نہیں اڑایا جا سکتا" ـــــ راکھن نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے اس بات کا علم عمران کو تو نہ ہو گا۔ اس کا علم تو ہمیں ہی ہے" ـــــ ریکھا نے کہا۔

"نہیں ریکھا۔ جو لوگ اس طرح اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر دشمن ملک میں کارروائیاں کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ جان لینا معمولی بات ہوتی ہے۔ اور عمران کے متعلق میں نے کافی معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ انتہائی خوفناک حد تک ذہین اور شاطر دماغ آدمی ہے۔ اس نے لامحالہ لیبارٹری کو اڑانے کی کوئی ایسی ترکیب سوچ رکھی ہو گی جو بظاہر تو انتہائی سادہ ہو گی۔ لیکن جب اس کے نتائج سامنے آئیں گے تو وہ انتہائی ہولناک ہوں گے" ـــــ راکھن نے کہا۔

"تم تو اس کی باقاعدہ وکالت کر رہے ہو۔ اچھا تم بتاؤ اگر عمران کی جگہ تم ہوتے تو تم کیا کرتے" ـــــ ریکھا نے کہا۔

"میں بڑی آسانی سے اس لیبارٹری کو تباہ کر دیتا" ـــــ راکھن نے انتہائی پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس طرح۔ مجھے بتاؤ" ریکھا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"بڑی سادہ سی بات ہے۔ لیبارٹری پر بم اثر نہیں کرتے نہ کریں لیکن

لیبارٹری جس پہاڑی پر بنی ہوئی ہے اس پر تو بم اثر کرتے ہیں۔ اگر پہاڑی کے اس حصے کو اڑا دیا جائے یا اس حد تک تباہ کر دیا جائے کہ اس کی بنیاد ہی ہل جائے تو بتاؤ کیا لیبارٹری ہوا میں کھڑی رہے گی" ـــــ راکھن نے کہا اور ریکھا کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھٹ کر کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔ کیا تم نے نشہ تو نہیں کر رکھا۔ اتنی چوڑی اور بڑی پہاڑی کو کیسے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو سوچنا ہی حماقت ہے" ـــــ ریکھا نے کہا

"پھر بتاؤ۔ تم نے دو آدمی پیچھے کیوں چھوڑے تھے۔ تم اس بات سے کیوں خائف ہو۔ کہ وہ مغربی سمت والی اس غار تک نہ پہنچ جائیں جو پوری پہاڑی کے اندر گھومتی ہوئی چوٹی تک چلی جاتی ہے۔ کیا تمہارے ذہن میں یہی خدشہ نہیں ہے کہ اس غار میں داخل ہو کر وہ لیبارٹری کو اڑا سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے لیبارٹری کی سائیڈ کی دیواریں اور چھت اس قدر مضبوط ہو کہ اس پر ایٹم بم اثر نہ کرے لیکن وہ حصہ جو پہاڑی کے اوپر ہے جس کے متعلق کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس کو بھی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ نیچے پہاڑی ہے۔ ضروری تو نہیں کہ اسے بھی اتنا ہی مضبوط بنایا گیا ہو۔ کہ اس پر بھی بم اثر نہ کرے" ـــــ راکھن نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں یہ خدشہ موجود ہے۔ لیکن ایک چھوٹے سے حصے کو تباہ کرنے سے پوری لیبارٹری تو تباہ نہیں ہو سکتی اور دوسری بات یہ کہ یہ سرنگ انتہائی تنگ

www.urdukorner.com

ہے۔ اس میں ایک آدمی بھی مشکل سے چل سکتا ہے" ——— ریکھا نے کہا۔

"وائرلیس کنٹرول بم تو اس سرنگ کے اندر چلایا جا سکتا ہے جو خود بخود غار کے اندر سفر کرتا ہوا اوپر پہنچ جائے گا۔ اور وہ اس قدر طاقتور بھی ہو سکتا ہے کہ پوری لیبارٹری کو اڑا دے۔ اس کے علاوہ اس پورے غار میں ایسی طاقتور بارودی سرنگیں بھی بچھائی جا سکتی ہیں۔ جو اگر بیک وقت پھٹ پڑیں تو آدھی سے زیادہ پہاڑی اڑ جائے گی۔ اور لیبارٹری ظاہر ہے۔ بنیاد ختم ہو جانے سے اس طرح تباہ ہو گی کہ اس کا کوئی حصہ بھی سلامت نہ رہے گا" ——— راکھن نے کہا اور ریکھا ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔

"تم عمران سے کم ذہین نہیں ہو راکھن۔ آج سے میرے دل میں تمہاری عزت اور بڑھ گئی ہے۔ اور اگر پہلے تم سے شادی کرنے میں اگر کوئی ہچکچاہٹ تھی بھی تو اس لمحے کے بعد وہ بھی ختم ہو گئی ہے۔ تم جیسے ذہین آدمی سے شادی ایک قابل فخر بات ہو گی۔ واقعی عمران کے ذہن میں لازماً ایسی ہی کوئی تجویز موجود ہو گی" ——— ریکھا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور راکھن کا چہرہ مسرت سے جگمگا اٹھا۔

"شکریہ ریکھا۔ تم نے یہ بات کر کے مجھے بے پناہ حوصلہ بخشا ہے" ——— راکھن نے کہا۔

"اب بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آئندہ میں کوئی بھی پلاننگ تمہارے مشورے کے بغیر نہ کروں گی" ——— ریکھا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی راکھن کی گرویدہ ہوتی جا رہی تھی۔

"صاف اور سیدھی بات یہ ہے کہ ہمیں وہ تمام خلا بھر دینے چاہئیں جنہیں عمران استعمال کر سکتا ہو۔ اس طرح ہم نہ صرف عمران کو ناکام بنا دیں گے بلکہ اسے زندگی سے بھی آؤٹ کر سکتے ہیں۔ اور مجھے صرف تمہاری اجازت کی ضرورت تھی۔ باقی کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں اس علاقے کا باشندہ ہوں۔ یہاں سے قریب ہی میرا آبائی قصبہ ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ سارو پہاڑی میں ایسے بند کہاں کہاں ہیں اور کون سے ہیں۔ میں انہیں بند کرا سکتا ہوں۔ تم صرف ایک دو آدمی عمران کی نگرانی پر چھوڑ دو۔ باقی میں ساتھ لے جاتا ہوں۔ پھر ہم اطمینان سے یہاں بیٹھ کر عمران کی آمد کا انتظار کریں گے۔ اور اسے پہاڑی سے ٹکریں مارتے اور ناکام ہوتے دیکھیں گے" ——— راکھن نے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ میری طرف سے تمہیں مکمل اختیارات ہیں۔ جس طرح جی چاہے پاور ایجنسی کو استعمال کرو میں بہر حال عمران کے مقابلے میں واضح کامیابی کی خواہاں ہوں" ——— ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ میں تمہارے اعتماد پر ہمیشہ پورا اتروں گا" ——— راکھن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر غار سے باہر نکل گیا۔ ریکھا نے پاس پڑا ہوا خصوصی ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر اپنے ان دونوں آدمیوں کو کال کرنے میں مصروف ہو گئی۔ جنہیں وہ پیچھے چھوڑ آئی تھی۔ اب تک تو ان کی طرف سے یہی جواب ملتا رہا تھا۔ کہ انہیں کوئی آدمی نظر نہیں آیا۔ لیکن شاید اب انہوں نے عمران

www.urdukorner.com

اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ لیا ہو۔ کیونکہ گذشتہ کال کو کئی گھنٹے گزر چکے تھے۔ اور انہوں نے بھی اس دوران کال نہ کی تھی۔ حالانکہ اس نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ ہر ایک گھنٹے بعد اُسے کال کر کے رپورٹ دیتے رہیں۔ ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکونسی پہلے سے موجود تھی۔ اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اُسے سامنے موجود میز پر رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔ اور بار بار کال دینی شروع کر دی۔ لیکن کئی منٹ تک مسلسل کال دینے کے باوجود دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ ریکھا کے چہرے پر پریشانی کے آثار پیدا ہو گئے۔

"انہیں آخر کیا ہو گیا ہے۔ یہ کال کیوں رسیو نہیں کر رہے"۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور چند لمحے مزید کوشش کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور کرسی کی نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ اب اُسے واقعی احساس ہونے لگ گیا تھا کہ راکھن کی بات درست ہے۔ اس کی پلاننگ واقعی غیر حقیقت پسندانہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مسلسل آگے بڑھتے چلے آ رہے تھے۔

"کاش۔ کسی طرح یہ معلوم ہو سکتا کہ عمران کے ذہن میں لیبارٹری کو تباہ کرنے کی کیا پلاننگ ہے"۔۔۔۔۔ ریکھا نے خود کلامی کے انداز میں کہا ہی تھا کہ یک لخت باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور ریکھا بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اور غار کے دہانے کی طرف پریشانی کے عالم میں دیکھنے لگی۔

"ریکھا ریکھا۔ مبارک ہو۔ عمران اور اس کے تمام ساتھی پکڑے لئے

گئے ہیں"۔۔۔۔۔ راکھن نے اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور ریکھا اس کی یہ بات سن کر بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں پکڑا گیا ہے۔ انہیں کب اور کس نے پکڑا ہے"۔۔۔۔۔ ریکھا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے باپ ٹھاکر راجندر سنگھ نے انہیں پکڑا ہے۔ ابھی میرے باپ کی کال آئی ہے"۔۔۔۔۔ راکھن نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"تمہارے باپ نے پکڑا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ تمہارا باپ یہاں کہاں سے آ گیا۔ اور اس نے انہیں کیسے پکڑ لیا"۔۔۔۔۔ ریکھا اور زیادہ الجھ گئی۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ تمہیں میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ میں اس علاقے کا رہنے والا ہوں۔ یہاں سے قریب ہی ایک قصبہ ہے کشام۔ وہ ہمارا آبائی قصبہ ہے۔ میرا باپ ٹھاکر راجندر سنگھ کافرستان کی ملٹری انٹیلی جنس سے ریٹائرڈ شدہ ہے۔ عام لوگ چونکہ انٹیلی جنس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس لئے وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ٹھاکر راجندر سنگھ ریٹائرڈ فوجی ہے۔ میرا تقرر بھی اپنے باپ کی انٹیلی جنس میں خدمات کی بنا پر ہی ہوا تھا۔ جہاں سے اب میں یہاں پاور ایجنسی میں منتقل ہوا ہوں۔ جب میں نے یہاں اپنا اڈہ بنایا تو میں کشام قصبے اپنے باپ سے ملنے گیا تھا۔ وہاں میں نے انہیں تفصیل سے بتایا تھا کہ ہم کس قسم کے مشن کے سلسلے میں یہاں مقیم ہیں اور کون لوگ ہمارے دشمن

www.urdukorner.com

ہیں۔ میں نے اپنے باپ کے ذمے بھی لگایا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ لوگ چکر دے کر اس قصبے میں پہنچ جائیں تو میرا باپ مجھے اطلاع دے دے۔ اس کے لئے میں اس کے پاس ایک خصوصی ٹرانسمیٹر چھوڑ آیا تھا۔ اور میں نے اپنی مخصوص فریکوئنسی بھی اُسے بتا دی تھی۔ ابھی چند لمحے پہلے میرے باپ کی اچانک کال آئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ہماری ایک دور کی رشتہ دار لڑکی شکنتلا جو دوسرے قصبے میں رہتی ہے۔ اس کے پاس پہنچی اور اس نے اسے بتایا کہ اس کے ساتھ کافرستان حکومت کے گیارہ افراد ہیں۔ جن میں ایک عورت اور دس مرد ہیں۔ وہ ایک خصوصی مشن پر سارتو پہاڑی پر جانا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کے لئے خچروں کا بندوبست کر دے۔ میں باپ کو چونکہ پہلے ہی بتا چکا تھا۔ اس لئے وہ اس کی بات سن کر چونک پڑا۔ اس نے بظاہر حامی بھر لی۔ اور شکنتلا کے ساتھ جا کر ان لوگوں سے ملا۔ اور چونکہ وہ انٹیلی جنس میں رہ چکا تھا۔ اس لئے وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ بہرحال وہ انہیں اپنے ساتھ گھر میں لے آیا۔ اور پھر بظاہر اس نے ان کے لئے خچروں کا بندوبست کر دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں کھانا کھلانے پر اصرار کیا۔ اور کھانے کے ساتھ اس نے پانی انہیں مہیا کیا۔ اس میں اس نے ان پہاڑوں میں ملنے والی ایک ایسی بوٹی کا رس ملا دیا جو قطعی بے ذائقہ اور بے بو ہوتا ہے۔ اور کچھ دیر بعد اثر کرتا ہے۔ لیکن جب اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے تو آدمی ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔

چنانچہ وہی ہوا۔ اس پانی کے پینے کے تھوڑی دیر بعد وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ اور میرے باپ نے ان گیارہ کے گیارہ افراد کے ہاتھ اور پاؤں رسیوں سے باندھ کر انہیں مکمل طور پر بے بس کر کے مجھے کال کیا۔ تاکہ میں انہیں لے جاؤں"۔۔۔۔ راکھن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور دیکھا کی آنکھیں فرط مسرت سے قندیلوں کی طرح جگمگا اٹھیں۔

"زندہ باد راکھن زندہ باد۔ تم نے کمال کر دیا۔ اوہ اوہ۔ آخر کار فتح ہمارے نصیب میں ہی لکھی گئی تھی۔ چلو جلدی۔ تاکہ وہاں جا کر انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔ اور پھر ان کی لاشیں میں خود جا کر وزیراعظم کے سامنے رکھ دوں گی"۔۔۔۔ دیکھا نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہاں گاؤں میں انہیں گولیاں نہیں ماری جا سکتیں دیکھا۔ ورنہ گاؤں والے ہمارے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ وہاں میرے باپ کا ایک مخالف گروپ بھی موجود ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہ سمجھے کہ ان کے آدمیوں کو گولیوں سے اڑایا جا رہا ہے۔ اس لئے ہمیں وہاں سے ان لوگوں کو یہاں لے آنا پڑے گا۔ اور پھر ہم جس طرح چاہیں اور جس قسم کا چاہیں سلوک ان سے کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ راکھن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جیسا کہو گے ویسے ہی ہو گا۔ یہ شاندار کامیابی بھی تو تمہاری ہی مرہون منت ہے۔ چلو اس معاملے میں دیر نہیں ہونی چاہئے۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ

www.urdukorner.com

کوئی اور ہی شاخسانہ نہ کھڑا کردیں"۔۔۔ دیکھا نے غار کے دہانے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ایک درخواست اور ہے"۔۔۔ راکھن نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"درخواست کیسی۔ حکم کرو راکھن۔ تم نے اس گروپ کو پکڑوا کر مجھے ہمیشہ کے لئے خرید لیا ہے"۔۔۔ دیکھا نے مڑ کر انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میری رشتہ دار لڑکی شکنتلا کو وہیں چھوڑ دینا"۔۔۔ راکھن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کہیں تمہارا کوئی افیئر تو نہیں اس سے"۔۔۔ دیکھا نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں دیکھا۔ میں نے تو اُسے آج تک دیکھا ہی نہیں وہ تو گریٹ لینڈ پڑھنے کے لئے چلی گئی تھی۔ یہ درخواست میرے باپ نے کی ہے"۔۔۔ راکھن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اپنے باپ کو کہہ دینا کہ وہ اس لڑکی سے تمہارے رشتے کے بارے میں قطعاً نہ سوچے۔ ہو سکتا ہے وہ ایسی بات سوچ رہا ہو"۔۔۔ دیکھا نے غار سے باہر نکل کر ایک طرف کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں اپنے باپ کو تمہارے متعلق سب کچھ بتا دوں گا۔ میں اس کا اکلوتا لڑکا ہوں وہ میری خواہش کے بغیر میرے متعلق کوئی فیصلہ نہ کرے گا"۔۔۔ راکھن نے کہا اور دیکھا

نے اس بار مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

شاگل نے ٹوچی اڈے سے ہٹ کر ایک اور پہاڑی پر اپنا علیحدہ کیمپ لگا لیا تھا۔ کاشی کی تجویز کے مطابق شاگل تیز رفتار ہیلی کاپٹر کے ذریعے خود دارالحکومت گیا اور پھر وہاں سے نہ صرف وہ ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایف سسٹم ساتھ لے آیا تھا۔ بلکہ اپنے ساتھ دس اور سیکرٹ سروس کے آدمی۔ مخصوص اسلحہ۔ کیمپ اور کھانے پینے کے سامان سے بھرا ہوا ایک ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر بھی لے آیا تھا۔ واپسی پر سب سے پہلے ٹوچی اڈے کے کمانڈر آتمارام کو اطلاع دی اور پھر ہیلی کاپٹر کو سارتو پہاڑی کے اوپر بنی ہوئی لیبارٹری کے قریب شمالی سمت ایک چٹان پر اتارا۔ اور پھر چار افراد کے ساتھ مل کر کاشی نے ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایف سسٹم کو ایک مخصوص جگہ پر اس طرح فٹ کر دیا کہ جب

www.urdukorner.com

تک وہاں تک کوئی پہنچ نہ جائے اس کا پتہ نہ چل سکتا تھا۔ اس دوران ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر شاگل کی ہدایت کے مطابق ایک پہاڑی پر اتر گیا تھا اور جب شاگل اور کاشی سسٹم نصب کرنے کے بعد وہاں پہنچے تو ان کے لئے کیمپ لگائے جا چکے تھے۔ اور اسلحہ اور دوسرا سامان ان کیمپوں میں شفٹ کیا جا چکا تھا۔ شاگل اور کاشی کے لئے باقی افراد سے ہٹ کر علیحدہ کیمپ لگایا گیا تھا۔ اور سسٹم کا آپریشن سیٹ انہوں نے اس خیمے میں نصب کیا تھا۔ یہ ایک اونچی سی مشین تھی۔ جس پر ایک بڑی سکرین بھی موجود تھی۔ یہ سسٹم چونکہ خود کار بیٹری سے چلتا تھا۔ اس لئے اس کے لئے بجلی کی ضرورت نہ تھی۔ اس وقت وہ دونوں اس مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سسٹم سیٹ کرنے کے کچھ دیر بعد ہی مادام ریکھا بھی ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچی تھی۔ اور اس نے بھی اس پہاڑی کے نیچے غاروں میں اپنا کیمپ لگا لیا تھا۔ مادام ریکھا اور اس کا مکمل کیمپ نہ صرف ان کی نظروں میں تھا بلکہ وہ ریکھا اور اس کے آدمیوں کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت بھی یہاں بیٹھے اس طرح سن رہے تھے جیسے ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت سکرین پر ریکھا اور راکھن ایک غار میں بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ اس سسٹم میں یہی خوبی تھی کہ یہ اپنی رینج میں آنے والے کسی خاص غار یا چھپی ہوئی جگہ کو چیک کرنا ہو تو کمپیوٹر کی مدد سے ایسا آسانی سے کیا جا سکتا تھا۔ ریکھا نے جو غار اپنے لئے منتخب کیا تھا۔ شاگل نے اس غار کو

خاص طور پر چیک کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور کاشی نے کمپیوٹر کو مخصوص ہدایات دے دی تھیں۔ جس کی وجہ سے خاصی بڑی سکرین کے ایک کونے میں ایک چوکھٹا علیحدہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ جس میں غار کا اندرونی منظر واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ جب کہ باقی سکرین پر پہاڑی کا سامنے کا رخ دور دور تک نظر آ رہا تھا۔ غار میں اس وقت ریکھا اور اس کا کوئی آدمی جس کا نام راکھن لیا گیا تھا۔ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ اور ان کی باتیں مشین کے ایک خانے سے ٹرانسمیٹر کی طرح نشر ہو رہی تھیں۔ راکھن ریکھا کے ساتھ اس کی پلاننگ کے سلسلے میں بحث میں مصروف تھا اور شاگل اور کاشی انتہائی دلچسپی سے ان کے درمیان ہونے والی یہ بحث سن رہے تھے۔

"یہ راکھن تو خاصا ذہین آدمی ہے۔ واقعی ہم نے بھی اب تک اس پوائنٹ پر غور نہیں کیا کہ آخر عمران یہاں پہنچ کر اس لیبارٹری کو کیسے تباہ کرے گا"۔۔۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس ہمیں سوچنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ہم اُسے پہاڑی تک پہنچنے بھی دیں گے تو وہ کوئی اقدام کرے گا۔ ہم تو اُسے پہلے ہی ختم کر دیں گے۔ ریکھا اور راکھن کو یہ معلوم ہی نہیں کہ اب سب کچھ ہمارے کنٹرول میں ہے"۔۔۔ کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات ہے کاشی۔ ہم ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایف کی مدد سے ان پر فائر کھولیں گے تو ہمارے پہنچنے سے پہلے یہ ریکھا اور اس کے آدمی ان کی لاشیں تک پہنچ جائیں گی۔ اس طرح تو وہ سارا

www.urdukorner.com

کریڈٹ اپنے کھاتے میں ڈال لیں گے"۔۔۔ شاگل نے چونک کر کہا۔

" ایسی صورت میں ہم ان پر بھی فائر کھول دیں گے"۔۔۔ کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اگر انہوں نے اس طرح کریڈٹ لینے کی کوشش کی تو پھر ان کا بھی یہی انجام ہو گا۔ ہم اعلیٰ حکام کو اطمینان سے رپورٹ دے سکتے ہیں۔ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا"۔۔۔ شاگل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

راکھن اب غار سے باہر جا چکا تھا۔ اور ریکھا ٹرانسمیٹر پر اپنے کسی ساتھی کو کال کرنے میں مصروف تھی لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی تھی۔ اور شاگل اور ریکھا دونوں سمجھ گئے کہ یہ انہی لوگوں کو کال کر رہی ہے جسے اس نے پیچھے پہاڑیوں میں عمران کی نشاندہی کے لئے چھوڑا ہے۔ پہلے بھی وہ کئی بار ان سے رپورٹ لے چکی تھی۔ کافی دیر تک کوشش کے باوجود جب دوسری طرف سے کال ریسیو نہ ہوئی تو ریکھا نے منہ بناتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ اس کے دونوں آدمی ختم ہو چکے ہیں۔ اور ان آدمیوں کے ختم ہونے کا واضح مطلب ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس مقام تک آمد جہاں یہ لوگ موجود ہوں گے"۔۔۔ شاگل نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اسی لمحے راکھن دوڑتا ہوا غار میں داخل ہوا اور پھر اس نے جو بات کی اس نے ان دونوں کو بھی ایک جھٹکے سے کرسیوں سے اٹھ کر کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا۔ راکھن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کا مژدہ سنایا تھا۔ اور پھر جیسے جیسے راکھن تفصیل بتاتا جا رہا تھا۔ شاگل کا چہرہ بری طرح بگڑتا جا رہا تھا۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے غار سے باہر نکل گئے۔ اب وہ بڑی سکرین پر دو چھوٹے سے نقطوں کی صورت میں نظر آ رہے تھے۔

" روکو انہیں روکو۔ گولیوں سے اڑا دو انہیں۔ ورنہ یہ کریڈٹ لے جائیں گے"۔۔۔ شاگل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" کک۔۔۔ کک۔۔۔ کسے اڑا دوں کسے باس"۔۔۔ کاشی نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں بوکھلا کر پوچھا۔

" اوہ۔ یو ڈیم فول۔ اس ریکھا اور راکھن کو۔ جلدی کرو"۔۔۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور کاشی تیزی سے مشین پر جھپٹی اور اس نے اس کے کئی بٹن آن آف کرنے شروع کر دیئے۔ شاگل ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

" جلدی کرو۔ احمق کی اولاد۔ وہ نکل جائیں گے"۔۔۔ شاگل نے غصے کی شدت سے کاشی پر برستے ہوئے کہا۔

اور کاشی نے کئی بٹن دبائے اور نابیں گھمانے کے بعد اس ہیلی کاپٹر کو ٹارگٹ میں لے ہی لیا۔ جس پر ریکھا اور راکھن سوار ہو رہے تھے۔ اور پھر اس نے تیزی سے دوسرے دو بٹن دبائے مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑی۔

www.urdukorner.com

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ"—— کاشی کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا تھا۔

"کیا—— کیا ہوا"—— شاگل نے غراتے ہوئے کہا۔

"فائرنگ باکس کا میگزین سیکشن تو خالی ہے۔ اس میں میگزین ڈالا ہی نہیں گیا"—— ریکھا نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

اور شاگل کی آنکھیں غصے کی شدت سے باہر کو ابل آئیں۔ چہرہ بُری طرح بگڑ گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ابھی کاشی پر کسی ڈریکولا کی طرح جھپٹ پڑیگا۔ اور اس کی گردن میں اپنے دانت چبا دے گا۔

"بب—— بب—— باس۔ مم—— مم —— میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ نے جلدی کی تھی"—— کاشی نے شاگل کی حالت دیکھ کر بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

شاگل کا چہرہ کاشی کا یہ فقرہ سن کر اور زیادہ بگڑ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ مگر اسی لمحے کاشی یک لخت بچاؤ۔ بچاؤ چیختی ہوئی خیمے سے باہر کی طرف دوڑ پڑی۔ وہ واقعی انتہائی خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"—— باہر سے سیکرٹ سروس کے دوسرے افراد کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں تو شاگل کی دونوں مٹھیاں بے اختیار بھنچ گئیں۔ اس کے دانت ہونٹوں پر اس طرح جم گئے تھے کہ ہونٹوں سے خون رسنے لگا تھا۔

"باس باس۔ مادام کاشی بے ہوش ہو گئی ہیں"—— اچانک ایک آدمی نے خیمے میں داخل ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے اٹھا کر کسی پہاڑی سے نیچے پھینک دو۔ احمق۔ الو۔ نانسنس۔ عین موقع پر کہتی ہے۔ میگزین نہیں ہے۔ بڑی عقلمند بنی پھرتی ہے۔ پھینک دو اسے نیچے۔ مار ڈالو اسے"—— شاگل یک لخت اس طرح پھٹ پڑا۔ جیسے کوئی غبارہ پھٹ گیا ہو۔ اور وہ آدمی بھی سہم کر مڑا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ شاگل کا چونکہ غبار گالیاں دینے سے نکل گیا تھا۔ اس لئے آہستہ آہستہ وہ نارمل ہونے لگ گیا۔ لیکن ظاہر ہے اتنی دیر میں ریکھا اور راکھن کا ہیلی کاپٹر اس سسٹم کی رینج سے نکل گیا تھا۔

"ہونہہ۔ نانسنس۔ میگزین کا خیال ہی نہیں ہے اور بیٹھ گئی ہیں سسٹم آپریٹ کرنے"—— شاگل نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا خیمے سے باہر آ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی ایک خیمے کے باہر خاموش کھڑے تھے۔

"کہاں ہے وہ عقلمند محترمہ کاشی"—— شاگل نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"خیمے میں ہے جناب۔ وہ ہوش میں آ گئی ہیں لیکن بُری طرح رو رہی ہیں"—— ایک آدمی نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ رونے سے کیا فائدہ۔ بلاؤ اُسے باہر"—— شاگل نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی تیزی سے خیمے کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد کاشی باہر آئی تو رو رو کر اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ اور چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑا ہوا تھا۔

www.urdukorner.com

" سنو ۔ اس طرح رونے دھونے سے مشن مکمل نہیں ہوتے ۔ سمجھیں ۔ آؤ میرے ساتھ ۔ ہم نے اس ریکھا کے ہاتھ سے شکار جھپٹنا ہے ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر یہاں آئیں گے ۔ اس لئے تم ان کی آمد تک میگزین فل کر دو "۔۔۔۔ شاگل نے اس بار نرم لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ میگزین تو ہم ساتھ لائے ہی نہیں "۔۔۔۔ ریکھا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اور شاگل بے اختیار اچھل پڑا ۔ اس کا چہرہ ایک بار پھر بگڑنے لگا ۔

" تم ۔۔۔۔ تم اس قدر احمق ہو گی مجھے تصور تک نہ تھا ۔ کیا فائدہ اس ساری بھاگ دوڑ کا اس سسٹم کا کیا فائدہ "۔۔۔۔ شاگل نے غصے سے ناچتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔ اس کا یہ فائدہ تو ہو گیا ہے کہ ہمیں ان کے پروگرام کا علم ہو گیا ہے ۔ ریکھا اور راکھن تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو لینے گئے ہیں ۔ ہم اس دوران آسانی سے ان کے باقی بچے ہوئے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتے ہیں اور پھر جیسے ہی وہ واپس آئیں ہم ان پر آسانی سے قابو پا سکتے ہیں ۔ وہ دو ہوں گے ہمارا کیا بگاڑ لیں گے "۔۔۔۔ کاشی نے اس بار سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا ۔ شاید اب اس کے ذہن پر چھا جانے والا غبار بھی نکل چکا تھا ۔

" ہونہہ ۔ ٹھیک ہے ۔ اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ۔ لیکن بہرحال میرے ساتھ آؤ ۔ میں کچھ سوچتا ہوں "۔۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اور تیزی سے خیمے کی طرف بڑھ گیا ۔

کاشی بھی اس کے پیچھے چلتی ہوئی خیمے میں آ گئی ۔ ویسے وہ ابھی تک کسی خوفزدہ ہرنی کی طرح سہمی ہوئی تھی ۔

" تم سر سے پیر تک احمق ہو ۔ تم نے سب کے سامنے یہ بات کر دی ہے ۔ اب کل کو ان میں سے کوئی بھی اعلیٰ حکام کو اطلاع کر دے کہ ہم نے جان بوجھ کر ریکھا اور اس کے گروپ کو قتل کیا ہے تو ہمارا کیا حشر ہو گا ۔ وہ کوئی مجرم تو نہیں سرکاری آدمی ہیں " شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" اوہ اوہ ۔ ویری سوری باس ۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہیں آیا "۔۔۔۔ کاشی نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا ۔

" اب کچھ نہیں ہو سکتا ۔ اب تو ہم ان لوگوں کو ہاتھ بھی نہیں لگا سکتے ۔ ورنہ حکام ہمیں بھی پھانسی پر لٹکا دیں گے ۔ اب یہ مشن تو بہرحال ریکھا کے حصے میں چلا گیا ۔ اور ہمیں اسی طرح ناکام اور شرمندہ واپس جانا پڑے گا ۔ میری زندگی بھر کی حسرت تھی کہ میں عمران کو ہلاک کرنے کا کریڈٹ حاصل کرتا ۔ لیکن تمہاری ذرا سی حماقت نے سب کچھ چوپٹ کر دیا ہے "۔۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اور پھر زخمی شیر کی طرح خیمے میں ٹہلنے لگا ۔ کاشی خاموش سر جھکائے کھڑی رہی ۔ اسے بھی احساس ہو گیا تھا ۔ کہ اس سے میگزین لے آنا یاد نہ رکھ کر جو حماقت ہوئی سو ہوئی ساروں کے سامنے ریکھا اور اس کے آدمیوں کے قتل کی بات کر کے اور زیادہ حماقت ہوئی ہے ۔ اور واقعی پاور ایجنسی اب ان پر سبقت لے جائے گی ۔ لیکن ظاہر ہے وہ اب کیا کر سکتی تھی ۔

www.urdukorner.com

"کاش کاش۔ ایسا نہ ہوتا۔ کاش ایسا نہ ہوتا"۔۔۔۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ضروری تو نہیں کہ ریکھا اور راکھن اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی اتنا تر نوالہ بھی تو نہیں ہیں"۔۔۔۔ یک لخت کاشی نے کہا۔ اور شاگل چونک کر رک گیا۔

"ہاں۔ لیکن بہرحال وہ انسان ہیں۔ اور اس راکھن کے باپ نے انہیں کوئی مشروب پلا کر بے ہوش کر رکھا ہے۔ اور بے ہوش آدمی مردہ کے برابر ہوتا ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"فرض کیا باس۔ ایسا نہیں ہوتا اور الٹا عمران اور اس کے ساتھی ریکھا اور راکھن پر قابو پا لیتے ہیں پھر"۔۔۔۔ کاشی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی ہماری کامیابی کا سکوپ نکل سکتا ہے ٹھیک ہے۔ اب ہمیں یہیں بیٹھ کر انہیں چیک کرنا ہوگا اور اگر واقعی ایسا ہوا تو پھر لازماً عمران اور اس کے ساتھی ادھر آئیں گے۔ اب ہم اس سسٹم سے انہیں ہلاک تو نہیں کر سکتے۔ لیکن ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان پر بم تو پھینک سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم باہر جا کر کہہ دو کہ سب لوگ اسلحہ لے کر تیار رہیں۔ لیکن ہیزائل گنوں میں میگزین پہلے فل کر لیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عین موقع پر وہ یہی جواب دیں کہ میگزین فل کرنا رہ گیا ہے"۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور آگے بڑھ کر مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

جب کہ کاشی سر ہلاتی خیمے سے باہر نکل گئی۔ شاگل کا چہرہ بُری طرح لٹکا ہوا تھا۔ اور آنکھوں سے شدید مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اس کے کانوں میں ریکھا کا طنزیہ قہقہہ پڑا اور اس کا سویا ہوا شعور ایک ہی جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ حیران رہ گیا۔ اُسے فوراً یاد آ گیا کہ ٹھاکر راجندر سنگھ کے گھر کھانا کھانے کے بعد اس کا ذہن اچانک چکرایا تھا اور پھر اُسے ہوش نہ رہا تھا۔ لیکن یہ ٹھاکر راجندر سنگھ کا گھر نہ تھا۔ وہ اس وقت کھلے پہاڑی علاقے میں موجود تھے اس کا جسم رسیوں سے ایک چٹان سے باندھا گیا تھا۔ اور دونوں ہاتھ عقب میں کر کے کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈالی گئی تھی۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو اُسے سوائے شوکی کے باقی سب ساتھی اسی طرح مختلف چٹانوں سے بندھے کھڑے نظر آئے۔ ایک آدمی کوئی بوتل باری باری

www.urdukorner.com

ان کی ناک سے لگا کر آگے بڑھ جاتا تھا۔ اور سامنے ریکھا ایک مقامی آدمی کے ساتھ کھڑی تھی۔ اس کے پیچھے دس مشین گنوں سے مسلح آدمی کھڑے تھے۔ اس آدمی کو دیکھتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس آدمی کی شکل ٹھاکر راجندر سنگھ سے کافی ملتی تھی۔ اور وہ فوراً سمجھ گیا کہ ٹھاکر راجندر سنگھ نے اس شخص کی وجہ سے ہی ان سے غداری کی ہے۔

"اسے ہوش آ گیا ہے ریکھا"۔۔۔ اس آدمی نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ریکھا سے کہا۔

"اچھا۔ دنیا کے عظیم جاسوس کو ہوش آ گیا ہے"۔۔۔ ریکھا نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی وہ عمران کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہوش کیسے آ سکتا ہے مادام ریکھا۔ حسن کا جلوہ ہی اس قدر ہوشربا ہے کہ ہوش آ ہی نہیں سکتا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ریکھا قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"سنو۔ تم نے مجھے اپنے اس ساتھی تنویر سے بچایا تھا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو تو گولی مار کر آسان موت مارا جائے گا۔ مگر اس تنویر اور اس کے تین ساتھیوں کو میں زندہ ہی جلا دوں گی۔ انہوں نے میری توہین کی ہے۔ مجھے الٹا لٹکایا تھا اور مجھے جلانے کے درپے تھے"۔۔۔ ریکھا نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ تو بتا دو کہ ہم یہاں پہنچے کیسے ویسے یہ کارنامہ تمہارے

اس ساتھی کا لگتا ہے۔ اس کی شکل ٹھاکر راجندر سنگھ سے ملتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے مڑ کر کلپ ہتھکڑی کے درمیان بٹن کو دبانے کی کوشش میں مصروف تھیں۔

"ہاں۔۔۔ یہ ٹھاکر راجندر سنگھ کا بیٹا راکھن ہے۔ پاور ایجنسی کا نمبر ٹو ہے اور میرا ہونے والا شوہر"۔۔۔ ریکھا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"شوہر کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ نمبر ٹو ہی کافی ہے۔ ویسے بھی بیوی کو نصف یا نصف اول ہی کہا جاتا ہے۔ ویسے میری طرف سے پیشگی مبارکباد قبول کرو۔ تم نے واقعی اچھا شوہر منتخب کیا ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ دلہن منتخب کرنے سے پہلے اس کی ماں کو دیکھ لو۔ اور دولہا منتخب کرنے سے پہلے اس کے باپ کو۔ باقی تم عقلمند ہو سمجھ سکتی ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھاکر راجندر سنگھ کو میں نے دیکھ لیا ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ صرف اتنا بتا دو کہ تم اپنے ساتھیوں کے زندہ جلنے کا تماشہ دیکھنا چاہتے ہو یا پہلے تمہیں ہلاک کرا دوں۔ بولو۔ انتخاب تمہارے ہاتھ میں ہے"۔۔۔ ریکھا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر مرنے کو تیار ہوں۔ کہ تم اپنے ہاتھوں سے گولیاں مارو۔ اور اپنے ان مسلح ساتھیوں کو دور بھجوا دو۔ تاکہ مجھے اطمینان رہے کہ مجھے واقعی تم نے ہلاک کیا ہے۔ اور میں شہید حسن کہلانے کا حقدار بن جاؤں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات کر کے تم نے اپنا ذہن کھول دیا ہے علی عمران۔ تم مسلح افراد

www.urdukorner.com

کو دور بھجوا کر کوئی چال کھیلنا چاہتے ہو۔ ٹھیک ہے۔ تم خطرناک آدمی ہو اس لئے پہلے تمہیں مرنا ہوگا۔ پھر تمہارے ساتھیوں کی باری آئے گی۔ اور یہ اعزاز میں اپنے ہونے والے شوہر کو بخشنا چاہتی ہوں" ریکھا نے یک لخت بگڑے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی جہاں اس کا ساتھی راکھن کھڑا ہوا تھا۔

" سنو ریکھا۔ پہلے میری بات سنجیدگی سے سن لو۔ اس کے بعد جو تمہارے جی میں آئے کر گزرنا" ـــــ اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یک لخت پتھریلی سی سنجیدگی نمایاں ہو گئی تھی۔

" تم نے اور کیا کہنا ہے۔ رحم کی بھیک ہی مانگنی ہے۔ لیکن میں ملک دشمنوں پر رحم کھانے کی عادی نہیں ہوں۔ میں انہیں تڑپا تڑپا کر مارنا پسند کرتی ہوں۔ اب بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو" ـــــ ریکھا نے بڑے سخت اور اکڑے ہوئے اور انتہائی رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے غلط سمجھا ہے مادام ریکھا۔ زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ تمہارے پاس تو اتنا بھی اختیار نہیں ہے کہ تم اپنے سانسوں کو روک سکو۔ میں تم سے صرف اتنی بات پوچھنا چاہتا تھا کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف شاگل کہاں ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شاگل ـــــ کیوں تمہیں شاگل سے کیا کام ہے" ـــــ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں چونک کر کہا۔

" وہ سیکرٹ سروس کا چیف ہے اور اس کی اور میری پرانی یاد اللہ

ہے۔ اسے یہیں کہیں قریب ہی موجود ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن وہ ابھی تک نظر نہیں آیا۔ حالانکہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جیسے ہی تم فائر کھولنے کا ارادہ کرو گی وہ تم پر عقب سے فائر کھول دے گا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ وہ وعدے کا پکا ہے۔ اب اگر تم نے واقعی اپنی اور اپنے ساتھیوں کی پشت پر گولیاں کھانا چاہتی ہو تو کھولو فائر" ـــــ عمران نے انتہائی با اعتماد لہجے میں کہا۔

" اوہ اوہ۔ تو شاگل غدار ہے۔ وہ تم سے مل چکا ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ راکھن پہلے اسے تلاش کرو۔ وہ احمق ہے۔ وہ ضرور یہیں کہیں چھپا ہوا ہوگا" ـــــ ریکھا نے مڑ کر انتہائی جذباتی لہجے میں ساتھ کھڑے راکھن سے کہا۔ لیکن جیسے ہی وہ راکھن کی طرف مڑی اور عمران کا ہاتھ سانپ کی طرح اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں گھس گیا۔ جہاں ایک خفیہ جیب میں اس نے ایک خاص چیز چھپائی ہوئی تھی۔

" ریکھا۔ یہ بکواس کر رہا ہے۔ میں اس کا مقصد سمجھتا ہوں۔ یہ چاہتا ہے کہ ہم سب شاگل کی تلاش میں لگ جائیں اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو آزاد ہونے کا موقع مل جائے" ـــــ راکھن نے ریکھا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ریکھا کے مڑ جانے کی وجہ سے راکھن کو بھی بات کرنے کے لئے اس کی طرف منہ کرنا پڑا تھا۔ اور اسی لمحے عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی شوں کی تیز آواز کے ساتھ کوئی چھوٹی سی چیز اڑتی ہوئی ریکھا اور راکھن کے قدموں میں گری۔ اور ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ریکھا۔ راکھن اور اس کے دسوں مسلح

www.urdukorner.com

ساتھی بُری طرح چیختے ہوئے اور ہوا میں حقیر تنکوں کی طرح اڑتے ہوئے پیچھے جا گرے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے کسی خوفناک طوفان نے انہیں اٹھا کر دور پھینک دیا ہو۔ ریکھا، راکھن اور دوسرے مردوں کی نسبت وزن میں ہلکی ہونے کی وجہ سے اڑتی ہوئی ایک اونچی چٹان کے پیچھے گر کر نظروں سے غائب ہو چکی تھی۔ اُسی لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی جوانا اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا وہ راکھن کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے والی مشین گن پر جھپٹا۔ راکھن اور اس کے ساتھی اچانک اچھل کر پتھریلی زمین پر گرنے کی وجہ سے خاصی چوٹ کھا چکے تھے اس لئے انہیں اٹھنے میں چند لمحے لگ ہی جانے تھے اور انہی چند لمحوں میں جوانا مشین گن جھپٹ چکا تھا۔ دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔

" ریکھا کو تلاش کرو جوانا۔ وہ نکل نہ جائے"۔۔۔ عمران نے رسیوں کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

اور جوانا دوڑتا ہوا چٹانوں کے پیچھے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ انسانی چیخیں بلند ہوئیں۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران اس دوران اپنے آپ کو رسیوں کی گرفت سے آزاد کرا چکا تھا۔ اس نے آزاد ہوتے ہی تیزی سے ساتھ کی چٹان سے بندھے ہوئے صفدر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ جب رسیاں اس حد تک کھل گئیں کہ اب صفدر خود آزاد ہو سکتا تھا۔

" تم باقی ساتھیوں کو کھولو۔ میں جوانا کے پیچھے جا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوڑتا ہوا ان چٹانوں کی طرف بڑھ

گیا۔ جس کے پیچھے جوانا غائب ہوا تھا۔ البتہ اس نے ایک چٹان کے ساتھ پڑی ہوئی مشین گن ضرور جھپٹ لی تھی۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا چٹانوں کے درمیان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اُسی لمحے اُسے جوانا واپس آتا دکھائی دیا۔

" ماسٹر۔ وہ کہیں غائب ہو چکی ہے۔ البتہ ادھر دو غاروں میں اسلحہ اور مشینری کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

" تم وہیں جاؤ۔ وہ ضرور کہیں قریب ہی کسی چٹان کے پیچھے چھپی ہوئی ہو گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اسلحہ حاصل کر لے تو پھر وہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوانا تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ ریکھا ایڈیشن فائر کی وجہ سے اچھل کر ایک بڑی چٹان کے اوپر سے ہوتی ہوئی اس کے عقب میں جا گری تھی اور اس کے بعد سے غائب تھی۔ چونکہ جسمانی طور پر وہ راکھن اور دوسرے مردوں کی نسبت ہلکی تھی۔ اس لئے ایڈیشن فائر نے اُسے کسی تنکے کی طرح فضا میں اچھال دیا تھا۔ ابھی عمران تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ یک لخت دور سے اس کے کانوں میں ہیلی کاپٹر کی آواز پڑی۔ اور وہ یک لخت مڑ کر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا۔ یہ آواز کافی دور ایک بڑی چٹان کے پیچھے سے آ رہی تھی۔ جو اب آہستہ آہستہ دور ہوتی جا رہی تھی اور جب عمران اس چٹان کے پاس پہنچا تو اس نے دور گہرائی میں ایک چھوٹے مگر تیز رفتار ہیلی کاپٹر کو اڑتے ہوئے دیکھا۔ وہ اس کی مشین گن کی رینج سے بہر حال باہر جا چکا تھا اور اس نے

www.urdukorner.com

فاصلے کے باوجود وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ریکھا کو پہچان گیا تھا۔ ریکھا نے واقعی انتہائی عقلمندی سے کام لیا تھا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھانے کی بجائے اس چٹان کی اوٹ میں ہی نیچے گہرائی کی طرف لے گئی تھی۔ اس طرح وہ عمران کے سامنے آنے سے بچ گئی تھی ورنہ عمران لازماً مشین گن کی مدد سے اُسے ہٹ کر لینے میں کامیاب ہو جاتا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا اور عمران ایک طویل سانس لے کر مڑ گیا۔ ریکھا ایک بار پھر کسی چکنی مچھلی کی طرح اس کے ہاتھوں سے پھسل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اسی لمحے اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا۔ وہ ریکھا ملی"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر کی مدد سے نکل گئی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر جوانا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان غاروں میں پہنچ گئے۔ جو ریکھا اور اس کے ساتھیوں کا کیمپ تھا۔ وہاں واقعی ہر قسم کے اسلحے کے ڈھیر بھی موجود تھے۔ اور عجیب و غریب ٹائپ کی مشینیں بھی۔

"اب ہم سارتو پہاڑی کے دامن میں تو پہنچ گئے ہیں۔ اور اس پہاڑی کی بلندی پر وہ لیبارٹری موجود ہے۔ جس کے لئے ہم نے آگ و خون کا یہ سمندر پار کیا ہے۔ اور اب اصل مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کا"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے ضرور اس سلسلے میں کوئی پلاننگ کر رکھی ہو گی"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ریکھا کی طرح پہلے ہم شاگل سے بھی نمٹ لیں۔ کیونکہ ریکھا نے تو پھر بھی ہمیں ختم کرنے میں کچھ توقف کیا ہے۔ شاگل ایک لمحے کا بھی توقف نہ کرے گا۔ اور اگر ہم اس طرح پہاڑی پر چڑھے تو وہ ہمیں آسانی سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے بھون ڈالے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ پہلے یہ بتائیں"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

۔۔۔ "لیبارٹری کے متعلق ہمارے چیف کو کافرستان کے فارن ایجنٹ ناٹران نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق لیبارٹری کو ہر لحاظ سے بم پروف انداز میں بنایا گیا ہے۔ اوپر سے بھی اور سائیڈوں سے بھی۔ اس لئے لیبارٹری پر بم مارنے یا اُسے ڈائنامیٹ سے تباہ کرنے کا تو خیال ہی حماقت ہے۔ ایک ہی طریقہ باقی رہ جاتا ہے کہ ہم اس لیبارٹری کے اندر داخل ہو کر اسے تباہ کریں۔ پہاڑی کی ساخت بتا رہی ہے کہ اس لیبارٹری سے نیچے دامن تک کوئی باقاعدہ راستہ موجود نہیں ہے۔ اس لئے یقیناً یہ دروازہ یا راستہ لیبارٹری کی چھت پر بنایا گیا ہو گا۔ اور خصوصی ہیلی کاپٹروں کی مدد سے آمد و رفت ہوتی رہتی ہو گی۔ اس لئے ہمیں اب یہ بات سوچنی ہے کہ شاگل اور اس کے

www.urdukorner.com

ساتھیوں کی نظروں سے بچ کر ہم لیبارٹری کی چھت تک پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب تم کہہ رہے ہو کہ اس کی چھت اور سائیڈیں بم پروف ہیں تو پھر ہم چھت پر جا کر کیا کریں گے۔ اور ویسے بھی اتنی بلندی پر بغیر ہیلی کاپٹر کے ہم کسی طرح بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اور ہیلی کاپٹر اول تو یہاں موجود نہیں ہے۔ اور اگر ہو بھی سہی تو ٹوچی اڈے والے اُسے آسانی سے ہٹ کر سکتے ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کمال ہے۔ پہاڑی علاقے میں آتے ہی تمہارا ذہن کچھ ضرورت سے زیادہ ہی کام کرنے لگ گیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی غلط بات کی ہے"۔۔۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تم غلط بھی کہو تو اُسے صحیح قرار دینے والا تنویر یہاں موجود ہے۔ کیوں تنویر۔ کیا جولیا کبھی غلط بات کہہ سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ جب جولیا کی دلیل کا جواب نہ مل سکا تو اس طرح آئیں بائیں شائیں کرنے لگ گئے ہو"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کی بات سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔ کیونکہ واقعی تنویر نے ایک لحاظ سے جولیا کی بات کی تصدیق بھی کر دی تھی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا۔ جوزف دوڑتا ہوا غار میں داخل ہوا۔ وہ ٹائیگر اور جوانا غار سے باہر ہی کھڑے تھے۔

"باس۔ میں نے اوپر جانے کا ایک راستہ ڈھونڈ نکالا ہے"۔۔۔ جوزف نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت تھی۔ بس کسی چٹان سے سر مار دو۔ اوپر پہنچ جاؤ گے۔ اتنے اوپر کہ پھر واپسی کا سکوپ ہی ختم ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے مسکرا کر جواب دیا۔ اور جوزف اس طرح آنکھیں پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے اُسے عمران کی بات سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

"کیا مطلب باس۔ کیا یہ جادو کی پہاڑی ہے کہ چٹان سے سر مارنے سے اوپر جانے کا راستہ مل جائے گا"۔۔۔ جوزف نے بات کو کسی اور طرف لے جاتے ہوئے کہا اور اس کی اس معصومیت پر سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"یہ جادوگری نہیں عشق کی کرامات ہے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ کون سا راستہ تم نے تلاش کیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہاں سے شمال کی طرف ایک غار ہے۔ میں اس غار میں گھستا گیا کہ ہو سکتا ہے کہ دیکھا کا کوئی آدمی اندر نہ چھپا ہوا ہو۔ تو وہ غار اس طرح اوپر چڑھنے لگا۔ جیسے سیڑھی۔ میں اوپر چڑھتا گیا۔ اور پھر غار ایک ایسی سرنگ سے جا ملی۔ جو چکر کھا کر اوپر جا رہی تھی۔ میں آپ کو بتانے کے لئے واپس آ گیا"۔۔۔

www.urdukorner.com

جوزف نے جواب دیا۔

"صفدر تم۔ تنویر اور نعمانی کو ساتھ لے کر جاؤ اور اس سرنگ کی اچھی طرح چیکنگ کرو۔ خاص طور پر تم نے یہ دیکھنا ہے کہ یہ سرنگ اوپر چوٹی تک جاتی ہے یا کہیں راستے میں ہی ختم ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور صفدر سر ہلاتا ہوا دہانے کی طرف مڑ گیا۔ تنویر اور نعمانی کے ساتھ ساتھ جوزف بھی اس کے پیچھے غار سے باہر نکل گیا۔ غار کے اندر ایک سائیڈ پر بڑی سی دری بچھی ہوئی تھی۔ عمران اس دری پر بیٹھ گیا تو کیپٹن شکیل اور جولیا بھی اس کے ساتھ ہی دری پر بیٹھ گئے۔ جب کہ باقی ساتھی غار سے باہر نکل گئے۔

"عمران صاحب۔ اس وقت ہماری پوزیشن انتہائی خطرناک ہے۔ شاگل اور اس کے ساتھی اس وقت نجانے کہاں ہوں گے۔ اور دوسری بات یہ کہ ٹوچی اڈہ بھی یہاں سے قریب ہی موجود ہے۔ کسی بھی لمحے یہاں جنگی ہیلی کاپٹروں اور سینکڑوں کی تعداد میں چھاتہ بردار اتر سکتے ہیں۔ اسی لئے میرا تو خیال ہے۔ کہ ہمیں اس طرح اس غار کے اندر بیٹھنے کی بجائے فوری طور پر اس مشن کو تکمیل تک پہنچانے کا کوئی طریقہ سوچنا چاہئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ اب تک ہماری جدوجہد سارا تو پہاڑی تک پہنچنے کے لئے تھی۔ لیکن اب جب کہ ہم یہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں تو ہمیں بہرحال مشن مکمل

کرنے کے لئے آگے بڑھنا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے ذہن میں ایک پلان ہے۔ صفدر واپس آئے گا تو اس بارے میں مزید وضاحت ہو سکتی ہے۔ ویسے نجانے کیا بات ہے۔ یہاں آتے ہی میری چھٹی حس نے مسلسل سائرن بجانا شروع کر دیا ہے کہ ہمیں نہ صرف کہیں دیکھا جا رہا ہے بلکہ شاید ہماری باتیں بھی سنی جا رہی ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور اس کی یہ بات سن کر کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اوہ۔ یہ احساس تمہیں کیسے ہوا۔ یہاں غار کے اندر تمہارا مطلب ہے کوئی مخصوص مشین کام کر رہی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے اس طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ ایسی کسی مشین کو تلاش کر لے گی۔

"یہاں تو سب مشینیں آف ہیں۔ بس مجھے مسلسل احساس ہو رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر ہمیں یہاں سے فوراً باہر چلا جانا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے اگر کوئی دیکھ رہا ہے یا سن بھی رہا ہے تو کیا ہوا۔ ہم یہاں اکیلے تو نہیں ہیں۔ کیپٹن شکیل جیسا معزز گواہ ہمارے ساتھ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا پہلے تو شاید عمران کی بات نہ سمجھ سکی۔ لیکن پھر کیپٹن شکیل

www.urdukorner.com

کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرتی دیکھ کر اُسے شاید عمران کی بات کا مطلب سمجھ آ گیا۔

"تم باز نہیں آؤ گے بکواس کرنے سے۔ جب دیکھو ہی بکواس شروع کر دیتے ہو" ـــــ جولیانا نے قدرے جھینپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسی لمحے صدیقی غار میں داخل ہوا۔ اس کے گلے میں ایک دوربین تھی۔

"عمران صاحب۔ پہاڑی کے اوپر ایک ڈش انٹینا جیسا آلہ نصب ہے۔ میں اوپر چڑھ کر پوری وادی کا جائزہ لے رہا تھا کہ میں نے اُسے دیکھا ہے" ـــــ صدیقی نے کہا۔ تو عمران یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ڈش انٹینا جیسا آلہ اور پہاڑی کے اوپر۔ اوہ۔ آؤ میرے ساتھ" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے قدم بڑھاتا وہ صدیقی کو ساتھ لئے باہر آ گیا۔ ظاہر ہے کیپٹن شکیل اور جولیانا نے بھی ان کے پیچھے ہی آنا تھا۔ صدیقی عمران کو ساتھ لے کر ایک چٹان کی طرف بڑھا اور پھر وہ اوپر چڑھنے لگے۔

"یہاں سے دیکھیں اوپر سامنے بالکل ناک کی سیدھ میں" صدیقی نے گلے سے طاقتور دوربین اتار کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ناک کی سیدھ میں۔ تمہاری ناک یا اپنی ناک۔ ہو سکتا ہے تمہاری ناک ٹیڑھی ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے دوربین آنکھوں سے

لگائی اور اوپر اس طرح سر اٹھا کر دیکھنے لگا کہ اس کے سر کی پشت تقریباً اس کی گردن سے جا لگی تھی۔

"اوہ اوہ۔ میری چھٹی حس درست سائرن بجا رہی تھی۔ یہ ایم۔ ڈی سی۔ ایف سسٹم ہے۔ مگر......" ـــــ عمران نے دوربین ہٹاتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیسا سسٹم عمران صاحب" ـــــ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"جلدی چلو نیچے۔ اس وقت ہم شدید خطرے میں ہیں۔ جلدی کرو" ـــــ عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا نیچے اترتا گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا چیز ہے وہ" ـــــ نیچے کھڑے کیپٹن شکیل اور جولیانا نے کہا۔

"سب سے کہہ دو کہ وہ غاروں کے اندر رہیں۔ باہر کوئی نہ نکلے" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صدیقی تیزی سے دوڑتا ہوا دوسری طرف چلا گیا۔ جہاں اس کے دوسرے ساتھی موجود تھے۔ اور عمران ہونٹ کاٹتا اُسی غار میں آ گیا جہاں وہ پہلے موجود تھے۔

"ہوا کیا ہے" ـــــ جولیانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"پہاڑی کی چوٹی پر اس سمت انتہائی خطرناک اور جدید ترین چیکنگ اور فائرنگ سسٹم نصب کیا گیا ہے۔ اسے ماڈرن ڈیو چیکنگ اینڈ فائرنگ یا ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایف سسٹم کہتے ہیں۔ اس کی مدد سے اس پوری سمت میں تقریباً تین چار کلو میٹر

www.urdukorner.com

کی وسیع رینج میں ہونے والی معمولی سی حرکت نہ صرف ریسیونگ سیٹ پر دیکھی جا رہی ہو گی بلکہ اس کی مدد سے وہ ہم سب کو آسانی سے اور یقینی طور پر ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن سنگلانے اب تک ایسا کیوں نہیں ہو سکا۔ حالانکہ وہ جگہ جہاں ریکھا سے ٹکراؤ ہوا تھا وہ بھی اس سسٹم کی رینج میں تھا۔ وہ آسانی سے اس وقت ہمیں ہلاک کر سکتے تھے" ـــــ عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی خطرناک صورت حال ہے" ـــــ جولیانے کہا۔

"ہاں۔ اس سسٹم کی موجودگی میں ہمارا الیبا ڈٹری تک زندہ پہنچ جانا ہی ناممکن ہے۔ اس لئے اب ہمیں یہ مشن ناکام چھوڑ کر واپس جانا ہو گا" ـــــ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ مشن ناکام چھوڑ کر واپسی۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔ اتنی مشکلوں سے تو یہاں تک پہنچے ہیں" ـــــ جولیانے حیرت کے مارے پھٹی پھٹی آواز میں کہا۔

"جولیا۔ اگر زندگی بچ جائے تو ایسے کئی اور مشن مکمل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس سسٹم کے سامنے آنے کے بعد ہمارا یہاں سے زندہ بچ کر نکل جانا بھی ایک معجزے سے کم نہیں ہو گا۔ ہمیں اب فوری واپس جانا ہو گا ہر صورت میں۔ اٹ از مائی آرڈر۔ چلو سب ساتھیوں کو بلاؤ" ـــــ عمران نے انتہائی سخت

اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یہ ناممکن ہے۔ ہم کسی صورت واپس نہیں جا سکتے" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ اگر عمران صاحب ایسا کہہ رہے ہیں تو پھر ٹھیک ہو گا۔ آپ کو ضد نہیں کرنی چاہئے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ـــــ تم بھی یہ بات کر رہے ہو۔ حیرت ہے" ـــــ جولیانے حیرت بھرے انداز میں کیپٹن شکیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ سمجھ دار آدمی ہیں مس جولیا۔ کیا ہوا اگر ایک مشن کامیاب نہ ہو سکا۔ اور دوسری بات یہ کہ عمران صاحب کو چیف نے اس مہم کا لیڈر بنایا ہے۔ اس لئے ان کے حکم کی تعمیل فرض ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے اپنے مخصوص سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف کا حکم ہے۔ اور تم بھی یہی کہہ رہے ہو تو ٹھیک ہے۔ میرا کیا خود ہی چیف کو جواب دینا رہے گا" ـــــ جولیانے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے چہرے پر غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ شاید چیف کے حوالے کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی۔

"چلو ایک آدمی تو ایسا ملا جس کی بات تم مان لیتی ہو۔ اب یہاں سے واپسی پر مجھے کیپٹن شکیل کی خدمت کرنی پڑے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بے اختیار جھینپ گئی۔

"تم پھر۔۔۔۔" ـــــ جولیانے مصنوعی غصے سے کہا۔

"ہمارا تو کام ہی دستک دینا ہے۔ کوئی دروازہ کھولے یا نہ کھولے۔ یہ اس کی مرضی ہے" ـــــ عمران نے ڈھیٹ عاشقوں

www.urdukorner.com

جیسے لہجے میں کہا۔

" دروازہ تو نجانے کب سے کھلا ہوا ہے۔ لیکن تم پھر بھی دستک ہی دے رہے ہو"۔۔۔ جولیا نے جذباتی سے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئی۔ اور عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل مسکرانے لگا۔

اُسی لمحے صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جوزف، تنویر اور نعمانی تھے۔

" وہ سرنگ تو کچھ اوپر جا کر ختم ہو گئی ہے۔ ویسے بھی وہ بے حد تنگ ہے۔ بڑی مشکل سے میں اس میں گھسٹ گھسٹ کر آگے بڑھا ہوں" صفدر نے کہا۔

" اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہم نے فوری واپسی کا فیصلہ کر لیا ہے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔۔ تنویر نے بُری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ صفدر کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلتی چلی گئی تھیں۔ ان کے ظاہر ہے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا کہ عمران اس قسم کی بات ان حالات میں کہہ بھی سکتا ہے۔

" مجبوری ہے۔ تم بھی تیار ہو جاؤ واپسی کے لئے"۔۔۔ عمران کا لہجہ اور بھی زیادہ سنجیدہ ہو گیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ میں تمہارا حکم ماننا تو ایک طرف اس طرح کی واپسی کا کہنے پر گولی سے بھی اڑا سکتا ہوں۔ تم مشن سے پیچھے ہٹ کر پاکیشیا سے غداری

کر رہے ہو"۔۔۔ تنویر بُری طرح بھڑک اٹھا۔

" جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی ہوگا۔ سمجھے۔ اور سنو۔ مجھے آنکھیں دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آئندہ تم نے کوئی ایسی بات کی۔ تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے۔ میں اس مشن کا لیڈر ہوں۔ اور مجھے لیڈر بھی تمہارے چیف نے بنایا ہے۔ میں خود اسے جواب دے لوں گا"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں نجانے کیا بات تھی کہ تنویر جیسا شخص بھی ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔ صفدر اور صدیقی کی حالت بھی تنویر سے مختلف نہ تھی۔ جب کہ جولیا اور کیپٹن شکیل خاموش کھڑے تھے۔

" آخر کیوں۔ وجہ"۔۔۔ تنویر نے آخر کار بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے پوچھ ہی لیا۔ لیکن اب لہجے میں سختی کی بجائے بے چارگی اور بے بسی کا عنصر نمایاں تھا۔ چیف والا حوالہ اس کے لئے بھی جولیا کی طرح فیصلہ کن ثابت ہوا تھا۔

" کافرستان والوں نے لیبارٹری سے نیچے ایک جدید ترین چیکنگ اور فائرنگ سسٹم نصب کر رکھا ہے۔ جس کی رینج تقریباً تین چار کلومیٹر ہوتی ہے۔ اس جدید نظام کے اندر فائرنگ سسٹم بھی موجود ہے۔ جو مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔ اس سسٹم سے وہ جب چاہیں اور جسے چاہیں اپنی رینج کے اندر ایک لمحے میں ہلاک کر سکتے ہیں۔ کسی بھی جنگی ہیلی کاپٹر کو تباہ کر سکتے ہیں۔ اور رینج میں ہونے والی ہر قسم کی آواز سن سکتے ہیں اور رینج میں ہونے والی ہر قسم کی نقل و حرکت کو ریسیونگ سیٹ کی سکرین پر دیکھ سکتے

www.urdukorner.com

ہیں۔ حتیٰ کہ رینج کے اندر کسی بھی غار یا خفیہ جگہ کو بھی ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے۔ اس سسٹم کے مقابلے میں سوائے اس کے ہم یقینی موت کا شکار ہو جائیں اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ ابھی تک اس سسٹم سے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا گیا۔ بہر حال وہ جس لمحے چاہیں صرف ایک بٹن دبا کر ہم سب کو یقینی طور پر لاشوں میں تبدیل کر سکتے ہیں لہذا مجبوری ہے۔ ہمیں اس مشن میں اپنی ناکامی کا برملا صرف اعتراف کرنا ہوگا۔ بلکہ یہ دعا بھی کرنی ہوگی کہ ہم صحیح سلامت اس کی رینج سے باہر بھی نکل جائیں۔ یہ لیباڈٹری سار تو واقعی ناقابل تسخیر ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اگر واقعی ایسی بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ مجبوری کا کوئی علاج نہیں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ تنویر بھی خاموش ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے ہونٹ اس طرح سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ جیسے کسی نے اس کے حلق میں کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ اتار دیا ہو۔ اور پھر وہ سب اس غار سے باہر نکل آئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی واپسی شروع ہو گئی۔

" ہمیں اس ٹھاکر راجندر سنگھ کے گاؤں تک تو جانا ہوگا۔ وہاں سے ہمیں آسانی سے خچر مل جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔ لیکن واپس جاتے ہوئے ان کے چہرے بجھے ہوئے اور مایوسی سے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ شاید زندگی میں پہلی بار وہ اس طرح ناکام اور نامراد واپس لوٹ رہے تھے۔

" کیا کسی طرح اس سسٹم کو ناکام نہیں بنایا جا سکتا"۔۔۔۔ صفدر

نے کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اگر تباہ کیا جا سکتا تو کیا میرا دماغ خراب ہے کہ میں یہاں آ کر اس طرح واپس چل دیتا"۔۔۔۔ عمران نے صفدر کو بری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اس سے پہلے کبھی عمران نے صفدر سے اس لہجے میں بات نہ کی تھی۔ شاید اس وقت عمران کا ذہن اس کے اپنے کنٹرول میں نہ تھا ظاہر ہے۔ ٹیم کے سارے ممبران اس ناکامی پر دل گرفتہ تھے تو عمران جیسے شخص کی ذہنی کیفیت کیا ہو سکتی تھی۔

" چیف تمہیں گولی مار دے گا۔ یہ میری پیش گوئی ہے۔ اس کی لغت میں ناکامی کا لفظ ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ یک لخت تنویر نے اونچی آواز میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے۔ لیکن جب مرنا ہی ہے تو اپنے ملک میں کیوں نہ مریں۔ یہاں تو ہماری لاشیں بھی کسی نے دفن نہیں کرنیں۔ اور دوسری بات یہ کہ یہاں تم سب کی جانوں کے لئے حقیقی خطرہ ہے۔ وہاں صرف میری ہی جان جائے گی۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس بچ سکتی ہے تو میری جان کا سودا مہنگا نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہو سکتا ہے۔ شاگل یا وہ ریکھا ہمیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ احمق نہیں ہیں۔ اس وقت ہم جس حالت میں جا رہے ہیں اگر ہمیں راستے میں چھیڑا گیا تو ہم واپس بھی پلٹ سکتے ہیں۔ اور پھر مرنا تو ہے ہی۔ لیکن یہ پوری پہاڑی شاگل اور ریکھا سمیت اڑا کر رکھ

www.urdukorner.com

دوں گا۔ کیا ان دونوں کے لئے اتنا کافی نہیں ہے کہ عمران نے ان کے مقابلے میں اپنی شکست قبول کر لی ہے۔ کیا اس سے زیادہ اذیت ناک موت بھی میرے لئے ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ چیف کو میں سمجھا دوں گی۔ وہ میری بات مان جائے گا"۔۔۔ یک لخت جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ تم سے زیادہ میں تمہارے چیف کے مزاج سے واقف ہوں۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ میری موت اب یقینی امر بن چکی ہے۔ اور ویسے بھی کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر چیف نہیں مارے گا تو میں خود ہی اپنے آپ کو ہلاک کر لوں گا۔ میرے لئے ناکامی ہی موت کا دوسرا نام ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر میں نہیں جاتی اور نہ ٹیم جائے گی۔ ہم سب اکٹھے ہی یہاں مریں گے"۔۔۔ جولیا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہی ہو گا۔ سمجھیں۔ اب اگر تم نے اس سلسلے میں کوئی بات کی تو ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈالوں گا۔ جو میں نے فیصلہ کیا ہے وہ قطعی اور حتمی ہے۔ آئندہ اس معاملے میں زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالنا"۔۔۔ عمران نے اُسے بُری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ صفدر سے ہونے والی بات سے بھی زیادہ سخت تھا۔

"تم جولیا کو اس طرح نہیں جھڑک سکتے۔ سمجھے۔ تمہارے

لیڈر بننے کا یہ مطلب نہیں کہ تم ۔۔۔۔۔" تنویر نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ تمہیں کیا حق ہے بات کرنے کا"۔۔۔ اس سے پہلے کہ تنویر کا فقرہ مکمل ہوتا جولیا نے اُسے جھڑک دیا اور تنویر خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ ظاہر ہے۔ اب وہ مزید کیا کہہ سکتا تھا۔

www.urdukorner.com

شاگل کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور وہ مسلسل بے بسی کے عالم میں اپنے ہی ہونٹ اس بری طرح چبائے چلا جا رہا تھا جیسے اپنا لہو خود پینا چاہتا ہو۔ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی چٹانوں سے بندھے ہوئے تھے۔ ریکھا اور اسکے ساتھیوں نے ان پر مشین گنیں تانی ہوئی تھیں۔ اور وہ انہیں روک ہی نہ سکتا تھا۔ اور نہ کسی طور مداخلت کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے جسم میں جیسے غصے سے آگ بھڑک اٹھی تھی۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتے ہوتے اب غصے کی شدت سے نیلا پڑنے لگ گیا تھا۔

"یہ عورت مجھ سے آگے بڑھ گئی ہے۔ یہ عمران اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ابھی خاتمہ کر دے گی اور میں۔ میں صرف تماشہ دیکھتا رہ جاؤں گا۔ میں سیکرٹ سروس کا چیف۔ میں کچھ

بھی نہ کر سکا۔ اور یہ کل کی چھوکری مجھ سے آگے نکل جائے گی۔ اوہ کاش کاش اس وقت میگزین لوڈ ہوتا تو میں اس ریکھا سمیت سب کو گولیوں سے اڑا دیتا" ——— شاگل نے غصے کی شدت سے اپنے بال نوچتے ہوئے کہا۔

کاشی پہلے ہی اٹھ کر چلی گئی تھی ورنہ اگر وہ اس وقت موجود ہوتی تو یقیناً شاگل اسے گولیوں سے اڑا دینے سے دریغ نہ کرتا۔ دوسرے لمحے عمران نے اس کا نام لیا تو وہ یک لخت چونک پڑا۔ اور اب وہ غور سے ان کی باتیں سننے لگا۔

"اوہ اوہ۔ یہ عمران کوئی چکر چلا رہا ہے۔ کاش یہ چکر چلا دے۔ کاش یہ ریکھا کو شکست دے دے" ——— شاگل نے ایسے گڑگڑا کر دعا کرتے ہوئے کہا جیسے عمران اس کا ساتھی ہو۔ اور ریکھا اس کے دشمن گروپ سے تعلق رکھتی ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ یک لخت اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اس نے ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو ہوا میں اڑ کر عقب میں چٹانوں اور پھر دل پر گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور پھر عمران کا دیو ہیکل ساتھی یکلخت دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں کی آوازیں اس مشین سے نکلنے لگیں۔

"وہ مارا۔ اب پتہ چلے گا ریکھا کو۔ کہ عمران سے مقابلہ کیسے ہوتا ہے۔ ہا ——— ہا ——— ہا۔ اب پتہ چلے گا اس چھوکری کو کہ عمران کس بلا کا نام ہے" ——— شاگل بے اختیار مسرت بھرے انداز میں حقیقتاً ناچنے لگ گیا۔

www.urdukorner.com

"باس باس" ۔۔۔ اسی لمحے کاشی کی حیرت بھری آواز سنائی دی وہ شاید خوف کے مارے خیمے سے باہر چھپی کھڑی تھی۔ اور شاگل کی مسرت بھری آواز سن کر وہ اندر داخل ہوئی تھی۔

"اوہ اوہ کاشی۔ آؤ دیکھو۔ اس عمران نے کس طرح ریکھا اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ آؤ دیکھو" ۔۔۔ شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں مڑ کر کاشی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ریکھا بھی مر گئی ہے" ۔۔۔ کاشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی مری نہیں تو اب زندہ بھی نہیں بچ سکتی۔ وہ بچ کر کہاں جا سکتی ہے" ۔۔۔ شاگل نے کہا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب انہوں نے ایک چٹان کے پیچھے کھڑے ہیلی کاپٹر کو اڑ کر نیچے گہرائی میں جاتے ہوئے دیکھا تو شاگل کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

"ہونہہ۔ قسمت کی دھنی ہے۔ اس بار بچ کر نکل گئی ہے۔ لیکن اس کی پوری پاور ایجنسی ختم ہو گئی ہے۔ اب یہ کیا کرے گی" ۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور شاگل نے چونک کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ریکھا کالنگ چیف شاگل۔ ہیلو ہیلو اوور" ۔۔۔ ریکھا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ چیف آف سیکرٹ سروس اوور" ۔۔۔ شاگل نے بڑے رعونت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف آپ کہاں موجود ہیں۔ میں آپ کے پاس آنا چاہتی ہوں میں اس وقت ہیلی کاپٹر پر اکیلی ہوں اور نیچی پرواز کر رہی ہوں۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں ٹوچی اڈے والے میرا ہیلی کاپٹر نہ تباہ کر دیں اوور" ریکھا نے کہا۔ وہ لہجے سے ہی بے حد ہراساں اور گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی۔

"مجھے معلوم ہے ریکھا کہ عمران نے تمہاری پوری پاور ایجنسی کو ختم کر دیا ہے۔ اور تم بس اتفاق سے بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ہو۔ بہرحال آجاؤ۔ میں ٹوچی اڈے سے جنوب کی طرف تیسری بڑی پہاڑی سنگرام پر موجود ہوں۔ تم یہاں آجاؤ میں ٹوچی اڈے والوں کو کہہ دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ شاگل نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کی بجائے اسے فتح حاصل ہوئی ہو۔ اور پھر اس نے جلدی سے بٹن آف کر کے ٹوچی اڈے کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کی اور اڈے کے کمانڈر آتما رام کو اس نے ریکھا کے ہیلی کاپٹر کے متعلق بتا دیا تاکہ وہ اس پر فائر نہ کھول دیں۔

"کاشی۔ اب تم باہر جاؤ۔ اور جیسے ہی ریکھا کا ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے اسے اترنے کی جگہ کا کاشن دو۔ اور پھر اسے لے کر میرے پاس آؤ" ۔۔۔ شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر کے کاشی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"بس باس" ــــ کاشی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور خیمے سے باہر نکل گئی۔

"اب مجھے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے آگے بڑھنا ہوگا۔ کاش سسٹم میں میگزین لوڈ ہوتا" ــــ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں تو سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن ذہن کہیں اور تھا۔ اب وہ کوئی ایسی ترکیب سوچ رہا تھا جس سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا یقینی طور پر خاتمہ کر سکے۔ لیکن جو بھی تجویز اس کے ذہن میں آتی وہ خود ہی اُسے مسترد کر دیتا۔ وہ مسلسل سوچتا رہا۔ لیکن کوئی ایسی ترکیب اس کے ذہن میں نہ آرہی تھی ــــ جو ہر لحاظ سے فول پروف ثابت ہو سکتی۔

"ارے۔ یہ کیا۔ یہ اوپر کیا دیکھ رہا ہے" ــــ یک لخت شاگل نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا تھا کہ عمران کا ایک ساتھی ایک چٹان پر چڑھا دوربین سے اوپر دیکھ رہا تھا۔ اور اس کا انداز ایسا تھا کہ شاگل کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ کہیں وہ سسٹم کو نہ چیک کر لے۔ اور پھر وہ آدمی چٹان سے اترا اور دوڑتا ہوا غار کے اندر چلا گیا۔ جس کا اندرونی منظر سکرین کی ایک سائیڈ پر بنے ہوئے چوکٹے میں نظر آرہا تھا اور عمران اور اس کی ساتھی لڑکی جولیا اور ایک اور آدمی اس غار میں موجود تھے۔ اور پھر اس کے ذہن میں ابھرنے والا اندیشہ درست ثابت ہوا۔ وہ آدمی عمران کو اس سسٹم کے متعلق ہی بتا رہا اس نے عمران کو چونک کر باہر جلتے دیکھا۔

"کاش فائرنگ سسٹم کام کر رہا ہوتا عمران، تو اس وقت تک تم دس بار جہنم میں اتر چکے تھے" ــــ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

عمران چیکنگ کے بعد غار میں آیا۔ تو شاگل بڑے اشتیاق بھرے انداز میں اس کے رد عمل کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن جب عمران نے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں واپسی کا اعلان کر دیا تو شاگل بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ اوہ۔ اب ٹھیک ہے۔ اب راستے میں انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اوہ ویری گڈ۔ ویری گڈ" ــــ شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اُسی لمحے اس کے عقب میں قدموں کی آواز ابھری۔ اور شاگل نے چونک کر دیکھا تو کاشی ریکھا کے ہمراہ اندر آرہی تھی۔

"ارے۔ یہ مشین۔ کیا مطلب۔ اس پر تو میرے کیمپ کی تصویر آرہی ہے۔ اوہ۔ عمران کی آواز" ــــ ریکھا نے آگے بڑھتے ہی بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ جدید ترین ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایف سسٹم ہے۔ ہم نے تو یہاں بیٹھ کر تمہارا عمران سے ہونے والا مقابلہ اور تمہارے آدمیوں کی ہلاکت اور تمہارے فرار کا منظر بھی دیکھا ہے" ــــ شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ مگر پھر آپ کو میری امداد کے لئے آنا چاہئے تھا" ــــ ریکھا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"اگر اس میں میگزین لوڈ ہوتا تو ہم یہیں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیتے۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ سسٹم لے آتے ہوئے اس کا میگزین لانا کاشی بھول گئی۔ اور اب دارالحکومت جانے اور وہاں سے میگزین لانے اور اسے سسٹم میں لوڈ کرنے کا وقت بھی نہیں رہا"۔۔۔ شاگل نے اُسے تفصیل سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ ہیلی کاپٹر پہ جا کر اس پہ گولیوں کی بارش تو کر سکتے تھے۔ اس پہ بم تو برسا سکتے تھے"۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں۔ تم نے خواہ مخواہ اُسے ہوش میں لانے اور پھر اس سے گپیں مارنے کی حماقت کی۔ اس طرح اُسے موقع مل گیا۔ اور نتیجہ تم نے دیکھ لیا۔ اس طرح اگر میں بھی حماقت کروں اور ہیلی کاپٹر لے کر اس پہ چڑھ دوڑوں تو تمہاری طرح نتیجہ میرے خلاف بھی نکل سکتا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں۔ کہ عمران پہ آخر کس طرح حملہ کیا جائے اور اب عمران نے خود ہی اس کا سکوپ پیدا کر دیا ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"کیسا سکوپ"۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ ایم۔ وی۔ سی۔ ایف سسٹم سے ڈر کر پسپا ہو رہا ہے۔ ناکام ہو کر واپس جا رہا ہے۔ ظاہر ہے اُسے تو یہ معلوم نہیں کہ اس میں سرے سے میگزین ہی لوڈ نہیں ہے۔ اور اب اُسے راستے میں کہیں بھی آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔ شاگل

نے کہا۔

"واپس جا رہا ہے عمران۔ مشن چھوڑ کر جا رہا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ سب اپنی جانوں پہ کھیل کر یہاں پہنچے ہیں"۔۔۔ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ سنو۔۔۔ خود سن لو"۔۔۔ یک لخت شاگل نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب مشین سے نکلنے والی آواز کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جہاں عمران اپنے ساتھیوں کو سسٹم کی تفصیلات اور واپسی کا فیصلہ سنا رہا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے بڑا احتجاج کیا۔ لیکن عمران اپنی ضد پہ اڑا رہا۔ اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے ان کی ناکام و نامراد واپسی کا منظر بھی دیکھ لیا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی اب یہ آسانی سے مارے جا سکتے ہیں"۔۔۔ ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پاکیشیا کی سرحد یہاں سے بے حد دور ہے۔ اور پیدل یہ لوگ آسانی سے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے کسی ایسی جگہ انہیں آسانی سے گھیرا جا سکتا ہے۔

"ارے۔ یہ تو کاشام جا رہے ہیں۔ جہاں سے میں انہیں بیہوشی کے عالم میں اٹھا لائی تھی۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ وہاں میں آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتی ہوں"۔۔۔ ریکھا نے عمران کی یہ بات سن کر کہ وہ کاشام جائیں گے جہاں سے خچر لے کر وہ آگے بڑھیں گے"۔۔۔ ریکھا نے مسرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ مڑی اور بھاگتی ہوئی خیمے سے باہر نکل گئی۔

www.urdukorner.com

"اسے روکو۔ اسے روکو۔ ورنہ یہ اس بار نہ بچ سکے گی۔ اس طرح احمقانہ انداز میں عمران پر حملہ کرنے کا مطلب سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا"۔ شاگل نے کھڑے ہو کر چیختے ہوئے کہا اور کاشی دوڑتی ہوئی خیمے سے باہر نکل گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے اور عمران اپنے ہی ساتھیوں کو بُری طرح جھاڑ رہا تھا۔ شاگل سمجھ گیا کہ ناکامی کی وجہ سے اس کا دماغ خراب ہو رہا ہے لیکن سسٹم سے جانیں بچانے کی غرض سے وہ فرار ہونے پر مجبور رہے۔

"تم مجھ سے نہ بچ سکو گے عمران۔ اس بار کسی صورت بھی نہ بچ سکو گے"۔ شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ دیکھا مجھے جھٹک کر چلی گئی ہے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر"۔۔۔ کاشی نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"احمق ہے۔ خود ہی مرے گی۔ وہ ضرور اس قصبے کشام کی طرف گئی ہوگی۔ اگر عمران اتنی آسانی سے ہاتھ آنے والا ہوتا تو اُسے عمران نہ ٹالتا"۔۔۔ شاگل نے کہا اور خیمے کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اب یہ مشین آف کر دو۔ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔ اور کاشی سر ہلاتی ہوئی مشین کی طرف بڑھ گئی۔ شاگل نے باہر آکر اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور انہیں کیمپ سمیٹنے کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"باس۔ کیا ہم بھی اس قصبے میں جائیں گے"۔۔۔ کاشی نے خیمے سے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے پلاننگ کر لی ہے۔ رشوم پہاڑی کے پاس ایک تنگ درہ ہے۔ ہم وہاں پکٹنگ کریں گے۔ اور اس بار عمران اور

اس کے ساتھی میرے ہاتھوں نہ بچ سکیں گے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔ اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سامان تیزی سے سمیٹا جانے لگا۔ اور شاگل اب ٹوچی اڈے والوں سے ٹرانسمیٹر پر کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ وہ انہیں بتا رہا تھا کہ وہ اپنے ہیلی کاپٹر پر رشوم پہاڑی کی طرف جا رہا ہے۔ اس لئے اس کے ہیلی کاپٹر کو چیک نہ کیا جائے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے مڑ کر دائیں طرف کو جانے لگا۔ پائلٹ سیٹ پر خود شاگل تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر کاشی بیٹھی ہوئی تھی۔ اور باقی ساتھی اور سامان اس بڑے ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں تھا۔ شاگل کے چہرے پر اب یقینی کامیابی کے آثار نمایاں تھے۔

www.urdukorner.com

تقریباً پانچ کلومیٹر کا فاصلہ عمران نے اس قدر تیز رفتاری سے طے کیا کہ اس کے ساتھیوں کو اس کا ساتھ دینے میں خاصی دشواری ہوئی۔ لیکن پھر عمران اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے کوئی خاص بات اس کے ذہن میں آ گئی ہو۔

"کیا ہوا" ــــ صفدر اور جولیا نے بھی اس کے ساتھ ہی ٹھٹھکتے ہوئے پوچھا۔ وہ دونوں تیز تیز سانس لے رہے تھے۔

"یہ ہم لوگ کہاں جا رہے ہیں" ــــ عمران نے اس طرح معصومانہ لہجے میں پوچھا۔ جیسے ابھی تک وہ بے ہوش رہا ہو اور اب اُسے ہوش آیا ہو۔

"کشام قصبے میں جانے کا کہا تھا تم نے" ــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کشام قصبے میں۔ وہی قصبہ جہاں وہ محترمہ شوکی ہمیں اپنے چچا

کے پاس لے گئی تھی اور جہاں ہمیں کھانا کھلانے کے بعد ہوش نہ رہا تھا اور پھر یہ سارا چکر ان محترم چوہان نے چلایا ہو گا۔ کیوں چوہان۔ کیا مشن کی تکمیل سے پہلے ہی اس شوکی سے شادی کا شوق چرایا ہے کہ پوری بارات لے کر جا رہے ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔ چوہان ہمیں کیوں لے جائے گا۔ خود ہی تو مشن چھوڑ کر واپسی کے لئے کہا اور اب خود ہی الٹی سیدھی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے" ــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن چھوڑ کر لاحول ولا قوۃ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم مشن چھوڑ کر واپس چلے جائیں۔ یہ تو آج تک کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا" عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے جولیا کی بات اُسے سخت ناپسند محسوس ہوئی ہو۔

"عمران صاحب۔ کہیں واقعی آپ کے ذہن پر اس ناکامی کا کوئی بُرا اثر تو نہیں پڑ گیا" ــــ اس بار صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آخر تم لوگ میرے ذہن کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو۔ ابھی تو میں نے نئی نئی اس کی بیٹری چارج کرائی ہے۔ میں نے اس مشن پر آنے سے پہلے اماں بی سے جولیا کے متعلق بات کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور پھر میں نے جا کر اماں بی کے سامنے جولیا کی تعریفوں میں زمین آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیئے۔ یقین کرو جولیا کی مدح

www.urdukorner.com

میں ایسا قصیدہ کہا کہ کسی بڑے سے بڑے شاعر نے بھی ایسا قصیدہ کسی بادشاہ کی مدح میں نہ کہا ہو گا۔ میں نے سوچا تھا کہ اماں بی تعریفیں سن کر فوراً رضامند ہو جائیں گی۔ لیکن پتہ ہے اماں بی کا کیا ردعمل ہوا۔ انہوں نے جوتی اتاری اور میرے سر پر یہ کہتے ہوئے جوتیوں کی بارش کر دی۔ کہ مجھے کسی نامحرم لڑکی کو غور سے دیکھنے کی جرات ہی کیسے ہوئی۔ اماں بی کی نظروں میں اس سے بڑا گناہ ہی اور کوئی نہیں ہے کہ کسی نامحرم لڑکی کو غور سے دیکھا جائے۔ اور ظاہر ہے تعریفیں تو اُس کی کی جاتی ہیں جسے غور سے دیکھا جائے۔ بس پھر نہ پوچھو ایسی بیٹری چارج ہوئی میرے ذہن کی کہ اس کے سارے سیل ڈبل چارج ہو گئے اور تم کہہ رہے ہو کہ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آخر تمہیں ہوا کیا ہے جو تم نے یوں راستے میں رک کر بکواس شروع کر دی ہے"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

عمران کی پہلی بات سن کر تو اس کا چہرہ خود بخود کھل اٹھا تھا لیکن آخر میں اس کا موڈ آف ہو گیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ عمران کی اماں بی کے خلاف کچھ نہ بول سکتی تھی۔ کیونکہ ایک بار اس نے ذرا سی بات کی تھی تو عمران نے اُسے اس بُری طرح جھاڑ دیا تھا کہ جیسے گولی مار دے گا۔ تب سے جولیا اس معاملے میں بے حد محتاط ہو گئی تھی۔

"یہ ڈرامہ کر رہا ہے۔ تاکہ دماغ کی خرابی کا بہانہ بنا کر چیف کی سزا سے بچ سکے"۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چیف کی سزا۔ کیا مطلب۔ یہ چیف کے عہدے میں ترقی ہو گئی ہے کیا۔ کیا اب وہ کسی جیل کا جلاد لگ گیا ہے"۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں یا جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کھل کر کہیں۔ ہم اس وقت کھلی جگہ پر ہیں اور کسی بھی لمحے موت ہم پر جھپٹ سکتی ہے"۔۔۔ اس بار کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"موت کی رینج ختم ہو چکی ہے کیپٹن شکیل۔ اس سسٹم کی رینج زیادہ سے زیادہ چار کلو میٹر ہوتی ہے۔ اور ہم تقریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلے پر آ چکے ہیں اور ہیں بھی زندہ سلامت"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو آپ نے یہ سب ڈرامہ اس سسٹم سے بچنے کے لئے کیا تھا"۔۔۔ صفدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا۔ تم واقعی یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ عمران مشن کو اس طرح ادھورا چھوڑ کر چلا جائے گا۔ آئندہ ایسی سوچ بھی میرے متعلق ذہن میں نہ لانا۔ وہاں ہم واقعی بُری طرح پھنس گئے تھے۔ ہماری زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ سنا جا رہا تھا اور ہماری ہر حرکت چیک کی جا رہی تھی۔ اس لئے وہاں سے نکلنے کا یہی ایک طریقہ تھا کہ ہم فوری طور پر اپنی پسپائی کا اعلان کر دیتے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

www.urdukorner.com

"لیکن تمہارا یہ خیال تو غلط ثابت ہوا ہے کہ وہ ہم پر فائر کھول سکتے ہیں۔ اب تک تو ایک گولی بھی فائر نہیں ہوئی" ـــــ جولیانے کہا۔

"سسٹم تو ایسا ہی ہے۔ نجانے کیوں فائرنگ نہیں کی گئی۔ یا ہو سکتا ہے میری پسپائی اور کشام قصبے جانے کی بات سن کر انہوں نے یہی سوچا ہو کہ جلد یہ سارا تو پہاڑی سے تو دور چلے جائیں پھر آسانی سے ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن اب مشن کس طرح مکمل ہو گا۔ مشن مکمل کرنے کے لئے تو بہرحال ہمیں سارا تو پہاڑی پر دوبارہ جانا ہی ہو گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"نہیں اب ہمیں یہاں سے گھوم کر ٹوچی اڈے پر پہنچنا ہے۔ وہاں سے ہمیں ہیلی کاپٹر آسانی سے ہاتھ لگ سکتا ہے۔ اور ہیلی کاپٹر کے بغیر ہم لیبارٹری تک پہنچ ہی نہیں سکتے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا۔ اور چٹان پر بیٹھ کر اس نے اُسے کھولا اور اپنے سامنے بچھا کر اس پر جھک گیا۔ تھوڑی دیر تک اس پر پہلے سے لگے ہوئے نشانات کو غور سے دیکھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اُسے دوبارہ تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا خیال ہے۔ اب تم لوگوں کو خاصا ریسٹ مل چکا ہو گا اس لئے اب چلنا چاہیئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد عمران رک گیا۔

یہ سامنے ٹوچی پہاڑی ہے۔ جس پر اڈہ ہے۔ اور یہ اس کا ...نی رخ ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور وہ سب اس اونچی ...اڑی کو دیکھنے لگے۔

"ٹائیگر" ـــــ عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس" ـــــ ٹائیگر نے چونک کر آگے بڑھتے ہوئے ...کہا۔

"تم جوزف اور جوانا کو لے کر اوپر جاؤ۔ اور وہاں جتنے بھی افراد ...ہاں سب کا خاتمہ کر دو" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے ...ں کہا۔

"یس باس" ـــــ ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ...ایداب تک عمران کے ساتھ بیکار پھر پھر کر وہ خاصا بور ہو چکا ...تھا۔

"کیوں۔ یہ کیوں جائیں گے۔ کیا سیکرٹ سروس یہ کام ...یں کر سکتی" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ معمولی سا کام ہے۔ سیکرٹ سروس تو بڑے بڑے کاموں ...لئے بنی ہے۔ اس لئے فکر نہ کرو۔ سیکرٹ سروس کے لئے ...ی کام سامنے آجائے گا۔ ٹائیگر زیرو الیون ٹرانسمیٹر ساتھ لے ...جب اڈے پر موجود ہر شخص کا خاتمہ ہو جائے تو مجھے کال ...رنا پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ اب روانہ ہو جاؤ۔ بلندی ...فی ہے۔ اور تمہیں اوپر پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ جائے گا" ...ان نے کہا۔ اور ٹائیگر سر ملاتا ہوا جوزف اور جوانا کو ساتھ لے

www.urdukorner.com

کو تیزی سے پہاڑی کی طرف بڑھ گیا۔ ان تینوں کی پشت پر اسلحے کے تھیلے لدے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

"آؤ اب کوئی غار تلاش کر لیں تاکہ سیکرٹ سروس کے لئے بڑا کام اطمینان سے بیٹھ کر سوچا جا سکے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصی بڑی غار میں پہنچ گئے۔

"کیا کام ہے" ــــ جولیا نے کہا۔

"سنو۔ لیبارٹری واقعی انتہائی مضبوط ہے۔ اسی لئے اُسے باہر سے کسی صورت بھی تباہ نہ کیا جا سکے گا۔ چاہے اس کی چھت پر ہی کیوں نہ بم مارے جائیں۔ اسی لئے میں نے اس لیبارٹری کی تباہی کے لئے ایک اور پلاننگ کی ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے سار تو پہاڑی کے مغربی سمت اس غار میں اترنا ہو گا۔ جو آگے جا کر چکر کھاتی ہوئی پہاڑی کی چوٹی تک پہنچتی ہے۔ اسی طرح لیبارٹری کی بنیاد تک پہنچی ہوئی یہ بنیاد بھی یقیناً انتہائی مضبوط بنائی گئی ہو گی۔ کیونکہ لیبارٹری کا فرش ویسے بھی انتہائی مضبوط بنایا جاتا ہے۔ اس لئے ہم اس کے نیچے جا کر بھی شاید اسے تباہ یا توڑ نہ سکیں۔ چنانچہ اب ہم نے یہ کرنا ہے کہ انتہائی طاقت ور ڈائنامیٹ سٹکس کے بنڈلوں کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقت ور بموں کو باندھ کر اس پوری سرنگ میں بچھانا ہو گا۔ سرنگ چونکہ پہاڑی کے اندر چکر کھاتی ہوئی گزرتی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے یہ پہاڑی کی سائیڈوں کے قریب ہو گی۔ جب ... بم تمام اسلحہ سرنگ کے اندر بچھ جائے گا تو ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے

دور ہٹ کر اسے چارج کر دیں گے۔ نتیجہ یہ کہ جب سارا خوف ناک اور طاقتور اسلحہ بیک وقت پھٹے گا تو لازماً پہاڑی کے چاروں طرف کے حصوں کے پرخچے درمیان سے لے کر لیبارٹری تک اڑتے جائیں گے اور اس طرح ہم ایک لحاظ سے اس لیبارٹری کے نیچے سے زمین کھینچ لیں گے۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ یہ لیبارٹری کسی فٹ بال کی طرح لڑھکتی ہوئی نیچے گرے گی اور پھر چاہے یہ کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔ اس کی تباہی ایک لازمی امر ہو جائے گی۔ اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ پلاننگ۔ کمال ہے۔ تمہارا دماغ تباہی کے معاملے میں انتہائی تیز چلتا ہے۔ ایسی پلاننگ تمہارے علاوہ شاید ہی اور کسی کے ذہن میں آ سکے" ــــ تنویر نے فوراً ہی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ وہ جو بات بھی محسوس کرتا اُسے لازماً کر دیتا تھا۔ چاہے وہ اس کے کسی دشمن کی تعریف ہی کیوں نہ ہو۔

"شکریہ۔ تمہاری تعریف میرے لئے سرٹیفکیٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور میں یہ سرٹیفکیٹ اپنے ہونے والی بیگم کی خدمت میں بطور ثبوت پیش کر دوں گا" ــــ عمران نے مسکرا کر جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آخر تمہیں کیا مصیبت ہے۔ اچھی خاصی سنجیدہ بات کرتے کرتے پٹڑی سے اتر جاتے ہو" ــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

"کانٹا بدل جائے تو پٹڑی سے اترنا ہی پڑتا ہے ورنہ اسٹیشن پہ پہنچنے کی بجائے ٹرین اُسی تیز رفتاری سے اُسے کراس کرتی ہوئی آگے نکل جاتی ہے۔ اور اسٹیشن بے چارہ اُسی طرح حسرت و یاس سے تکتا رہ جاتا ہے" ۔۔۔ عمران کی زبان بھلا کب رکنے والی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ کا مطلب ہے کہ اس پوری سرنگ کو خطرناک اسلحہ سے بھر دیا جائے" ۔۔۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"ہاں۔ تب ہی ایک پہاڑی کو تباہ کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس قدر اسلحہ کہاں سے آئے گا۔ سرنگ کوئی چھوٹی سی تو نہیں ہوگی خاصی طویل ہوگی" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جتنی بھی طویل ہو۔ ویسے تو صرف اکیلی جولیا ہی کافی ہے۔ مزید کسی خطرناک اسلحے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس اسلحے کا فیوز فوراً جارج ہو جاتا ہے۔ اور نتیجہ یہ کہ اسلحہ رکھنے والا پہلے بھسم ہو جاتا ہے۔ اس لئے مجبوری ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار سوائے تنویر کے باقی سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم باز نہیں آؤ گے بکواس کرنے سے۔ پھر کہتے ہو کہ مجھے احمق نہ کہو" ۔۔۔ جولیا نے اس بار واقعی جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

کمال ہے۔ اب کسے کہہ سکو گی۔ اب تو میں سرٹیفکیٹ پیش کر سکتا ہوں تنویر کا دیا ہوا۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ مجھ جیسے آدمی کو عقلمندی کا سرٹیفکیٹ دینے والے کو چاہئے تم جو مرضی آ... کہتی رہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس پہ سارے مشن کا انحصار ہے" ۔۔۔ صفدر نے منت بھرے لہجے میں ک...

"کون سا معاملہ۔ سرٹیفکیٹ کا۔ کمال ہے۔ سارے میر... سرٹیفکیٹ کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ تم سب نے تو عقلمندی کی ڈ... لے رکھی ہیں اور میں نے کبھی اعتراض نہیں کیا اور مجھے صرف ا... معمولی سا سرٹیفکیٹ ملا ہے اور تم سب پنجے جھاڑ کر بلکہ جھاڑ پھونک کر اس کے پیچھے پڑ گئے ہو" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور صفدر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران کو اس کی مرضی کے بغیر کسی لائن پہ لے آنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔

"تم خاموش ہی رہو تو بہتر ہے۔ صفدر۔ اس کا دماغ اسی طرح ٹھیک ہوتا ہے ورنہ اسے جتنا کہتے جاؤ گے اس کا دماغ اتنا ہی خراب ہوتا جائے گا" ۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ کتنا قریب سے جاننے لگی ہو مجھے۔ اس کا مطلب ہے کچھ امید اب لگ جانی چاہئے۔ کیوں تنویر تمہارا تجربہ کیا کہتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"جواب جاہلاں خاموشی باشد" ——— تنویر نے جل کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لو بھئی صفدر اب تو خوش ہو۔ پہلے عقلمندی کا سرٹیفکیٹ ملا تھا تو تم سب ناراض ہو گئے تھے۔ اب تو جہالت کی ڈگری مل گئی ہے۔ میرا خیال ہے وہ عقلمندی والا سرٹیفکیٹ جعلی تھا۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جہالت یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب عقلمندی کا سرٹیفکیٹ دیں وہ تو جہالت کی ہی ڈگری دے سکتے ہیں" ——— عمران کی زبان ایک بار چل پڑی اور تنویر ہونٹ بھینچے کھولتا ہوا تیزی سے غار کے دہانے کی طرف مڑ گیا۔

"آجاؤ آجاؤ۔ دوسری ڈگری نہیں مانگوں گا۔ ایک ہی کافی ہے میری باقی ساری عمر کے لئے" ——— عمران نے کہا۔ اور صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ لیکن تنویر سنی ان سنی کرتا ہوا باہر چلا گیا۔

"تنویر نے واقعی بے حد ضبط کیا ہے" ——— صفدر نے کہا۔

"کیوں نہ کرتا۔ آخر اتنے بڑے عہدے پر فائز ہے۔ وائس چانسلری کم عہدہ تو نہیں ہوتا چاہے جہالت یونیورسٹی کا ہی کیوں نہ ہو۔ ہے تو وائس چانسلر" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم باز نہیں آؤ گے" ——— جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے انداز میں دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"آؤں گا۔ کیوں نہیں آؤں گا۔ تم جب بھی بلاؤ گی میں فوراً باز

آؤں گا۔ باز فارسی زبان میں دوبارہ کو ہی کہتے ہیں ناں۔ ویسے ایک بات ہے جب میں جاؤں ہی ناں تو باز کیسے آؤں گا" ——— عمران نے باز کے لفظی معنوں کو استعمال کرتے ہوئے کہا۔ اور اس بار جولیا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ اس نے اتنے زور سے اپنے جبڑے بھینچ رکھے تھے کہ چہرے کا رنگ نیلا پڑنے لگ گیا تھا۔ وہ واقعی انتہائی حد تک زچ ہو چکی تھی۔

"زیادہ اسلحہ بھرنے کی ضرورت نہیں ہے صفدر۔ میں پاکیشیا سے اپنے ساتھ ایکس الیون بموں کا ایک ڈبہ اس مقصد کے لئے لے آیا تھا۔ اور تم جانتے ہو کہ ایکس الیون بم میں کس قدر ڈسٹرکشن پاور ہوتی ہے۔ اگر معلوم نہ ہو تو بتا دیتا ہوں کہ جب کسی پہاڑ کے اندر سرنگ بنانی ہو۔ تو پہلے اس کے لئے ڈائنا منٹ سٹکس کے سینکڑوں بنڈل یکے بعد دیگرے استعمال کئے جاتے تھے۔ لیکن اب اس کی جگہ صرف ایک ایکس الیون بم استعمال کیا جاتا ہے۔ اس بم سے ڈسٹرکشن کے ساتھ اس قدر ہولناک پریشر پیدا ہوتا ہے۔ کہ بڑی بڑی چٹانیں واقعی روئی کے گالوں کی طرح اڑتی نظر آتی ہیں۔ اور ڈبے میں چھ ایکس الیون بم ہوتے ہیں" ——— عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ تو صفدر اور جولیا کے ساتھ ساتھ سارے ممبرز کے چہرے کھل اٹھے۔

"اوہ۔ تو تمہارے ذہن میں پہلے سے یہ پلاننگ تھی۔ لیکن کیا تمہیں اس سرنگ کے بارے میں بھی پہلے سے علم تھا" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ اس کا علم تو چوہان کی محترمہ شوکی سے ہوا اور جس کی

www.urdukorner.com

کنفرمیشن اس کے چچا ٹھاکر راجندر سنگھ نے کر دی تھی۔ ویسے یہ سرنگ نہ بھی ہوتی تو سرنگ بنائی بھی جا سکتی تھی، چاہے اس قدر طویل نہ بن سکتی۔ چھوٹی سی ہی کافی رہتی"۔۔۔۔ عمران اب مرجانے کی حد تک سنجیدہ تھا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یہ تصور بھی نہ ہو سکتا تھا کہ وہ زندگی میں کبھی کوئی مذاق کرنا تو درکنار مسکرایا بھی ہو گا۔

"اگر تم اس طرح سنجیدہ رہو تو کتنی اچھی بات ہے"۔۔۔۔ جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بے چارے تنویر نے آج تک سنجیدہ رہ کر کون سا تیر مار لیا ہے، جو میں بھی سنجیدہ رہ کر اس کی طرح اپنے ذہن پر دس بارہ فٹ موٹی تہہ چڑھوا لوں۔ جس کے نیچے بے چاری عقل دب کر سسک سسک کر وفات پا جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا، اور اس بار جولیا سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران۔ اس ٹھاکر راجندر سنگھ نے ہم سے شدید دھوکہ کیا ہے۔ اس کا انداز اب بھی جب مجھے یاد آتا ہے کہ کس طرح پرخلوص انداز میں باتیں کر رہا تھا تو میرا خون کھول اٹھتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھاکر بے چارے نے ہمیں بغیر خچروں کے یہاں پہنچانے کا بندوبست کیا ہے اور تم اس پر غصہ کھا رہی ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

"عمران صاحب۔ آپ سے یہ پوچھنا تو یاد ہی نہیں رہا کہ آپ نے کیا چیز دیکھا اور اس کے ساتھیوں پر فائر کی تھی اور وہ آپ کے

پاس رہ کیسے گئی تھی۔ ہماری تو مکمل تلاشی لی گئی تھی"۔۔۔۔ صفدر نے [illegible] نکلتے ہوئے کہا۔

"وہ پٹس فائر تھا۔ ایک مخصوص قسم کا بم۔ بس ایسے سمجھو کہ انتہائی ہلکی طاقت کا ایکس الیون بم تھا۔ اور جہاں تک تلاشی کا تعلق ہے۔ تو تلاشی تو میری بھی لی گئی تھی۔ لیکن جس طرح پچھلے زمانے میں عمرو عیار کے پاس ایسی زنبیل ہوتی تھی جو دوسروں کو خالی ہی نظر آتی تھی بلکہ اگر دوسرا اس کے اندر ہاتھ بھی ڈال دے تب بھی وہ خالی ہی رہتی تھی۔ لیکن عمرو عیار اس کے اندر سے دنیا کی ہر چیز نکال لیتا تھا۔ اس طرح میں نے بھی ایک ایسی جیب بنوائی ہوئی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیب کیا بنوائی ہوئی ہے۔ تم ہو ہی عمرو عیار"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نام بھی ملتا ہے۔ پہلے عمرو اب عمران"۔۔۔۔ صفدر نے لقمہ دیتے ہوئے کہا اور غار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"لیکن عمرو عیار کی بیوی کا نام تو چاند ستارہ تھا اور وہ بے حد موٹی اور غصیلی عورت تھی۔ پھر تو سکوپ صرف غصیلی کی حد تک ہی رہ جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار جولیا بری طرح جھینپ کر رہ گئی۔ جب کہ غار ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

پھر اسی طرح ہلکی پھلکی باتوں میں وقت نکلتا چلا گیا۔ اور یہ باتیں اس وقت ختم ہوئیں جب تنویر دوڑتا ہوا اندر آیا۔

"ایک بڑا ہیلی کاپٹر چوٹی سے اڑ کر نیچے آ رہا ہے"۔۔۔۔ تنویر

www.urdukorner.com

نے اندر آتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب اٹھ کر تیزی سے غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران کے کہنے پر تنویر نے ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر مخصوص اشارے کرنے شروع کئے تو چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کی طرف آنے لگا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ قریب ہی ایک وسیع چٹان پر اتر گیا۔ اور ٹائیگر، جوزف اور جوانا نیچے اتر آئے۔

" اوپر دو اور ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں۔ اور انٹی ایئر کرافٹ گنیں اور دوسرا بے شمار اسلحہ بھی ہے۔ میں نے صرف ان گنوں کے فیوز آف کر دیئے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو جا کر ان سب کو تباہ کر دیا جائے"۔۔۔ ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

" اوپر کوئی آدمی تو زندہ نہیں رہ گیا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" نہیں باس۔ بارہ آدمی تھے۔ بارہ کے بارہ ہلاک ہو گئے ہیں"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" پھر ضرورت نہیں اسے تباہ کرنے کی۔ جب تک کوئی اوپر پہنچے گا ہم اپنا کام مکمل بھی کر چکے ہوں گے۔ آؤ اب چلیں۔ اپنے مشن کی تکمیل کی طرف"۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ سب اس بڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔

ریکھا ہیلی کاپٹر کو پوری رفتار سے اڑاتی ہوئی ایک لمبا کر کاٹ کر کرشم قصبے پہنچ گئی۔ اُس نے ہیلی کاپٹر کو ٹھاکر راجندر سنگھ کے مکان کے قریب اتارا اور پھر اس میں سے اتر کر وہ دڑتی ہوئی مکان کی طرف بڑھ گئی۔ اُسی لمحے شاید ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر ٹھاکر راجندر سنگھ بھی باہر آگیا۔

" اوہ۔ مادام ریکھا۔ آپ اکیلی آئی ہیں۔ راکھن نہیں آیا"۔۔۔ ٹھاکر راجندر سنگھ نے چونک کر کہا۔

" وہ ایک خاص جگہ پر ڈیوٹی دے رہا ہے اور مجھے ہنگامی طور پر آنا پڑا ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی راکھن کی حماقت کی وجہ سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے صرف آپ کی خاطر راکھن کو کوئی سزا نہیں دی۔ ورنہ ہمارے محکمے میں غفلت کی سزا موت ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے جس طرح ہماری مدد کی تھی۔ اس کی

www.urdukorner.com

خاطر مجھے راکھن کی اس غفلت کو نظر انداز کرنا پڑا ہے ۔ ویسے اب راکھن نے بڑی کامیابی سے انہیں اصل مشن سے پسپا کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے ۔ اور وہ سب اب واپس کشام قصبے کی طرف ہی آرہے ہیں ۔ میں یہاں ایک لمبا چکر کاٹ کر آئی ہوں ۔ تاکہ آپ کی مدد سے انہیں یہاں پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک کیا جا سکے "۔۔۔۔۔ ریکھا نے جان بوجھ کر راکھن کی موت کو نہ صرف چھپاتے ہوئے بلکہ سارا الزام اس پر ڈالتے ہوئے کہا تاکہ کھاکر اس کی پوری طرح مدد پر آمادہ ہو سکے ۔

" اوہ ۔ یہ آپ کی انتہائی مہربانی ہے مادام ۔ راکھن میرا اکلوتا بیٹا ہے ۔ آپ نے اُسے معاف کر کے مجھ پر رحم کھایا ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ان لوگوں کا خاتمہ اب میری ذمہ داری رہی آپ مجھے صرف اتنا بتا دیں کہ وہ لوگ کس راستے سے آرہے ہیں "۔ کھاکر نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا ۔

" وہی عام راستہ جو یہاں سے سارتو پہاڑی کی طرف جاتا ہے ۔ کیا اور بھی کوئی راستہ ہے اس کے علاوہ "۔۔۔۔۔ ریکھا نے چونک کر پوچھا ۔

" ہاں ۔ ہیں دو اور راستے ۔ لیکن وہ انتہائی دشوار گزار ہیں ۔ بہر حال میں ایک ایسی جگہ جانتا ہوں جہاں سے ان کا گزرنا لازمی امر ہے ۔ چاہے وہ کسی بھی راستے سے کیوں نہ آئیں میں اپنے ملازمین سمیت وہاں چھپ کر بیٹھ جاتا ہوں اور آپ یقین کریں کہ وہ اس راستے سے گزرتے ہوئے میرے ملازموں کی گولیوں سے کسی

طرح بھی نہ بچ سکیں گے "۔۔۔۔۔ کھاکر نے کہا ۔

" میں تمہارے ساتھ جاؤں گی ۔ اور کسی پہاڑی پر چڑھ کر میں دوربین سے انہیں چیک کرتی رہوں گی "۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں ملازموں کو بلا لیتا ہوں ۔ چار ہی کافی ہوں گے ۔ آپ ہمیں ہیلی کاپٹر پر ہی وہاں لے جائیں ۔ اس طرح ہم جلد ہی وہاں پہنچ جائیں گے "۔۔۔۔۔ کھاکر نے کہا ۔ اور مڑ کر مکان کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا ۔ ریکھا ہونٹ دبائے وہیں کھڑی رہی ۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات تھے ۔ تھوڑی دیر بعد کھاکر واپس آیا تو اس کے ساتھ چار مقامی پہاڑی آدمی تھے ۔ اور ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں ۔

" کہیں وہ لوگ ہیلی کاپٹر چیک نہ کر لیں "۔۔۔۔۔ ریکھا نے اپنی الجھن آخر کار ظاہر کر دی ۔

" وہ کب سارتو پہاڑی سے روانہ ہوئے ہیں "۔۔۔۔۔ کھاکر نے چونک کر پوچھا ۔

" زیادہ سے زیادہ چالیس منٹ ہوئے ہوں گے "۔۔۔۔۔ ریکھا نے جواب دیا ۔

" پھر آپ بے فکر رہیں ۔ وہ جس قدر بھی تیز رفتاری سے آئیں چھ گھنٹوں سے پہلے اس جگہ نہیں پہنچ سکتے ۔ اور اتنا پہلے جانے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ اندر چلیں آرام کریں ۔ ہم تین چار گھنٹوں بعد چلیں گے "۔۔۔۔۔ کھاکر نے مطمئن لہجے میں کہا ۔ ریکھا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا ۔

www.urdukorner.com

پھر ٹھاکر نے اپنے آدمیوں کو واپس بھیج دیا اور ریکھا کو لے کر وہ مہمان خانے میں پہنچ گیا۔ اس نے ریکھا کی خاطر داری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ریکھا نے بھی اس وقفے کو غنیمت سمجھا۔ اس نے غسل کر کے کھانا کھایا اور پھر ایک آرام دہ بستر پر وہ اطمینان سے لیٹ گئی۔ چونکہ اس کے ذہن میں خاصا دباؤ رہا تھا۔ اس لئے لیٹتے ہی وہ گہری نیند سو گئی۔ پھر اُسے ٹھاکر نے ہی جگایا۔

"مادام۔ اب ان کے آنے کا وقت قریب ہے۔ اب ہمیں چلنا چاہیئے" ــــــ ٹھاکر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کتنا وقت گزر چکا ہے" ــــــ ریکھا نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے اپنے تراشیدہ بالوں کو سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"چار گھنٹے گزر چکے ہیں" ــــــ ٹھاکر نے جواب دیا اور ریکھا اچھل کر بیڈ سے اتر آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار اس جگہ کی طرف بڑھے جا رہے تھے جس کی نشاندہی ٹھاکر نے کی تھی۔ ٹھاکر کے چار مسلح ملازم بھی ہیلی کاپٹر میں موجود تھے۔ اس جگہ پہنچ کر اس نے ٹھاکر اور اس کے ملازموں کو اتار دیا۔ یہ ایک تنگ سی گھاٹی تھی۔ اور خود وہ ہیلی کاپٹر لے کر دوبارہ فضا میں بلند ہوئی اور اس نے ایک اونچی پہاڑی پر ایک ایسی جگہ ہیلی کاپٹر اتارا جہاں سے وہ اس گھاٹی کی طرف آنے والوں کو کسی طرح بھی نظر نہ آ سکے۔ اور خود وہ دوربین لے کر ایک ایسی جگہ بیٹھ گئی۔ جہاں سے وہ دور دور تک چیکنگ کر سکتی تھی۔ لیکن نیچے

سے خود اُسے نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے ٹھاکر اور اس کے ملازموں کو بھی اس گھاٹی کے دونوں طرف پتھروں کے پیچھے چھپا ہوا دیکھ لیا تھا۔ لیکن پھر دو تین گھنٹے مزید گزر گئے اور دوپہر ہونے کے قریب آ گئی۔ لیکن پہاڑیاں ویسے ہی ویران اور بنجر دکھائی دے رہی تھیں۔

"اب تک تو انہیں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ کہیں وہ کسی اور طرف نہ نکل گئے ہوں" ــــــ ریکھا نے انتظار کرتے کرتے تنگ آ کر سوچا۔ ایک بار پھر اس نے سوچا کہ ہیلی کاپٹر لے کر نیچے جائے اور ٹھاکر سے بات کرے۔ لیکن پھر اس نے کچھ دیر مزید انتظار کرنا مناسب سمجھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اُسے دور ایک چٹان کے پیچھے ایک آدمی خچر پر بیٹھا آتا دکھائی دیا۔ تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے جدید اور طاقتور دوربین کے درمیان لگی ہوئی ایک ناب کو ہاتھ سے گھمانا شروع کیا۔ تو خچر پر سوار آدمی طویل فاصلے پر ہونے کے باوجود تیزی سے قریب آتا دکھائی دینے لگا۔ اور چند لمحوں بعد اس کا چہرہ کلوز اپ میں آ گیا۔ ریکھا غور سے اُسے دیکھتی رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے خدوخال موجود تھے وہ ان سے اس آدمی کے خدوخال کا مقابلہ کرتی رہی۔ لیکن اُسے مسلسل مایوسی ہو رہی تھی۔ یہ شخص ان سب سے قطعی مختلف تھا۔ میک اپ سے شکل تو بدلی جا سکتی تھی۔ لیکن بنیادی خدوخال کم ہی بدلے جا سکتے تھے۔ اور اس نے ناب دوبارہ گھمانی شروع کر دی۔ اب خچر بردار تیزی سے دور ہٹتا چلا گیا۔ وہ اب یہ چیک کر رہی

www.urdukorner.com

تھی کہ یہ اکیلا ہے یا اس کے ساتھ اور بھی لوگ ہیں۔ لیکن وہ آدمی مزے سے خچر پر بیٹھا آگے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ ریکھا کو جب یقین ہو گیا کہ وہ اکیلا ہے تو وہ تیزی سے اٹھی اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اسس کا ہیلی کاپٹر پہاڑی سے اڑا اور اس جگہ پر اتر گیا جہاں ٹھاکر موجود تھا۔

"کیا بات ہے مادام" ——— ٹھاکر نے ریکھا کے نیچے اترتے ہی کہا۔

"ان لوگوں کو اب تک پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ ایک آدمی البتہ مغرب کی طرف سے خچر پر سوار آ رہا ہے۔ لیکن وہ اکیلا ہے" ——— ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ دوربین مجھے دکھایئے۔ میں چٹان پر چڑھ کر اسے دیکھتا ہوں" ——— ٹھاکر نے تیز لہجے میں کہا تو ریکھا نے دوربین گلے سے اتار کر نہ صرف ٹھاکر کی طرف بڑھا دی بلکہ اُسے اس ناب کا فنکشن بھی سمجھا دیا۔ ٹھاکر دوڑتا ہوا ایک چٹان کی طرف بڑھا اور تھوڑی دیر بعد وہ چٹان پر کھڑا دوربین سے آنے والے کو چیک کر رہا تھا۔ مگر جلد ہی وہ نیچے اتر آیا۔

"یہ تو منگتا رام ہے مادام۔ ہمارے قصبے کا ایک آدمی۔ جو مال لے کر مختلف قصبوں میں جا کر بیچتا ہے۔ میں اُسے اچھی طرح پہچانتا ہوں" ——— ٹھاکر نے قریب آ کر مادام ریکھا سے کہا۔ اور مادام ریکھا کا مایوس چہرہ اور زیادہ لٹک گیا۔

"پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں رہ گئے۔ اب تک تو

انہیں ہر صورت میں پہنچ جانا چاہیئے تھا" ——— مادام ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ راستے میں آرام کرنے رک گئے ہوں۔ آخر انہوں نے پیدل سفر کرنا ہے" ——— ٹھاکر نے کہا تو مادام ریکھا کا سُتا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔ واقعی ٹھاکر کی بات درست تھی۔ فاصلہ کافی تھا اور سفر بھی پہاڑی تھا اس لئے لازماً وہ راستے میں ہی رک گئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے انہوں نے یہ سوچا ہو کہ وہ رات پڑنے کے بعد ہی قصبے میں داخل ہوں۔ یہ سوچ کر وہ خاصی مطمئن ہو گئی۔ کیونکہ اس کے پاس ایک نائٹ ٹیلی سکوپ بھی ہیلی کاپٹر میں موجود تھا۔

"ہو سکتا ہے تمہارے اس منگتا رام نے انہیں راستے میں دیکھا ہو۔ اس سے پوچھو تو سہی" ——— ریکھا نے ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

"یہ مغرب کی طرف سے آ رہا ہے مادام۔ اس کا ٹکراؤ ان سے نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی میں پوچھ لیتا ہوں" ——— ٹھاکر نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے وہ منگتا رام خچر پر آ رہا تھا۔ ریکھا وہیں کھڑی رہی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ منگتا رام اب خچر سے اتر کر پیدل چلتا ہوا ٹھاکر کے ساتھ آ رہا تھا۔

"مادام۔ منگتا رام نے عجیب سی بات بتائی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق اس نے اونچی پہاڑی کے اوپر دو قوی ہیکل

www.urdukorner.com

افراد اور ایک مقامی آدمی کو بڑے محتاط انداز میں اس کے عقبی طرف سے چڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان تینوں کی پشت پر بڑے بڑے تھیلے لدے ہوئے تھے۔ اور کاندھوں پر مشین گنیں بھی موجود تھیں۔ مادام میں نے جب اس سے تفصیل پوچھی ہے تو پتہ چلا ہے کہ یہ تینوں وہی عمران کے ساتھی ہیں"۔۔۔۔ ٹھاکر نے کہا تو ریکھا بے اختیار چونک پڑی۔

"ٹوچی پہاڑی کی عقبی طرف۔ مگر وہ ادھر کیا کرنے گئے ہیں۔ وہ تو ادھر آرہے تھے۔ اوہ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ ان کا مقصد وہاں سے ہیلی کاپٹر اڑانا ہوگا۔ تاکہ ہیلی کاپٹر پر سفر کر سکیں۔ ویری بیڈ۔ مجھے اب وہاں جانا ہوگا"۔۔۔۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہم ساتھ چلیں مادام"۔۔۔۔ ٹھاکر نے کہا۔

"ہاں۔ صرف تم آجاؤ۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو تم اسلحہ استعمال کر سکو۔ باقی افراد کو ہدایات دے کر یہاں رہنے دو"۔ ریکھا نے کہا۔ اور ٹھاکر منگتا رام کو آگے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ منگتا رام بڑے مؤدبانہ انداز میں ریکھا کو سلام کرتا ہوا خچر کو تھامے آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹھاکر واپس آگیا۔ اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان دونوں کو لئے فضا میں بلند ہو گیا۔

"ہمیں کسی ایسے راستے سے ٹوچی اڈے پر جانا چاہیئے۔ کہ ان کی نظروں میں نہ آسکیں"۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔

"میں آپ کو ساتھ بتاتا جاؤں گا"۔۔۔۔ ٹھاکر نے

کہا اور ریکھا نے سر ہلا دیا۔ پھر وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر ٹوچی اڈے کے قریب پہنچ گئے۔

"مجھے تو ٹوچی اڈے کی فریکونسی معلوم نہیں۔ لیکن اڈے والوں کو تو لازماً کال کرنا چاہیئے تھا۔ چیکنگ کے لئے"۔۔۔۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد اُسے اڈے پر موجود ہیلی کاپٹر کھڑے نظر آگئے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اڈے کے قریب ہوتا گیا۔

"اوہ اوہ مادام۔ وہاں تو لاشیں بکھری پڑی ہیں"۔۔۔۔ ٹھاکر نے یک لخت چیختے ہوئے کہا وہ دوربین سے اڈے کو چیک کر رہا تھا۔

"لاشیں۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کے ساتھیوں نے اڈے پر قبضہ کر لیا ہے۔ پھر تو ہمارے لئے وہاں خطرہ ہے"۔ ریکھا نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام۔ وہاں کوئی زندہ انسان موجود ہی نہیں ہے" ٹھاکر نے کہا۔ اور ریکھا نے اُسی طرح ہونٹ دبائے ہیلی کاپٹر کو اڈے کے اوپر لے گئی اور چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر اڈے کے قریب کھڑے دو ہیلی کاپٹروں کے قریب اتار دیا۔ دونوں مشین گنیں اٹھائے اچھل کر نیچے اترے۔ وہاں واقعی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔ اور اڈے پر مکمل خاموشی طاری تھی۔ چند لمحوں بعد انہوں نے چیک بھی کر لیا۔ اڈے پر کوئی زندہ انسان موجود نہ تھا۔ البتہ انہوں نے دیکھا کہ انٹی ایئر کرافٹ

www.urdukorner.com

گنوں کے فیوز آف تھے۔ باقی تمام اسلحہ وغیرہ اپنی جگہ پر موجود تھا۔
" وہ یہاں سے کیلے گئے ہیں۔ اسلحہ بھی موجود ہے۔ ہیلی کاپٹر بھی موجود ہیں" ـــــ ریکھا نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔
" مادام۔ جس جگہ ہمارا ہیلی کاپٹر اترا ہے۔ وہاں تیل کے ایسے نشانات موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کوئی بڑا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ جو وہ لے گئے ہیں" ـــــ ٹھاکر نے کہا۔ اور ریکھا چونک پڑی۔
" اوہ۔ تمہاری نظریں تو مجھ سے بھی تیز ہیں" ـــــ ریکھا نے تحسین آمیز نظروں سے ٹھاکر کو دیکھتے ہوئے کہا۔
" مادام۔ میری ساری عمر انٹیلی جنس میں ہی گزری ہے"۔ ٹھاکر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" میرا خیال ہے۔ مجھے شاگل سے بات کرنی چاہیئے۔ وہ یہاں سے قریب موجود ہے۔ وہ کیا کر رہا ہے" ـــــ ریکھا نے کہا۔ اور تیزی سے ایک خیمے میں موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر شاگل کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔
" ہیلو ہیلو ـــــ ریکھا کالنگ اوور" ـــــ ریکھا نے بار بار یہی فقرہ دوہرا کر کال دینی شروع کر دی۔
" یس ـــــ شاگل چیف آف سیکرٹ سروس اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے شاگل کی آواز سنائی دی۔ اور ریکھا ان حالات میں بھی بے اختیار مسکرا دی۔ اُسے

ہنسی اس لئے آرہی تھی کہ شاگل اپنا عہدہ ساتھ ضرور بتاتا تھا حالانکہ ریکھا اس کے لئے اجنبی تو نہ تھی کہ اُسے عہدہ بتایا جاتا۔
" چیف شاگل آپ کہاں ہیں۔ عمران کے ساتھیوں نے ٹوچی اڈے پر حملہ کیا ہے۔ یہاں موجود سب افراد کو قتل کر کے وہ یہاں سے ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ میں اس وقت ٹوچی اڈے سے ہی بول رہی ہوں اوور" ـــــ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔
" کیا ـــــ کیا کہہ رہی ہو۔ ٹوچی اڈے پر حملہ۔ مگر وہ تو اپنے ساتھیوں سمیت کشام قصبے کی طرف گیا تھا۔ تاکہ وہاں سے خچر لے کر فرار ہو سکے۔ اور تم اس کے پیچھے گئی تھیں اوور" ـــــ شاگل نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور جواب میں ریکھا نے اُسے کشام قصبے پہنچنے اور پھر چیکنگ اور منگتا رام کی اطلاع سے ٹوچی اڈے تک پہنچنے کی تمام تفصیل بتا دی۔
" ڈیم ہیڈ۔ اس کا مطلب ہے اس عمران نے صرف ہمیں ڈاج دینے کے لئے ناکام واپسی کی باتیں کی تھیں۔ بڑا اداکار ہے۔ وہ تو اپنے ساتھیوں سے لڑ رہا تھا میں تو اس کو ختم کرنے کے لئے ادھر سوم پہاڑی کے پاس ایک تنگ درے پر پکٹنگ کئے ہوئے ہوں۔ اگر وہ ہیلی کاپٹر پر بھی جاتا تو لازماً یہاں سے گزر کر ہی جاتا مگر ہم نے تو کوئی ہیلی کاپٹر جاتے ہوئے نہیں دیکھا اوور" ـــــ شاگل نے تیز لہجے میں کہا۔
" ہو سکتا ہے وہ کسی اور راستے سے نکل گئے ہوں اوور" ـــــ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"ہاں۔ ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ وہ راکھن قصبے کی طرف بھی جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اس نے واقعی ٹوچی اڈے پر حملہ کیا ہے۔ تو پھر وہ واپس نہیں گیا ہوگا۔ بلکہ سارتو پہاڑی پر حملہ کرنے کی لازماً منصوبہ بندی کر رہا ہوگا۔ میں تو پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ عمران جیسا شخص آخر اس طرح ناکام واپس کیسے جا سکتا ہے اوہ اوہ۔ کہیں وہ سارتو پہاڑی کے مغرب میں واقع اس غار کی طرف تو نہیں گیا۔ جس سے ایک سرنگ گھومتی ہوئی لیبارٹری کی بنیاد تک چلی جاتی ہے۔ وہ تمہارا ساتھی راکھن کچھ ایسی ہی بات بتا رہا تھا۔ میں نے اس سسٹم کے ذریعے سنا تھا۔ اور اس نے اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی کسی غار اور سرنگ میں بھیجا تھا اوور"۔۔۔۔۔ شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ واقعی مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ اوہ یقیناً اس نے یہاں سے ہیلی کاپٹر اس لئے حاصل کیا ہوگا۔ تاکہ انتہائی بلند غار میں داخل ہو کر وہ سرنگ سے ہوتا ہوا لیبارٹری کی بنیاد تک پہنچ سکے۔ میں چیک کرتی ہوں۔ اُسے یہاں ایف۔ آر۔ وی مشین موجود ہے۔ اس سے آسانی سے سارتو پہاڑی کے عقبی طرف میرا مطلب ہے مغربی طرف کا ویو چیک کیا جا سکتا ہے اوور" ریکھا نے کہا۔

"جلدی چیک کر کے مجھے کال کرو۔ تاکہ میں بھی وہاں ساتھیوں سمیت آجاؤں اوور"۔۔۔۔۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر وہ تیزی سے

ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس مشین کی کارکردگی کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔ اس نے جلدی سے جا کر مشین آن کی لیکن مشین ویسے ہی آف رہی۔

"اوہ۔ اس کی بیٹری آف ہے۔ ایک منٹ میں چیک کروں کہاں رکھی ہوئی ہیں بیٹریاں"۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا اور تیزی سے خیمے سے باہر نکل کر دوڑتی ہوئی اس طرف کو گئی جہاں عقبی طرف ایک چھوٹی سی غار نظر آ رہی تھی اور اس میں ایک بڑی سی سرخ رنگ کی بیٹری بھی پڑی نظر آ رہی تھی۔ خیمے سے ایک موٹی تار نکل کر اس کی طرف جا رہی تھی۔ ریکھا دوڑتی ہوئی اس غار میں پہنچی اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ بیٹری کو فائر کر کے اڑایا گیا تھا اور وہ اب ناکارہ ہو چکی تھی۔

"اوہ اوہ۔ ایک منٹ"۔۔۔۔۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے غار سے نکل کر دوبارہ اس طرف کو دوڑنے لگی جہاں ہیلی کاپٹر کھڑے تھے۔ ٹھاکر بھی وہیں موجود تھا۔

"ٹھاکر۔ ان دونوں ہیلی کاپٹروں کی بیٹریاں نکالو اور ادھر غار میں لے چلو۔ یہ دونوں بیٹریاں مل کر یقیناً اس مشین کو چلا دیں گی۔ جلدی کرو۔ ایک بیٹری تم نکالو اور ایک میں نکالتی ہوں"۔۔۔۔۔ ریکھا نے کہا اور دوڑتی ہوئی وہاں پہلے سے کھڑے ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئی۔ ٹھاکر بھی سر ہلاتا ہوا دوسرے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس غار میں دونوں ہیلی کاپٹروں کی طاقتور بیٹریاں پہنچ چکی تھیں۔ ریکھا نے ایک تار کی مدد سے ان دونوں

www.urdukorner.com

بیٹریوں کو ایک دوسرے سے لنک کیا۔ اور پھر مشین کی تار ایک بیٹری کے ٹرمینلز سے فٹ کر دی۔ اچھی طرح انہیں ایڈجسٹ کرنے کے بعد وہ دوڑتی ہوئی خیمے کی طرف دوڑ پڑی۔ خیمے میں داخل ہو کر اس بار جب اس نے مشین آن کی تو بے اختیار مسرت سے اچھل پڑی۔ مشین میں زندگی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کا آئیڈیا درست ثابت ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد جب اس نے مشین کے اندر موجود کمپیوٹر کو مخصوص انداز میں سارتو پہاڑی کی عقبی طرف کا نقشہ فیڈ کر کے اُسے ٹارگٹ میں ایڈجسٹ کر دیا تو اس نے ایک اور بٹن دبایا اور اس کے ساتھ مشین کے درمیان میں موجود بڑی سی سکرین پر روشنی پھیل گئی۔ لیکن اس پر رنگ برنگی آڑی ترچھی لکیریں دوڑ رہی تھیں۔ ریکھا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔ پھر ایک جھماکے سے سکرین پر ایک منظر روشن ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔ کیونکہ سکرین پر سارتو پہاڑی کی مغربی سمت کا منظر مکمل طور پر واضح نظر آ رہا تھا۔ اور نیچے گہرائی میں ایک ہیلی کاپٹر بھی کھڑا تھا۔ اور چند افراد بھی حرکت کرتے نظر آ رہے تھے۔ لیکن وہ واضح طور پر نظر نہ آ رہے تھے۔ صرف ایسے لگتا تھا جیسے سیاہ رنگ کے بونے حرکت کر رہے ہوں۔ ریکھا نے اس جگہ کو کلوز اپ میں لانے کی کارروائی شروع کر دی۔ اور سکرین پر وسیع منظر تیزی سے سکڑنے لگ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ جگہ کلوز اپ میں آ گئی جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ اور ریکھا ایک بار پھر اچھل پڑی۔ کیونکہ اس

نے واضح طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک تار کے ساتھ ڈائنامیٹ سٹکس کے بنڈل اور عجیب سی ساخت کے بم باندھتے ہوئے دیکھا۔ تار بے حد لمبی تھی۔ اور وہ اس ساری لمبی تار کے ساتھ جگہ جگہ بم اور ڈائنامیٹ سٹکس فٹ کر رہے تھے۔

"اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل کی بات درست ثابت ہوئی۔ یہ اُسی سرنگ میں اسلحہ بھر کر اُسے فائر کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ پہاڑی کی بنیاد کو توڑا جا سکے"۔۔۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے مشین کو آف کیا اور ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گئی۔ تاکہ شاگل کو اس کی اطلاع دے۔ لیکن ٹرانسمیٹر آن کرتے کرتے وہ رک گئی۔

"مجھے خود یہ کریڈٹ لینا چاہیے۔ ورنہ تو شاگل سارا کریڈٹ لے جائے گا۔ لیکن کس طرح میں انہیں ہلاک کر سکتی ہوں"۔۔۔ ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ مڑی اور خیمے سے باہر نکل گئی۔ جہاں ٹھاکر ویسے ہی کھڑا تھا۔ وہ دوڑتی ہوئی اس خیمے کی طرف بڑھ گئی۔ جہاں اسلحے کا ذخیرہ موجود تھا۔ یہ بڑے بڑے باکسز میں رکھا ہوا تھا۔ اس نے باری باری ہر باکس کو کھول کر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر ایک باکس کھولتے ہی وہ مسرت سے اچھل پڑی۔ اس میں لانگ رینج میزائل گنیں موجود تھیں۔ ایسی گنیں جن سے خاصے فاصلے سے انتہائی طاقتور اور خوفناک میزائل فائر کئے جا سکتے تھے۔ اس نے تیزی سے دو گنیں باہر نکالیں۔ اور ایک بار پھر اس نے باکس کھولنے شروع

www.urdukorner.com

کر دیئے۔ ٹھاکر کو بھی اس نے اپنی مدد کے لئے اندر بلا لیا۔ اب اُسے میزائلوں کی تلاش تھی اور ایک باکس میں سے میزائل بھی اس نے برآمد کر لئے۔ یہ میزائل ایک بلیٹ کی صورت میں تھے۔ اس طرح انہیں مشین گن کی طرح مسلسل اور تیزی سے فائر کیا جا سکتا تھا۔ اس نے چھ بلیٹیں اٹھائیں اور پھر ٹھاکر کو ساتھ لئے وہ خیمے سے باہر آگئی۔

" ٹھاکر راجندر سنگھ۔ کیا تم ہیلی کاپٹر اڑا سکتے ہو" ۔۔۔۔ ریکھا نے پوچھا۔

" یس مادام۔ ہمیں اس کی باقاعدہ ٹریننگ دی گئی تھی گو اب تو کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ اسے چلائے ہوئے۔ پھر بھی بہر حال میں اسے سنبھال سکتا ہوں" ۔۔۔۔ ٹھاکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" او کے۔ میں ساتھ بتاتی جاؤں گی۔ چلو پائلٹ سیٹ پر بیٹھو" ریکھا نے کہا اور ٹھاکر تیزی سے اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ریکھا نے دونوں گنیں اور میگزین دوسری طرف سے عقبی طرف پھینکے۔ اور اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

" ایک منٹ رک جاؤ۔ میں ان گنوں میں میگزین بھی فٹ کر لوں اور تمہیں صورت حال بھی بتا دوں۔ تاکہ تم پوری ہوشیاری سے کام کر سکو" ۔۔۔۔ ریکھا نے کہا۔ اور پھر اس نے میگزین فٹ کرتے ہوئے اُسے مشین سے نظر آنے والی صورت حال بتا دی۔

" اب ہم نے انتہائی بلندی پر رہ کر ان پر میزائل فائر کرنے ہیں۔

تاکہ نیچے سے ہمیں ہٹ نہ کیا جا سکے۔ تم نے بھی ہیلی کاپٹر معلق کر کے دوسری طرف سے فائرنگ کرنی ہے۔ کسی ایک آدمی کو بھی کسی طرح بھی زندہ بچ کر نہیں جانا چاہیئے" ۔۔۔۔ ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے مادام۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ یہ سب کچھ اکیلی کرتی پھر رہی ہیں۔ راکھن اور آپ کے دوسرے ساتھی کہاں چلے گئے ہیں" ۔۔۔۔ ٹھاکر نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

" وہ ایک اور سپاٹ پر ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ یہ انتہائی نازک اور اہم وقت ہے۔ اس لئے سوائے اس مشن کے اور کوئی بات مت سوچو" ۔۔۔۔ ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یس مادام" ۔۔۔۔ ٹھاکر نے کہا اور پھر ریکھا کی ہدایات میں اس نے ہیلی کاپٹر کو اڑانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی ٹھاکر پوری طرح مشینری آپریشن کو سمجھ گیا۔ اور اب وہ بغیر ہدایات کے اعتماد سے ہیلی کاپٹر پائلٹ کرنے لگا۔ پھر ایک لمبا چکر کاٹ کر وہ سارتو پہاڑی کی مغرب میں پہنچ گئے انہوں نے جان بوجھ کر ہیلی کاپٹر کی بلندی کافی رکھی ہوئی تھی۔ اور جیسے ہی وہ ایک چٹان کی اوٹ سے نکلے۔ دونوں ہی بری طرح چونک پڑے۔ پہاڑی کی بلندی کے تقریباً درمیان میں پہاڑی کے بالکل قریب ہی ہیلی کاپٹر معلق کھڑا تھا۔ جو ریکھا نے پہلے پہاڑی سے نیچے گہرائی میں کھڑے دیکھا تھا۔

" اوہ۔ روکو روکو۔ ہیلی کاپٹر کو روکو" ۔۔۔۔ ریکھا نے چیختے

www.urdukorner.com

ہوئے کہا۔ اور ٹھاکر نے جلدی سے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی روک لیا۔ ریکھا نے گن باہر نکالی اور دوسرے لمحے اس نے مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ اور گن میں سے سرخ رنگ کے کیپسول نما میزائل نکل کر گولی کی سی رفتار سے اڑتے ہوئے پہاڑی کے ساتھ کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے کئی ہولناک دھماکے ہوئے اور ہیلی کاپٹر کے فضا میں ہی پرخچے اڑ گئے۔ اور وہ شعلہ بن کر وہ نیچے گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔

"وہ مارا" ـــــ ریکھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام مادام۔ وہ دیکھئے۔ ایک آدمی اس غار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے۔ وہ دیکھئے" ـــــ یک لخت ٹھاکر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ہاں ہاں" ـــــ ریکھا نے آدھے سے زیادہ دھڑ باہر نکال کر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گن کا رخ اس غار کی طرف کیا۔ اور دوبارہ فائرنگ شروع کر دی۔ لیکن اسی لمحے وہ آدمی جو سینکڑوں فٹ کی بلندی پر غار کے دہانے پر ہاتھ جمائے لٹکا ہوا تھا۔ انتہائی حیرت انگیز انداز میں قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ غار کے اندر غائب ہو گیا۔ اسی لمحے غار کے دہانے کے قریب زوردار دھماکے ہوئے اور پتھر اڑ اڑ کر نیچے گرنے لگے۔ اگر اس آدمی کو ایک لمحہ مزید دیر ہو جاتی تو وہ ہٹ ہو چکا تھا۔ لیکن میزائل دہانے تک پہنچنے

سے ایک لمحہ پہلے وہ غار کے اندر غائب ہو چکا تھا۔

"اوہ۔ یہ عمران تھا۔ اب میں نے پہچان لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کے ساتھی اس غار کے اندر ہوں گے ٹھاکر ہیلی کاپٹر کو سائیڈ پر رکھ کر دور لے جاؤ۔ اور پھر اسے غار کی سیدھ میں لا کر معلق کر دو۔ جلدی کرو" ـــــ ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ٹھاکر نے انتہائی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو سائیڈ پر غوطہ دیا اور پھر تیزی سے اسے چکر دے کر وہ غار کی سیدھ میں آ گیا۔ لیکن اس نے بہرحال اتنی سمجھ داری ضرور کی تھی کہ ہیلی کاپٹر کو غار سے اتنے فاصلے پر ضرور رکھا تھا کہ وہ مشین گن کی رینج سے آؤٹ ہی رہے۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر غار کے مقابل آیا۔ ریکھا نے ایک بار پھر گن میزائل کا ٹریگر دبا دیا۔ اور میزائل بجلی کی سی رفتار سے اڑتے ہوئے غار کے اندر جا کر گرنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی غار کا دہانہ اور اس کے ارد گرد کی چٹانیں اور پتھر خوفناک دھماکوں سے فضا میں اڑنے لگے۔ ریکھا ہونٹ بھینچے مسلسل ٹریگر دبائے چلی جا رہی تھی۔

"آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر غار کے قریب لیتے جاؤ۔ لیکن آہستہ آہستہ" ـــــ ریکھا نے کہا اور ٹھاکر نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی غار کے اندر خوفناک دھماکوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کیونکہ فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ اس لئے میزائل اور زیادہ اندر جا کر پھٹنے لگے

www.urdukorner.com

تھے۔ اور پھر اچانک غار کے اندرونی طرف اس قدر خوف ناک دھماکہ ہوا کہ ہر طرف گرد وغبار سا چھا گیا۔ اور پتھر اور چٹانیں اس طرح فضا میں اڑنے لگیں کہ ٹھاکر کو بے اختیار ہیلی کاپٹر کو اونچا لے جا کر غوطہ دے کر پیچھے لے جانا پڑا۔

" وہ مارا۔ یہ دھماکہ بتا رہا ہے کہ اندر انہوں نے جو بارود رکھا ہوا تھا اس میں آگ لگ گئی ہے۔ اب یہ کسی صورت بھی نہ بچ سکیں گے" ____ ریکھا نے ٹریگر سے انگلی ہٹاتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دو اور ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں مادام" ____ یک لخت ٹھاکر نے کہا اور مادام تیزی سے اس طرف کو گھوم گئی۔ جدھر ٹھاکر اشارہ کر رہا تھا۔ اور واقعی دور سے دو بڑے ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے اڑتے ہوئے قریب آتے جا رہے تھے۔ اُسی لمحے ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور ریکھا نے جلدی سے اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ یہ سارتو پہاڑی کے مغرب میں کس کا ہیلی کاپٹر ہے اوور" ____ شاگل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی وہ جنرل فریکوئنسی پر کال کر رہا تھا۔

" ریکھا بول رہی ہوں۔ یہ میرا ہیلی کاپٹر ہے۔ اور میں نے عمران اور اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میں نے انہیں عقبی طرف کی غار اور سرنگ کے اندر میزائلوں سے ہلاک کر دیا ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس غار میں گھسا ہوا تھا کہ میں نے

اس پر میزائل فائر کر دیئے اوور" ____ ریکھا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں ہے۔ بہرحال میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ____ دوسری طرف سے شاگل کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ریکھا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ہونہہ۔ چیف بنا پھرتا ہے۔ میری کامیابی سے جل کر راکھ ہو گیا ہے" ریکھا نے حقارت بھرے انداز میں کہا۔

" مادام۔ اب کیا کرنا ہے۔ کیا اب آپ چیکنگ کے لئے غار کے اندر جائیں گی" ____ ٹھاکر نے کہا۔

" نہیں۔ ابھی نہیں۔ ابھی تم اسے غار کے سامنے ہی رکھو۔ ہو سکتا ہے کوئی زندہ بچ گیا ہو تو وہ لازماً غار کے دہانے پر آئے گا" ____ ریکھا نے کہا۔ اور ٹھاکر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ غار کی سیدھ میں لے آنا شروع کر دیا۔ شاگل کے دو ہیلی کاپٹر اب کافی قریب آ چکے تھے۔

www.urdukorner.com

عمران نے ہیلی کاپٹر سارتو پہاڑی کے عقب میں نیچے ایک مناسب جگہ پر اتارا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر سے باہر آ گئے۔ غار کا بڑا سا دہانہ کافی بلندی پر نظر آ رہا تھا۔

"اب یہاں پہلے ہم سرنگ جتنی طویل فائرنگ وائر تیار کر لیں۔ تاکہ اُسے اندر آسانی سے بچھایا جا سکے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر سب ساتھیوں نے نہ صرف اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے اتار لئے بلکہ ہیلی کاپٹر کے اندر موجود بڑے بڑے تھیلے بھی باہر نکال لئے گئے۔ ایک تھیلے میں ایسی تار کا ایک بڑا بنڈل موجود تھا۔ جسے فائرنگ وائر میں تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ یہ بنڈل عمران نے ریکھا کے کیمپ سے حاصل کیا تھا۔ عام طور پر اسے دور دراز علاقے میں ڈائنامیٹ فائرنگ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا اور یہ مخصوص ٹائپ

کی تار تھی۔ ریکھا نے شاید کسی خاص مقصد کے لئے اس کا بڑا بنڈل اپنے کیمپ میں رکھا ہوا تھا۔ جو عمران کو نظر آ گیا تھا۔ اور اس بنڈل کے نظر آنے پر ہی عمران نے اس قسم کی فائرنگ وائر کی پلاننگ کی تھی۔ ورنہ پہلے اس کی پلاننگ یہی تھی کہ مختلف مقامات پر ایکس۔ ایون بم رکھ کر انہیں باری باری فائر کیا جائے۔ لیکن یہ طریقہ بہرحال غیر محفوظ تھا۔ کیونکہ کسی بھی دھماکے کی وجہ سے کوئی بھی آدمی چٹانوں اور پتھروں کی زد میں آ کر ہلاک یا زخمی ہو سکتا تھا۔ جب کہ فائرنگ وائر سے وہ محفوظ طریقے سے انہیں دور سے چارجر کی مدد سے بھی فائر کر سکتا تھا۔ چارجر بھی اُسے ریکھا کے کیمپ سے مل گیا تھا۔ اور انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ سٹکس کے بنڈل بھی۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اس سارے اسلحے کی مدد سے وہ آسانی سے اس بظاہر ناقابل تسخیر سارتو لیبارٹری کو تسخیر کر لے گا۔ چنانچہ اس کی ہدایات کے مطابق فائرنگ وائر کا بنڈل کھول کر اُسے دور تک سیدھا پھیلا دیا گیا۔ اور پھر سب نے مل کر اس میں ایکس۔ ایون بم اور ڈائنامیٹ سٹکس کے بنڈل مخصوص انداز میں فٹ کرنے شروع کر دیئے۔ تقریباً دو گھنٹے انہیں اس کام میں لگ گئے۔ جب فائرنگ وائر مکمل ہو گئی تو عمران نے اسے خاص طور پر چیک کیا اور پھر اسے مخصوص انداز میں لپیٹ کر ہیلی کاپٹر میں رکھا گیا۔

"اب میں ہیلی کاپٹر اس غار کے دہانے کے پاس لے جا کر

www.urdukorner.com

معلق کر دوں گا۔ لیکن بہرحال اتنا فاصلہ تو رہے گا جتنا پنکھے کی چوڑائی ہے۔ اس لئے آپ نے باری باری ہیلی کاپٹر کی عقبی کھڑکی سے غار کے اندر چھلانگیں لگانی ہیں۔ پہلا آدمی وائر کو کمر سے باندھ کر اندر کود ے گا۔ اور باقی افراد اسی طرح اسے اپنی بیلٹوں سے ہک کر کے باری باری اندر جائیں گے۔ اس طرح وائر بھی محفوظ طریقے سے اندر پہنچ جائے گی اور ساتھی بھی۔ اگر خدانخواستہ چھلانگ لگاتے ہوئے کسی سے غلطی ہو بھی جائے گی تو وہ اتنی بلندی سے نیچے گر کر مرنے سے بچ جائے گا۔ اور وائر کی وجہ سے وہ لٹک جائے گا اور اُسے آسانی سے اندر کھینچ لیا جائے گا۔ ہیلی کاپٹر کو چونکہ اس پوزیشن میں خالی چھوڑنے میں خطرہ تھا۔ اس لئے عمران نے مستقل ہیلی کاپٹر میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور باقی ساتھی اس سرنگ میں آگے بڑھتے ہوئے تار کے پہلے سرے کو لیبارٹری کی بنیاد سے جا کر ملا دیں گے اور پھر اسی طرح اُسے پھیلاتے ہوئے واپس غار کی طرف آتے جائیں گے۔ جب سب تار بچھ جائے گی تو ایک بار پھر وہ چھلانگیں لگا کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو جائیں گے اور پھر محفوظ فاصلے پر پہنچ کر چارجر کی مدد سے فائر کر دیا جائے گا اور مشن مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ عمران کی ہدایات کے مطابق عمل درآمد کیا گیا۔ چونکہ غار کا دہانہ کافی چوڑا تھا۔ اور عمران نے ہیلی کاپٹر کی دم کو تقریباً دہانے کے ساتھ ہی لگا دیا تھا۔ اس لئے وہ سب آسانی سے وائر سمیت غار میں کود گئے اور پھر عمران نے ہیلی کاپٹر کو موڑا اور سائیڈ پر رکھ

کر وہ اب غار کے اندر جھانکنے لگا تاکہ ساتھیوں کی واپسی پر وہ فوراً اُسے دوبارہ ایڈجسٹ کر سکے۔ ابھی اُسے وہاں ہیلی کاپٹر روکے چند ہی لمحے ہوتے ہوں گے کہ یک لخت وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس نے ایک اور ہیلی کاپٹر کو ایک چٹان کی اوٹ سے آتے ہوئے دیکھا ہیلی کاپٹر ابھی کافی فاصلے پر تھا۔ لیکن عمران کی نظریں اب اس پر جم گئی تھیں۔ کیونکہ ان لمحوں میں اس طرح اچانک کسی ہیلی کاپٹر کی آمد اس کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ چٹان کی اوٹ سے باہر آتے ہی ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے رکا اور اُسی لمحے عمران نے سائیڈ سے ریکھا کو باہر کی طرف جھکتے ہوئے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانگ رینج میزائل گن کی نال کو نہ صرف اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف ایڈجسٹ ہوتے دیکھا بلکہ اس نے ایک سرخ رنگ کے میزائل کو بھی گن سے باہر نکلتے دیکھ لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیسے بجلی کڑکتی ہے۔ اس طرح عمران سیٹ سے اچھلا اور اس نے بے اختیار غار کے دہانے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ لیکن چونکہ ہیلی کاپٹر اس وقت سائیڈ پر تھا۔ اور بڑے پنکھے کے پروں کی طوالت کی وجہ سے دہانے سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس لئے عمران کا اندازہ غلط ثابت ہوا۔ اور وہ چھلانگ لگا کر سیدھا غار کے اندر جانے کی بجائے دہانے سے قدرے نیچے چٹان سے جا ٹکرایا۔ لیکن اس کے ہاتھ دہانے کے ایک ابھرے ہوئے پتھر پر جم گئے۔ اُسی لمحے خوفناک دھماکوں سے ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا میں بکھر گئے۔ اور ہیلی کاپٹر کا ڈھانچہ

www.urdukorner.com

شعلے میں تبدیل ہو کر نیچے گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ عمران کے لئے اس وقت صورت حال انتہائی خطرناک تھی۔ اگر وہ فوری طور پر غار کے دہانے کے اندر نہ پہنچ سکتا تو ایک میزائل اس کے جسم کے بھی پرخچے اڑا سکتا تھا اور بازوؤں کے بل اٹھنے اور پھر گھسٹ کر غار کے اندر جانے کے لئے بہرحال وقت چاہیئے تھا۔ جب کہ وقت تو کیا چند لمحے بھی اس کے پاس نہ تھے۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر ایک اور خطرناک فیصلہ کیا۔ اس کا نچلا جسم تیزی سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور دوسرے لمحے وہ الٹی قلابازی کھا کر غار کے اندر جا گرا۔ اور اُسی لمحے کان پھاڑ دھماکے عین اُسی جگہ ہوئے جہاں پلک جھپکنے کے عرصے سے بھی کم وقت میں وہ موجود تھا۔ عمران کا اس طرح لٹکے ہوئے الٹی قلابازی کھا جانا واقعی ایک حیرت انگیز عمل تھا۔ لیکن عمران انتہائی سخت اور مسلسل ورزشوں کی بنیاد پر اپنے جسم کو ہمیشہ ایسے ہی ناممکن لمحات کے لئے فٹ رکھتا تھا۔ اسی لئے وہ ناممکن سی بات کو بھی ممکن بناتا ہوا یقینی موت سے بچ نکلا تھا۔ اندر گرتے ہی وہ اٹھا اور وہ تیزی سے آگے دوڑنے لگا۔ سرنگ ذرا سا آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔ اور وہاں اُسے نعمانی کھڑا نظر آ گیا جو حیرت سے عمران کو آتا دیکھ رہا تھا۔ اس نے تار کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں لپیٹ کر پکڑا ہوا تھا۔ جب کہ باقی ساتھی تار لے کر آگے گئے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ آپ بھی اندر آ گئے" ـــــ نعمانی نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں جلدی کرو۔ آگے کی طرف دوڑو۔ اب یہاں میزائل فائر ہوں گے" ـــــ عمران نے اُسے دھکیل کر آگے جاتے ہوئے کہا۔ اور ابھی انہوں نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ دہانے کے قریب خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور پھر دھماکے قریب آنے لگے۔ وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ دھماکے مسلسل بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اور ہر طرف پتھر اور گرد پھیل گئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا۔ جیسے ریکھا پوری سرنگ کو اڑا کر رکھ دے گی۔ لیکن سرنگ گھوم جانے کی وجہ سے ایک بھاری چٹان درمیان میں آ گئی تھی۔ اور اب میزائل اس دیوار پر لگ رہے تھے۔ اور پھر یہ چٹان بھی ٹوٹ گئی۔ اور اب دھماکے اور آگے آ کر ہونے لگے۔ لیکن اب عمران اور نعمانی محفوظ جگہ پر پہنچ گئے تھے۔ لیکن سرنگ گرد سے بھرتی جا رہی تھی۔ اور اب انہیں سانس لینا بھی دشوار ہو رہا تھا۔ اور یہ خطرہ بھی بہرحال موجود تھا کہ اگر کوئی پتھر کسی ڈائنامیٹ سٹکس بنڈل سے ٹکرا گیا تو پھر وہ سب اپنے ہی بموں کے ہاتھوں ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ عمران نے فوراً ہی تار میں سے ایک ڈائنامیٹ سٹکس کا بنڈل علیحدہ کیا اور پھر اُسے تیزی سے گھما کر غار کے دہانے کی طرف پھینک دیا۔ اُسی لمحے ایک میزائل ٹھیک اس جگہ پر آ گرا جہاں سٹکس کا بنڈل گرا تھا۔ نتیجہ یہ کہ اس قدر خوف ناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا کہ وہ دونوں خاصے فاصلے پر ہونے کے باوجود لڑکھڑا کر نیچے گر گئے۔

www.urdukorner.com

اُسی لمحے دوبارہ گھومتی ہوئی تنگ سی سرنگ کی اندرونی طرف سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر جیسے ہی عمران اور نعمانی لٹھے۔ صدیقی اور چوہان دوڑتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ یہ کیسے دھماکے ہو رہے تھے"۔ ان دونوں نے حیران ہو کر کہا۔ اس بڑے دھماکے کے بعد مزید دھماکے ہونے رک گئے تھے۔ اور عمران کا مقصد بھی یہی تھا کہ ریکھا یہ سمجھ لے کہ بڑے دھماکے کے بعد ان کے زندہ بچ جانے کا امکان ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ یقیناً مزید میزائل فائر کرنے سے رک جائے گی۔ اور ہوا بھی ایسا ہی تھا۔ البتہ اب گرد اور بڑے بڑے پتھر غار کے دہانے تک پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"باہر ریکھا میزائل فائرنگ کر رہی ہے۔ وہ اچانک ہیلی کاپٹر لے کر آ نکلی ہے۔ اور اب ہم بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ ہمارے باہر نکلنے کا راستہ ہی مسدود ہو گیا ہے۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہو چکا ہے۔ اور ویسے بھی غار کا دہانہ کافی بلندی پر ہے۔ دوسرا یہ کہ ریکھا بھی باہر موجود ہے"—— عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر اب کیا ہو گا"—— صدیقی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم فی الحال واپس جاؤ۔ اور اپنا کام مکمل کرو۔ میں اس دوران سوچتا ہوں کہ کیا کیا جا سکتا ہے"—— عمران نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور صدیقی اور چوہان واپس مڑ گئے عمران نعمانی کو وہیں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے محتاط انداز میں آگے غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ راستے میں موجود پتھروں کی وجہ سے اُسے بار بار ٹھوکریں لگ رہی تھیں۔ کیونکہ گرد کی دبیز تہہ ابھی تک راستے میں پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن آخرکار وہ دہانے تک پہنچ گیا۔ دہانہ کافی چوڑا ہو گیا تھا۔ عمران زمین پر لیٹ گیا۔ اور پھر اس نے لیٹے لیٹے آگے کی طرف کھسکنا شروع کر دیا۔ وہ کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا۔ دہانے سے باہر سر نکال کر اس نے جیسے ہی ماحول کو دیکھا وہ بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ اُسے نیچے گہرائی میں تین ہیلی کاپٹر نظر آئے جن کے پنکھے تیزی سے گھوم رہے تھے۔ اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے یکے بعد دیگرے تینوں ہیلی کاپٹر فضا میں تیزی سے بلند ہونے لگے۔ اور عمران تیزی سے پیچھے کھسکا اور پھر اٹھ کر دوڑتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دو ہیلی کاپٹروں پر سیکرٹ سروس کے مخصوص نشانات چیک کر لئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ شاگل بھی ریکھا کے ساتھ آن ملا ہے۔ اور اس کے دو ہیلی کاپٹروں میں لازماً سیکرٹ سروس کے مسلح افراد بھی موجود ہوں گے۔ ایک لمحے کے لئے تو اُسے خیال آیا تھا۔ کہ وہ دہانے پر رک کر ان کے اوپر آتے ہی ان پر فائر کھول دے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا۔ کہ وہ مزید اطمینان کے لئے پہلے لازماً دہانے کے اندر فائر کریں گے۔ اس لئے وہ دوڑتا ہوا واپس

www.urdukorner.com

نعمانی کے پاس پہنچ گیا۔ ویسے بھی اس وقت اس کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ البتہ نعمانی کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ اس نے نعمانی سے مشین گن لی ہی تھی کہ غار کا دہانہ ایک بار پھر خوف ناک دھماکوں سے گونج اٹھا۔ خوف ناک میزائل اب زیادہ اندر آکر پھٹ رہے تھے۔

"ویری بیڈ۔ بہت برے پھنس گئے ہیں۔ اگر انہوں نے کوئی بے ہوش کر دینے والا بم پھینک دیا تو پھر اس کی لہریں پوری سرنگ میں پھیل جائیں گی"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے اسے دوڑتے ہوئے کئی قدموں کی آوازیں اندرونی طرف سے سنائی دیں۔ اور چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی وہاں اکٹھے ہو گئے۔ جولیا سب سے آگے تھی۔ اور صفدر سب سے آخر میں آیا تھا۔

"یہ کیسے دھماکے ہیں۔ کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ آنے والوں نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران نے بھی مختصر طور پر صورت حال بتا دی۔ اور ان سب کے چہرے پریشانی سے بری طرح بگڑ گئے۔ کیونکہ وہ واقعی اس بار بری طرح پھنس گئے تھے۔ بچ نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہ رہا تھا۔
"تم نے وائر آن کر دی ہے دوسری طرف سے"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے پوچھا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"۔۔۔۔ نعمانی تم بھی اسے ادھر سے آن کر دو"۔۔۔۔ عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے وائر کے سرے کو تیزی سے

موڑ کر آگے ایک کٹے ہوئے حصے کے ساتھ ملا کر جوڑ دیا۔
"اسے دور آگے جا کر رکھ دو۔ موڑ کی دوسری طرف"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور نعمانی اسے اٹھائے اگلے موڑ کی طرف بڑھ گیا۔
"صفدر۔ کیا تم اس جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہو۔ جہاں جا کر وہ یکھا کے کیمپ کے پاس سے جانے والی سرنگ بند ہوئی تھی۔ سمتوں اور اس کی وہ اونچائی جہاں سرنگ بند ہوئی تھی کا تعین کر سکتے ہو" عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نہیں عمران صاحب۔ یہاں سے کیسے معلوم ہو سکتا ہے"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ٹائیگر۔ تم بھی ساتھ گئے تھے"۔۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس۔ لیکن صفدر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ یہاں سے واقعی تعین نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے میرا آئیڈیا ہے کہ وہ تقریباً اتنی ہی بلندی پر جا کر ختم ہوئی تھی جتنی بلندی پر غار اور سرنگ ہے۔ لیکن ہے یہ اندازہ۔ جہاں تک سمت کا تعلق ہے۔ اوہ۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں بند کر لیں۔
"میرا خیال ہے۔ کہ موڑ کے قریب ہی سمت بنتی ہے۔ آپ کا مطلب ہے کہ ہم ادھر سے راستہ بنا کر نکل جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

www.urdukorner.com

"بالکل باس۔ صفدر صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ اگلے موڑ کے قریب ہی وہ جگہ بن سکتی ہے۔ اوہ اوہ۔ واقعی واقعی ایسا ہی ہے۔ کیونکہ جہاں وہ سرنگ بند ہوئی تھی۔ وہاں اوپر چٹان بالکل شہد کی مکھیوں کے چھتے کی طرح تھی۔ اور یہاں اگلے موڑ کے بعد ہی میں نے ایسی ہی چٹان دیکھی ہے" ——— یک لخت ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"آؤ مجھے دکھاؤ۔ اور صفدر، تم اور سارے ساتھی بڑے بڑے پتھر چن کر اس موڑ والی جگہ کو اس طرح بھر دو کہ غار کی طرف سے کوئی اندر آسانی سے نہ آسکے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر کے ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اگلے موڑ سے ذرا آگے واقعی ایسی ہی چٹان سائیڈ پر موجود تھی۔ عمران نے مڑ کر مین وائر سے ڈائنامیٹ سٹکس کا ایک بنڈل علیحدہ کیا اور پھر تیزی سے اس بنڈل کو کھول کر سٹکس علیحدہ کرنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد اس نے دس بارہ سٹکس کو چٹان کے سوراخوں میں جگہ جگہ ڈال کر اندر کی طرف دھکیل دیا۔ اور پھر اس نے ٹائیگر کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے پیچھے ہٹ کر سرنگ کی مقابل دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر مشین گن کا رخ ان سٹکس کی طرف کیا اور ٹریگر دبا کر ہاتھ کو حرکت دینی شروع کر دی۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ڈائنامیٹ سٹکس پھٹنے لگیں اور مسلسل خوفناک دھماکے ہونے لگے۔ لیکن چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ چٹان دوسری طرف گڑگڑاتی ہوئی آواز کے ساتھ گری۔ اور پھر اس کے کہیں نیچے لڑھکنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے ٹریگر سے انگلی ہٹالی۔ اس کا چہرہ چٹان کے گہرائی میں لڑھکنے کی آوازیں سن کر ہی کھل اٹھا تھا۔ گرد کی وجہ سے چند لمحوں تک تو انہیں کچھ نظر نہ آیا۔ لیکن جب گرد کی تہہ قدرے کم ہوئی تو عمران اور ٹائیگر دونوں خوشی سے اچھل پڑے۔ ٹائیگر اور صفدر دونوں کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ وہ سرنگ انہیں نیچے جاتی صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"تم نیچے جاؤ۔ ہو سکتا ہے ریکھا اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر کیمپ میں آگئی ہو۔ میں ساتھیوں کو لے کر آتا ہوں" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"راستہ مل گیا ہے۔ آؤ اب جلدی سے نکل چلیں" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھی جو اب تک اس تنگ موڑ پر پتھروں کی دیوار چن چکے تھے۔ خوشی سے اچھل پڑے۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم تھا کہ انہیں اس طرح راستہ مل گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سرنگ میں دوڑتے ہوئے نیچے جانے لگے۔ تقریباً بیس منٹ تک مسلسل اور تیز دوڑنے کے بعد وہ اس غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔

"آجائیے۔ کیمپ خالی پڑا ہوا ہے" ——— غار کے باہر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور وہ سب اچھل اچھل کر دہانے

www.urdukorner.com

سے نکل کر باہر کھلی فضا میں آ گئے۔ عمران دوڑتا ہوا اس بڑی
غار کی طرف بڑھ گیا۔ جو ریکھا کا مین کیمپ تھا۔ اور چند لمحوں
بعد وہ وہاں موجود ٹرانسمیٹر پر جنرل فریکونسی ایڈجسٹ کر کے
اُسے آن کر چکا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ ریکھا اور شاگل میری بات سنو۔
میں عمران بول رہا ہوں اوور" ——— عمران کے لہجے میں منت
کا عنصر نمایاں تھا۔

"یس ریکھا اٹنڈنگ یو۔ تم ابھی تک زندہ ہو۔ بڑے
سخت جان ہو۔ لیکن کب تک بچ سکو گے اب اوور" ———
دوسری طرف سے ریکھا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہیلو مادام ریکھا۔ میں نے تمہیں اپنے ساتھیوں سے بچایا
تھا۔ اس لئے پلیز اب تم ہماری جانیں بخش دو۔ ہم بُری طرح
اس سرنگ میں پھنس گئے ہیں۔ تم لوگوں نے ہمارے باہر نکلنے
کا راستہ بند کر دیا ہے۔ پلیز ہماری جانیں بخش دو۔ اوور"
عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہا ——— ہا۔ اب پھنسے ہو تو منتوں پر اتر آئے ہو۔ رحم
کی بھیک مانگ رہے ہو۔ تم تو کہتے تھے کہ تم بھیک نہیں مانگتے۔
پھر اب کیا ہوا۔ اب موت سامنے نظر آئی ہے تو اب ساری
اکڑ ختم ہو گئی ہے۔ لیکن اب تمہیں بہرحال ہر صورت مرنا
پڑے گا۔ میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں ملک دشمنوں کو
زندہ چھوڑ دینے کی قائل ہی نہیں ہوں اوور" ——— ریکھا نے

انتہائی مغرورانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہم بھی تمہارے کسی آدمی کو اندر آنے پر زندہ
نہ چھوڑیں گے۔ ٹھیک ہے ہم اندر بھوک پیاس سے ایڑیاں
رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے۔ لیکن تمہارے آدمی بھی ہماری زندگیوں
میں تو اندر داخل نہ ہو سکیں گے۔ اوور اینڈ آل" ——— عمران
نے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے
وہ تیزی سے دوڑتا ہوا غار سے باہر آ گیا۔ جہاں اس کے ساتھی
موجود تھے۔

"چلو میں نے وقتی طور پر ان کا غار میں داخل ہونے کا راستہ
روک دیا ہے۔ اتنی دیر میں ہم دوڑ کر مغربی طرف کو پہنچ جائیں
گے۔ اسلحہ لے لو۔ ہو سکتا ہے ہمیں پہلے ان کا شکار کھیلنا
پڑے۔ لیکن ہیلی کاپٹر کا بھی خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے ان میں
سے کوئی ادھر آ نکلے" ——— عمران نے کہا۔

"ہم نے اسلحہ پہلے ہی لے لیا ہے" ——— سب نے کہا۔

"میں نے ایک چھوٹا ٹرانسمیٹر بھی اٹھا لیا ہے۔ کیونکہ آپ
ٹرانسمیٹر پر بات کر رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ شاید آگے جا
کر پھر بات کرنے کی ضرورت پڑ جائے" ——— ٹائیگر نے
کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"تم وہ چارجر آن کر دو۔ دیر کیوں کر رہے ہو" ——— تنویر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ورنہ ہم خود چٹانوں اور پتھروں کی زد میں آ جائیں
گے" ——— عمران نے کہا اور پھر وہ سب عمران کی رہنمائی میں

www.urdukorner.com

دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔

شاگل اپنے آدمیوں سمیت نیچے کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چار آدمی کوہ پیماؤں کے انداز میں چٹانوں پر چڑھتے ہوئے اوپر غار کی طرف چڑھ رہے تھے اور شاگل نیچے کھڑا انہیں ہدایات دے رہا تھا۔ ریکھا کا ہیلی کاپٹر ابھی تک غار کے سامنے فضا میں ہی معلق تھا۔ ریکھا کا خیال تھا کہ سیکرٹ سروس کے افراد ہیلی کاپٹر قریب لے جا کر غار کے اندر کود جائیں۔ لیکن شاگل نے اس بات سے اتفاق نہ کیا تھا۔ اس کے خیال کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی یقیناً دہانے کے قریب ہی چھپے ہوئے ہوں گے۔ اور اس طرح وہ آسانی سے ہیلی کاپٹر کو آدمیوں سمیت ہٹ کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جب کہ نیچے سے چڑھنے والے پہلے اندر طاقتور بم پھینکیں گے اور پھر اندر جائیں

گے۔ اس طرح وہ آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ اول تو عمران کو یہ خیال بھی نہ ہوگا۔ کہ اس قدر دشوار گزار چڑھائی چڑھ کر اوپر کوئی نہ پہنچ سکے گا اور اگر خیال آ بھی جائے تو ریکھا کی میزائل فائرنگ اور اس کے سامنے موجود ہونے کی وجہ سے وہ کسی طرح بھی سر باہر نکال کر نیچے نہ جھانک سکیں گے۔ جب کہ جو آدمی اس کے ساتھ تھے۔ ان میں سے چار آدمی بڑے ماہر کوہ پیما تھے۔ اور انہوں نے کوہ پیمائی کی خاص تربیت بھی لے رکھی تھی۔ چنانچہ اس نے بھی فیصلہ کیا تھا اور یہی فیصلہ کر کے وہ اپنے دونوں ہیلی کاپٹر نیچے لے آیا تھا۔ اور اب اس کے تو باقی چھ ساتھی تو نیچے شاگل کے قریب کھڑے تھے۔ جب کہ چار اوپر چڑھتے جا رہے تھے۔ اور شاگل انہیں چیخ چیخ کر اس طرح ہدایات دے رہا تھا جیسے وہ کوہ پیمائی کا ماہر انسٹرکٹر ہو۔ اسی لمحے اس نے ریکھا کے ہیلی کاپٹر کو نیچے اترتے دیکھا۔

"اوہ۔ یہ احمق نیچے آ رہی ہے۔ اور پھر تو وہ جھانک کر دیکھ بھی لیں گے۔ اور میرے آدمیوں کو بھی مار گرائیں گے۔ نانسنس" ———
شاگل نے ریکھا کے ہیلی کاپٹر کو نیچے آتے دیکھ کر غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے اس کی آواز ریکھا تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ اور چند لمحوں بعد ریکھا کا ہیلی کاپٹر اس کے دونوں ہیلی کاپٹروں کے قریب اتر گیا۔ اور ریکھا اچھل کر نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی شاگل کی طرف آنے لگی۔

"تم نیچے کیوں آ گئی ہو۔ اس طرح تو وہ لوگ باہر سر نکال کر چیکنگ

www.urdukorner.com

کرلیں گے اور میرے اوپر چڑھتے ہوئے آدمی ان کے لئے آسان نشانہ بن جائیں گے" ـــــ شاگل نے تلخ لہجے میں کہا۔

"عمران کی ٹرانسمیٹر کال آئی ہے۔ وہ رحم کی بھیک مانگ رہا ہے۔ لیکن میں نے انکار کر دیا ہے" ـــــ ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہی ہو۔ ٹرانسمیٹر کال اور عمران کی۔ کہاں سے۔ وہ کہاں سے کال کر رہا تھا" ـــــ شاگل نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اسی غار سے کر رہا ہے اور کہاں سے کر سکتا ہے" ـــــ ریکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ کیا کہہ رہا تھا۔ ذرا تفصیل سے بتاؤ" ـــــ شاگل نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ اور ریکھا نے تفصیل سے ساری گفتگو دوہرا دی۔

"ڈیم بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ غار سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اوہ۔ ڈیم بیڈ۔ سارا کیا کرایا ضائع چلا گیا" شاگل نے بے اختیار اپنے سر کے بال نوچتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ غار سے نکل گیا ہے۔ کیسے نکل سکتا ہے۔ غار کے دہانے کی طرف تو ہم ہیں" ـــــ ریکھا نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ شاگل نے واقعی ایسی بات کی ہے۔

"اوہ اوہ۔ تم اُسے نہیں جانتیں۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں۔ وہ ذہنی طور پر حد درجہ عیار آدمی ہے۔ اس نے جو بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ کر مرنے والی بات کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ایسا ہونے سے بچ گیا ہے وہ اس غار میں اب یقیناً موجود نہیں ہوگا" ـــــ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بخواہ مخواہ عمران کا ہوّا اپنے اعصاب پر سوار کر لیا ہے۔ وہ اس غار اور سرنگ سے کیسے نکل سکتا ہے۔ کہاں سے نکل سکتا ہے۔ کیا وہ کوئی جن ہے۔ بھوت ہے یا اس کے پاس سلیمانی ٹوپی ہے کہ وہ نکل جائے گا اور ہمیں علم بھی نہ ہوگا" ـــــ ریکھا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ آؤ۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ میں پاگل ہوں۔ یا تم پاگل ہو۔ آؤ میرے ساتھ" ـــــ شاگل نے انتہائی غصیلے لہجے میں ریکھا کا بازو پکڑا اور اسے اس طرح کھینچتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا جیسے ریکھا کوئی چھوٹی سی بچی ہو۔

"کیا ـــــ کیا مطلب۔ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں" ـــــ ریکھا نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے کہا۔

"میں اس غار میں جا رہا ہوں۔ آؤ۔ میں تمہیں دکھاؤں کہ وہ یقیناً وہاں سے نکل چکا ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس نے رحم کی بھیک اور یہ ساری باتیں صرف اس لئے کی ہیں کہ تاکہ اس غار میں نہ جائیں۔ وہ ہمیں اس غار میں جانے سے روکنا چاہتا ہے" ـــــ

www.urdukorner.com

شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے۔ کیا آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ آخر وہ کہاں سے نکل گیا ہو گا۔ کوئی راستہ بھی تو ہو"۔۔۔۔ ریکھا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" راستہ۔ راستہ۔ ہاں راستہ ہونا بھی تو ضروری ہے۔ واقعی راستے کے بغیر۔ اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ اوہ ڈیم بیڈ۔ اوہ اس نے یقیناً یہ کال تمہارے ہی کیمپ سے کی ہو گی۔ تمہارا سامان تو وہیں کیمپ میں ہی ہو گا"۔۔۔۔ شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے اچانک چونک کر کہا۔

" میرے کیمپ میں سے کال۔ وہ وہاں کیسے پہنچ سکتا ہے۔ وہ تو سارتو پہاڑی کی شمالی سمت میں ہے"۔۔۔۔ ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" میں نے اس سسٹم کے ذریعے چیکنگ کے دوران سنا بھی تھا۔ اور دیکھا بھی تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہاں سے قریب ایک غار کی چیکنگ کے لئے بھیجا تھا۔ یہ غار بھی سرنگ نما تھی اور پھر اس کے ساتھیوں نے واپس آکر بتایا تھا کہ وہ سرنگ کافی اوپر جا کر بند ہو گئی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ سرنگ اس غربی طرف والی سرنگ پر ہی جا کر بند ہوتی ہو۔ اور راستہ کسی چٹان سے بند ہو۔ جسے عمران نے آسانی سے توڑ لیا ہو۔ اس طرح وہ اس سرنگ سے ہوتا ہوا تمہارے کیمپ پہنچ گیا ہو۔ اوہ واقعی ایسا ہی ہو گا۔ اس لئے اس نے تم سے رحم کی بھیک مانگ کر تمہیں

غار میں داخل ہونے سے روکا ہے۔ تم نے خود ہی بتایا ہے کہ جب تم نے ریز کی مدد سے اس سمت کو چیک کیا تھا تو وہ فائرنگ وائر تیار کر رہے تھے۔ اس نے یقیناً اس سرنگ میں خوفناک اسلحہ بچھا دیا ہو گا۔ اور وہ اب اس سارتو پہاڑی سے دور ہٹ کر اُسے کسی طرح فائر کرنا چاہتا ہو گا۔ اس لئے اس نے یہ کوشش کی ہے تاکہ ہم کہیں اس دوران اندر داخل ہو کر اس فائرنگ وائر کو آف نہ کر دیں"۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور ریکھا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔

" اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہمیں فوراً یہ وائر آف کر دینی چاہیئے"۔ ریکھا نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنے لگی۔

" کہاں جا رہی ہو۔ رک جاؤ"۔۔۔۔ شاگل نے چیخ کر کہا۔

" میں اپنے کیمپ جا رہی ہوں۔ واقعی مجھے اس کا خیال بھی نہ آیا تھا"۔۔۔۔ ریکھا نے مڑے بغیر چیخ کر کہا اور تیزی سے دوڑتی ہوئی اپنے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ شاگل اُسے اس وقت تک دیکھتا رہا۔ جب تک وہ ایک چوٹی کے پیچھے جا کر اس کی نظروں سے دور نہ ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے دور کھڑے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔ اُس کے وہ چار آدمی جو اوپر جا رہے تھے اب کافی بلندی پر پہنچ چکے تھے ظاہر ہے اب انہیں اتارنے یا واپس لے آنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

" کاشی۔ سب ساتھیوں کو لے کر میرے ساتھ آؤ"۔۔۔۔ شاگل

www.urdukorner.com

نے دور سے ہی چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ خود بھی اپنے ہیلی کاپٹروں کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا بات ہے باس" ــــ کاشی نے دوڑ کر قریب آتے ہوئے پوچھا۔ باقی ممبر اس کے پیچھے تھے۔

"ہیلی کاپٹر پر سوار ہو جاؤ۔ عمران۔ اور اس کے ساتھی یقیناً سارتو پہاڑی سے نکلنے کے لئے انہی پہاڑیوں میں چل رہے ہوں گے۔ ہم انہیں اوپر سے فائرنگ کر کے آسانی سے ختم کر سکتے ہیں" ــــ شاگل نے کہا اور جلدی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ کاشی بھی اُسی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئی۔ جب کہ باقی ساتھی دوسرے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے اور چند لمحوں بعد ہی دونوں ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گئے۔ شاگل نے کاشی کو پائلٹ سیٹ پر بٹھایا اور خود ساتھ بیٹھ گیا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتے ہی اس نے کاشی کو شمالی سمت کی طرف جانے کا کہا۔ اور خود ہیلی کاپٹر میں موجود دوربین لے کر آنکھوں سے لگائی اور باہر جھک کر نیچے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔

"باس۔ عمران اور اس کے ساتھی تو غار میں تھے پھر وہ پہاڑیوں میں کیسے پہنچ گئے" ــــ کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔ پہلے اس ریکھا نے مغز کھپائی کی ہے اب تم سے بھی کر دوں" ــــ شاگل نے اُسے بُری طرح جھڑکتے ہوئے کہا اور کاشی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر آ رہا ہے" ــــ اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ایک طرف اشارہ کیا اور وہ سب ٹھٹھک کر اُسی طرف دیکھنے لگے۔ واقعی دور ایک ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر اڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

"اوٹ لے لو سب" ــــ عمران نے چیخ کر کہا اور وہ سب تیزی سے ایسی چٹانوں کی اوٹ لینے کے لئے دوڑ پڑے۔ کہ اوپر سے انہیں دیکھا نہ جا سکے۔ ہیلی کاپٹر اب کافی قریب آ چکا تھا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ان کے سروں کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"اوہ ــــ یہ تو ریکھا کا ہیلی کاپٹر ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔ اور یہ جا بھی ادھر ہی رہا ہے جہاں سے ہم آئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ریکھا کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ کال اس کے ٹرانسمیٹر

www.urdukorner.com

سے کی گئی ہے" ـــــ عمران نے ہیلی کاپٹر گزر جانے کے بعد اٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ اُسے معلوم ہو جائے کہ کس ٹرانسمیٹر سے کال ہوئی ہے" ـــــ اس کے ساتھ موجود جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"کسی نہ کسی طرح بہرحال معلوم ہو ہی گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اُسی لمحے اس کے باقی ساتھی بھی دوڑ کر اس کے قریب پہنچ گئے۔

"ہمیں اب اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہوگا۔ ورنہ یہ لوگ نکل جائیں گے۔ اور ہمارے لئے سفر مسئلہ بن جائے گا۔ میرا تو خیال تھا کہ انہیں شک نہ پڑے گا اور ہم آسانی سے ان کے قریب جا کر ایک ہیلی کاپٹر اڑا لیں گے۔ آؤ واپس" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس دوڑنے لگا۔ لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا ہوگا کہ اس بار ٹائیگر چیخ پڑا۔

"دو ہیلی کاپٹر ادھر آ رہے ہیں باس" ـــــ ٹائیگر کی تیز آواز سنائی دی۔ اور وہ سب بے اختیار ٹھٹھک کر رکے اور پھر مڑ کر اس سمت دیکھنے لگے۔ واقعی دور سے دو ہیلی کاپٹر آ رہے تھے۔

"اوٹ لے لو۔ یہ یقیناً شاگل کے ہیلی کاپٹر ہیں۔ اور سنو میں کوشش کروں گا کہ ایک ہیلی کاپٹر کو اتار سکوں۔ کوئی میری اجازت کے بغیر اوٹ سے باہر نہ آئے" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور سب ساتھی مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہوتے

گئے۔ دونوں ہیلی کاپٹر ایک دوسرے سے ہٹ کر اور کافی فاصلے پر آہستہ آہستہ آ رہے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نیچے پہاڑیوں میں کسی کو تلاش کر رہے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ان دونوں کے اوپر سے گزرنے لگے۔ تو عمران نے دیکھا کہ ایک ہیلی کاپٹر میں سے شاگل دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے جھکا ہوا تھا۔ جب کہ دوسرے ہیلی کاپٹر سے کوئی اجنبی آدمی اسی طرح دوربین سے چیکنگ کر رہا تھا۔ اس اجنبی والا ہیلی کاپٹر شاگل کے ہیلی کاپٹر سے کافی پیچھے تھا۔ جب شاگل کا ہیلی کاپٹر آگے نکل گیا تو یک لخت عمران اوٹ سے نکلا۔ اور جھکے جھکے انداز میں اس طرح دوڑتا ہوا دور ایک چٹان کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہیلی کاپٹر سے بچنے کے لئے کسی مناسب اوٹ لینے کے لئے بھاگ رہا ہو۔ اور پھر وہ اس چٹان کے پیچھے رک کر اوپر دیکھنے لگا۔ اس کی توقع کے عین مطابق دوسرا ہیلی کاپٹر تیزی سے گھوما۔ اور اُس طرف کو آنے لگا جدھر عمران موجود تھا۔ اس کی بلندی بھی کم ہو گئی تھی۔ جب کہ شاگل کا ہیلی کاپٹر اس دوران کافی آگے نکل چکا تھا۔ عمران ایک بار پھر اس چٹان کے پیچھے سے نکلا۔ اور پہاڑی خرگوش کی طرح دوڑتا ہوا ایک اور چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔ اس نے مشین گن پہلی دوڑ میں ہی چھوڑ دی تھی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے وہاں سے کچھ دور ہیلی کاپٹر کو تیزی سے نیچے اترتے دیکھا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ شاگل کے آدمیوں کو نفسیاتی ڈاج

www.urdukorner.com

دینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو اس لئے خالی ہاتھ ظاہر کیا تھا تاکہ وہ اُسے پکڑنے کے لئے اطمینان سے ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیں اور وہی ہوا۔ ہیلی کاپٹر نیچے اترتے ہی اس میں سے پانچ مسلح آدمی چھلانگیں لگا کر نیچے اترے اور تیزی سے بکھر کر اس طرف کو دوڑنے لگے جدھر عمران موجود تھا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اس چٹان کے پیچھے سے نکلا اور ایک اور چٹان کی اوٹ لے کر اُسی طرح جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب چونکہ ہیلی کاپٹر نیچے اتر چکا تھا۔ اور اس میں سوار افراد بھی اتر کر اُسے تلاش کر رہے تھے۔ اس لئے اب وہ عمران کو چیک نہ کر سکتے تھے۔ کوبرا سانپ کی سی تیز رفتاری سے عمران مختلف چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آخر کار ہیلی کاپٹر کے نیچے پہنچ گیا۔ پائلٹ سیٹ پر ایک آدمی موجود تھا۔ عمران ہیلی کاپٹر کے نیچے سے ہوتا ہوا دوسری طرف پہنچا اور پھر وہ آہستہ سے اوپر چڑھ کر عقبی دروازے سے ہیلی کاپٹر کے اندر پہنچ گیا۔ سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی جو باہر دیکھ رہا تھا عمران کے اس طرح اندر کودنے کی آواز سن کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر پائلٹ کی گردن ٹوٹ گئی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے کھینچ کر نیچے ڈالا اور خود اس کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ تھا۔ چنانچہ عمران نے اُسے ایک جھٹکے سے فضا میں بلند کر دیا۔

"کیا کر رہے ہو۔ ستیش۔ کیوں اڑا رہا ہے اسے"۔۔۔ نزدیک سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن عمران اُسے بلندی پر لے جاتا گیا اور پھر جب اُسے یقین ہو گیا کہ ہیلی کاپٹر پر اب نیچے سے مشین گن کا فائر نہیں ہو سکتا تو اس نے ہیلی کاپٹر کو وہیں فضا میں معلق کیا اور پائلٹ سیٹ سے اٹھ کر وہ عقبی طرف کو بڑھ گیا۔ جہاں اس نے اوپر چڑھتے ہوئے ایک میزائل گن دیکھ لی تھی۔ اور اُسے دیکھ کر ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک مخصوص بلندی پر معلق کیا تھا کہ نیچے سے وہ مشین گن کی رینج سے باہر ہو جائے۔ لیکن میزائل گن کی رینج میں رہے۔ کیونکہ اس نے ان پانچوں افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی دیکھی تھیں۔ میزائل گن کا میگزین چیک کرنے کے بعد وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھا۔ اور سائیڈ کی اوٹ لے کر اس نے باہر جھانکا تو اُسے دو افراد ایک چٹان کی اوٹ میں چھپے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھتے دکھائی دیئے۔ عمران نے گن کا رخ اس طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گن کے سرے پر شعلہ چمکا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی دونوں آدمیوں کے اس چٹان سمیت پرخچے اڑ گئے اور عمران تیزی سے دروازے پر نمودار ہو گیا۔

"انہیں گھیر لو اور مار ڈالو"۔۔۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر فضا میں مخصوص انداز میں لہراتے ہوئے چیخ کر کہا۔ تاکہ اگر اس کی آواز اس کے ساتھیوں تک نہ پہنچ سکے تو اس کے ہاتھ کا اشارہ انہیں اس کے مقصد سے آگاہ کر دے۔ اُسی لمحے دائیں طرف ایک

www.urdukorner.com

چٹان کے پیچھے سے اس پر مشین گن کا برسٹ مارا گیا۔ لیکن ظاہر ہے۔ گولیاں ہیلی کاپٹر کے پائدانوں تک بھی نہ پہنچ سکی تھیں۔ لیکن عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن کا رخ اسی طرف کر کے فائر کر دیا اور دوسرے لمحے ایک اور خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ایک انسانی جسم چٹان کے پتھروں کے ساتھ فضا میں اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ اسی لمحے دو مختلف سائیڈوں سے اس پر فائر کھول دیا گیا۔ لیکن اسی لمحے سائیڈوں پر ان پر فائرنگ ہونی شروع ہو گئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں بھی ختم ہو گئے۔ عمران تیزی سے مڑا۔ اور پھر اس نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر کو نیچے موڑا اور اس طرف لے جا کر جہاں اس کے ساتھیوں کی طرف سے فائرنگ ہوئی تھی۔ اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار دیا۔ کیونکہ اب وہ پانچوں آدمی جو ہیلی کاپٹر سے کودے تھے۔ یکے بعد دیگرے ہلاک ہو چکے تھے۔ شاگل کا ہیلی کاپٹر آگے کہیں جا کر غائب ہو چکا تھا۔

جیسے ہی اس کا ہیلی کاپٹر نیچے اترا اس کے ساتھی مختلف اوٹوں سے نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑے۔ اور چند لمحوں بعد وہ سب ایک ایک کر کے اس پر سوار ہو گئے۔ عمران نے اس دوران پائلٹ کی لاش کو اٹھا کر باہر اچھال دیا تھا۔ جولیا اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ جب کہ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر سمٹ سمٹا کر بیٹھ گئے۔ البتہ جوزف اور جوانا کو سیٹیں نہ مل سکیں۔ تو وہ عقبی طرف خالی حصے میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے۔ اور عمران نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر

کو موڑا اور اسے انتہائی رفتار سے اڑاتا ہوا سارتو پہاڑی کی مخالف سمت میں لے جانے لگا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو — عمران کالنگ ٹو چیف آف کافرستان سیکرٹ سروس اوور" — عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ چند لمحوں تک تو اسے کوئی جواب نہ ملا لیکن پھر ایک نسوانی آواز ابھری۔

"کون بول رہا ہے۔ کون بول رہا ہے اوور" — بولنے والی کا لہجہ انتہائی متوحش تھا۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف شاگل کہاں ہے اور تم کون بول رہی ہو اوور" — عمران نے کہا۔

"مم — میں کاشی بول رہی ہوں۔ اسسٹنٹ چیف آف سیکرٹ سروس اوور" — دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو ریکھا کے بعد شاگل نے نئی اسسٹنٹ بھرتی کر لی ہے۔ بہرحال شاگل کہاں ہے اوور" — عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ چیف تو مادام ریکھا کے ساتھ غار میں گئے ہیں اوور" کاشی نے کہا۔

"انہیں فوراً واپس بلاؤ۔ میں یہ پوری پہاڑی تباہ کرنے والا ہوں۔ اب سے ٹھیک پانچ منٹ بعد میں پہاڑی تباہ کر دوں گا اوور اینڈ آل" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ تو موقع اچھا ہے۔ اڑا دو پہاڑی۔ دونوں ساتھ

www.urdukorner.com

ہلاک ہو جائیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔۔۔ یہ دونوں بہر حال مجرم نہیں ہیں۔ جس طرح ہم اپنے ملک کی خاطر کام کر رہے ہیں اسی طرح وہ اپنے ملک کی خاطر لڑ رہے ہیں۔ اس لئے اصولاً انہیں ایک چانس دینا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔ اس کے باوجود وہ مر جاتے ہیں تو پھر ان کی قسمت"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر اب چونکہ سار تو پہاڑی سے کافی فاصلے پر آ چکا تھا۔ اس لئے عمران نے اُسے فضا میں ہی معلق کر دیا۔

"عمران صاحب۔۔۔ وہ اسی سرنگ میں گئے ہیں۔ جہاں سے ہم باہر آتے تھے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ فائرنگ وائر ہی آف کر دیں"۔۔۔۔ پیچھے بیٹھے صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں نے سوچ سمجھ کر انہیں وقت دیا ہے۔ فائرنگ وائر صرف اُسی صورت میں آف ہو سکتی ہے جب اس کے دونوں سروں کو آف کیا جائے۔ اور وہ چاہے جتنی بھی کوشش کریں اتنے کم وقت میں بہر حال دونوں سرے آف نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں۔ اگر وہ پہلے والے مڑے ہوئے سرے کو آف کر دیں۔ تب بھی وائر آف ہو جائے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔۔۔ آخری سرا موڑ کر لگانے سے وائر چارج ہوتی ہے۔ اور ایک بار وہ چارج ہو جائے۔ تو پھر جب تک اس کے

دونوں سرے آف نہ کئے جائیں آف نہیں ہو سکتی۔ اس لئے بے فکر رہو۔ اگر وہ اس تک پہنچ بھی جائیں تب ہی وہ نہ اُسے اتنے کم وقت میں سمیٹ کر باہر لا سکتے ہیں اور نہ اُسے آف کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ممبرز کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔ کیونکہ واقعی عمران کے اس طرح وقت دینے سے انہیں یہی خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں ان کا مشن ہی نہ فیل ہو جائے۔ ابھی دیئے ہوئے وقت میں سے صرف دو منٹ گزرے تھے اس لئے عمران نے اندرونی جیب سے ریموٹ کنٹرول نما چارجر نکالا اور اُسے چیک کرنے میں مصروف ہو گیا۔

www.urdukorner.com

شاگل ہیلی کاپٹر لئے اس جگہ تک پہنچ گیا۔ جہاں ریکھا کا کیمپ تھا۔ اور ریکھا کا ہیلی کاپٹر بھی اس نے ایک طرف کھڑا دیکھ لیا تھا۔ جب کہ راستے میں باوجود چیکنگ کے اُسے عمران اور اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آئے تھے تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ اس کا آئیڈیا غلط ہے۔ اور عمران واقعی اس سرنگ میں پھنسا ہوا اپنی جان بچانے کے لئے رحم کی بھیک مانگ رہا ہے۔ دوسرا ہیلی کاپٹر جس پر اس کے ساتھی سوار تھے۔ کہیں پیچھے رہ گیا تھا۔ وہ لوگ شاید تلاش کرتے کرتے دور نکل گئے تھے۔ شاگل نے کاشی کو ہیلی کاپٹر نیچے اتارنے کے لئے کہا۔ اور ہیلی کاپٹر نیچے اترنے کے بعد وہ کاشی کو ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھے رہنے کا کہہ کر خود نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس غار کی طرف بڑھ گیا جس میں

ریکھا کا مین اڈہ تھا۔ لیکن غار میں اسلحہ، مشینیں اور دوسرا سامان تو پڑا تھا لیکن ریکھا موجود نہ تھی۔ وہ تیزی سے باہر نکلا اور دوڑتا ہوا ایک چٹان پر چڑھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ پہاڑی کی اس طرف اوپر سے نیچے تک کئی جگہوں پر غاروں کے چھوٹے اور بڑے دہانے نظر آرہے تھے۔ اسی لمحے اُسے دور سے ایک غار میں سے ریکھا باہر آتی دکھائی دی۔

"ریکھا ریکھا۔ کیا تلاش کر رہی ہو" ـــــ شاگل نے وہیں سے چیخ کر ریکھا سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔ ریکھا اس کی آواز سن کر تیزی سے مڑی اور پھر چٹانیں پھلانگتی ہوئی تیزی سے نیچے اترنے لگی۔

"میں وہ غار چیک کر رہی ہوں جس میں بقول تمہارے عمران کے ساتھی گئے تھے۔ اور جس کے آگے سرنگ اوپر پہاڑی کی طرف جاتی ہے" ـــــ ریکھا نے قریب آکر تیز لہجے میں کہا۔

"وہ غار ادھر آؤ۔ میں نے اس سسٹم پر اُسے دیکھا تو تھا۔ میرا خیال ہے میں لوکیشن چیک کر لوں گا" ـــــ شاگل نے کہا اور تیزی سے دائیں طرف بڑھ کر اوپر کو چڑھنے لگا۔ ریکھا اس کے پیچھے تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اونچی چٹان کے ساتھ غار کے ایک دہانے کے سامنے کھڑے تھے۔

"میرا خیال ہے۔ یہی غار ہو سکتی ہے" ـــــ شاگل نے دہانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ پھر چیک کر لیں کہ تمہارا خیال درست ہے یا غلط" ـــــ ریکھا

www.urdukorner.com

نے غار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال شاید غلط ہی ہے۔ کیونکہ میں نے آتے ہوئے دور دور تک چیکنگ کی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں سایہ تک نظر نہیں آیا"۔۔۔ شاگل نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر چھپ گئے ہوں۔ بہر حال میں اپنی پوری طرح تسلی کرنا چاہتی ہوں"۔۔۔ ریکھا نے کہا۔ اور آگے بڑھتی گئی۔ غار آگے جا کر واقعی ایک سرنگ میں تبدیل ہو گئی تھی۔ اور سرنگ پہاڑی پر چڑھنے والے راستے کی طرح گھومتی ہوئی اوپر کو ہی جا رہی تھی۔ ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اوپر سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آیا۔ اور دوسرے لمحے سرنگ ریکھا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی۔ وہ سر کو پکڑے جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔ اور اس طرح اچانک ہٹنے کی وجہ سے اس کے پیر اکھڑے اور وہ کسی توپ کے گولے کی طرح پیچھے آنے والے شاگل سے ٹکرائی۔ اور دوسرے لمحے شاگل کے حلق سے بھی چیخ نکلی۔ اور اس کے قدم بھی اکھڑ گئے۔ چونکہ سرنگ اوپر کو چڑھ رہی تھی۔ اس لئے وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اس طرح نیچے گرنے لگے جیسے پہاڑی کی چوٹی سے کسی چٹان کو نیچے دھکیلا جائے تو وہ لڑھکتی ہوئی نیچے گرتی ہے۔ ان کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ اور وہ موڑوں پر چٹانوں سے ٹکراتے اور لڑھکیاں کھاتے مسلسل نیچے گرتے چلے جا رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک زوردار دھماکے کے ساتھ غار میں واپس آ گرے۔ شاگل

کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ ریکھا اوندھے منہ خاموش اور بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی۔ وہ شاید بے ہوش ہو چکی تھی۔ جب کہ شاگل ہوش میں تو تھا۔ لیکن اس کی حالت بھی خاصی خراب تھی۔ سارے کپڑے بری طرح پھٹ گئے تھے۔ جسم کے مختلف حصوں سے خون نکل رہا تھا۔ یہی حالت ریکھا کی تھی۔ شاگل چند لمحوں تک ویسے ہی پڑا اپنے ہوش و حواس مجتمع کرتا رہا۔ پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی اور اس کے حلق سے بے اختیار کراہ نکل گئی۔ کیونکہ ذرا سی حرکت کرتے ہی اس کے پورے جسم میں درد کی تیز اور ناقابل برداشت لہریں دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"باس باس۔ آپ کہاں ہیں باس۔ عمران کی کال آئی ہے۔ پانچ منٹ بعد پہاڑی تباہ کر دی جائے گی۔ باس باس۔ آپ کہاں ہیں" اچانک اس کے کانوں میں دور سے کاشی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور شاگل اس طرح اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں سپرنگوں میں تبدیل ہو گئی ہوں۔ اسے اپنے زخم اور جسم میں اٹھتی ہوئی درد کی تیز لہریں سب کچھ بھول گیا وہ تیزی سے قدم بڑھاتا غار سے باہر نکل آیا۔ اور اسے نیچے گہرائی میں کھڑی کاشی نظر آ گئی۔ کاشی نے بھی شاید اسے دیکھ لیا تھا۔

"باس باس۔ عمران کی ٹرانسمیٹر کال آئی ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ میں آپ کو آگاہ کر دوں کہ پانچ منٹ بعد سارتو پہاڑی تباہ ہو جائے گی۔ باس آپ زخمی ہیں باس"۔۔۔ کاشی نے نیچے سے

www.urdukorner.com

چیختے ہوئے کہا اور شاگل کا ذہن جیسے بھک سے اڑ گیا وہ ایک لمحے کے لئے تیزی سے نیچے اترنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ رکا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس غار میں آ گیا۔ اس نے جھک کر بے ہوش اور زخمی ریکھا کو کھینچ کر کاندھے پر لادا اور پھر غار سے باہر آ کر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بری طرح ہانپتا ہوا نیچے پہنچ گیا۔

"باس۔ آپ تو شدید زخمی ہیں۔ یہ مادام ریکھا کو کیا ہوا"۔۔۔ کاشی نے دوڑ کر قریب آتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو۔ ہیلی کاپٹر چلاؤ۔ جلدی کرو۔ ورنہ ہم سب بھی ہلاک ہو جائیں گے"۔۔۔ شاگل نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اور لڑکھڑاتے ہوئے انداز میں اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ کاشی البتہ اس سے آگے آگے دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ جب شاگل ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچا تو اس کی حالت انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی بھی لمحے دھڑام سے نیچے گر پڑے گا۔ اور اس کا سانس بند ہو جائے گا۔ کاشی صورت حال کو سمجھ گئی تھی۔ اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ریکھا کو آگے ہو کر سنبھالا اور پھر اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس نے اسے عقبی سیٹ پر لٹا دیا۔ کیونکہ ریکھا اس کے لئے کافی وزنی تھی۔ اور ویسے بھی بے ہوشی کے عالم میں وزن بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس کے گھسیٹنے کے دوران ریکھا کا سر سیٹ کی سائیڈ سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی ریکھا کے حلق سے ہلکی سی کراہ نکلی اور وہ ہوش میں آنے لگی۔

"مادام ریکھا۔ جلدی سے ہوش میں آ جائیں۔ ہم شدید خطرے

میں ہیں"۔۔۔ کاشی نے اسے ہوش میں آتے دیکھ کر بے اختیار اسے پوری قوت سے جھنجھوڑ دیا۔ اور اس کے اس جھنجھوڑنے سے ریکھا کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں لیکن اس کا نتیجہ بہرحال یہ نکلا کہ وہ پوری طرح ہوش میں آ گئی۔ کاشی تیزی سے واپس دروازے کی طرف پلٹی کیونکہ شاگل ابھی تک اوپر نہ آیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ شاگل ہیلی کاپٹر کے ایک پیڈ کے ڈنڈے کو پکڑے اس طرح جھول رہا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔ لیکن یہ کوشش ناکام ہوتی جا رہی ہو۔

"باس۔ باس۔ میرا ہاتھ پکڑ لیں"۔۔۔ کاشی نے دروازے کی ایک سائیڈ کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرا ہاتھ شاگل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور شاگل نے اس کی آواز سن کر ایک جھٹکے سے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور پھر کاشی نے پوری قوت سے شاگل کو اوپر گھسیٹنا شروع کر دیا۔ شاگل نے بھی سہارا مل جانے پر اپنے آپ کو سنبھالا اور چند لمحوں کی جان توڑ کشمکش کے بعد بہرحال کاشی اسے اوپر سائیڈ سیٹ پر گھسیٹ لے آنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن وہ اب بری طرح ہانپ رہی تھی۔ ریکھا سیٹ پر بیٹھی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ اس کے ذہن میں درد کے جوالا مکھی اس خوف ناک انداز میں مسلسل پھوٹ رہے تھے۔ اور جسم میں اس قدر شدید درد تھا کہ وہ باوجود کوشش کے اٹھ کر کھڑے ہونے یا چلنے سے اپنے آپ کو معذور سمجھ رہی تھی۔

"جلدی کرو کاشی۔ یہاں سے نکل چلو۔ جلدی کرو۔ راکھن قصبے کی طرف نکل چلو"۔۔۔ شاگل نے تقریباً ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور

www.urdukorner.com

کاشی نے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر کو سٹارٹ کر دیا۔

"یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ مجھے تو یوں لگا ہے جیسے میرے سر پر کوئی چٹان آ گئی ہو۔ اور میں کہیں گہرائی میں گرتی جا رہی ہوں اس کے بعد مجھے یہاں ہوش آیا ہے" ـــــ ریکھا نے رک رک کر اور کراہتے ہوئے کہا۔ اور جواب میں شاگل نے بھی اُسی طرح کراہتے ہوئے اور رک رک کر اُسے اب تک کی ساری پوزیشن بتا دی۔ کاشی اس دوران ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر چکی تھی۔

"اوہ اوہ۔ چیف شاگل آپ عظیم ہیں۔ آپ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود مجھے وہاں چھوڑ کر نہیں آئے بلکہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر بھی مجھے لے آئے ہیں۔ میں آپ کی بے حد ممنون ہوں۔ میں نے آپ کو سمجھنے میں غلطی کی تھی۔ میں آپ کی احسان مند ہوں" ـــــ ریکھا نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ کیونکہ اب اُسے احساس ہو رہا تھا کہ شاگل نے اُسے وہاں سے یہاں تک لے آنے میں کس قدر جان توڑ جدوجہد کی ہے۔

"میں تمہیں مرنے کے لئے کیسے چھوڑ سکتا تھا ریکھا۔ بہرحال تم میرے ملک کی ایک اہم ایجنسی کی چیف ہو" ـــــ شاگل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایجنسی اب ختم ہو گئی ہے۔ اب میں کسی ایجنسی کی چیف نہیں ہوں۔ میں اب آپ کے ساتھ رہنے میں اپنی عظمت سمجھوں گی۔ پلیز آپ مجھے دوبارہ سیکرٹ سروس میں شامل کر لیں۔ میں ہمیشہ آپ کے زیر سایہ کام کرنے میں فخر محسوس کروں گی۔ میں واقعی احمق

ہوں۔ جذباتی ہوں۔ آپ عظیم ہیں" ـــــ ریکھا پر شدید جذباتی دورہ سا پڑا ہوا تھا۔ اور شاگل نے اس بار جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر ایسے آثار تھے جیسے اس نے کسی بہت بڑے مشن میں کامیابی حاصل کر لی ہو۔

"ہیلو ہیلو۔ عمران کالنگ اوور" ـــــ اچانک ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی اور شاگل بے اختیار تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔ ایسے جیسے وہ سرے سے زخمی ہی نہ ہو۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"یس۔ چیف آف سیکرٹ سروس شاگل بول رہا ہوں اوور" شاگل کے لہجے میں ویسے ہی رعونت تھی۔

"شکر ہے بول تو رہے ہو۔ ورنہ دنیا میں یہ بولنے والی نایاب نسل ہی ختم ہو جاتی۔ بہرحال پانچ منٹ پورے ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنا مشن مکمل کر رہی ہے اوور اینڈ آل" عمران کی ہنستی ہوئی فاتحانہ آواز سنائی دی۔ اور شاگل کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا۔ لیکن دوسرے لمحے دور سار تو پہاڑی کی طرف سے خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی ایسی ہولناک آوازیں سنائی دینے لگیں کہ جیسے اس پہاڑی پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ ریکھا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر نے ایک زوردار جھٹکا کھایا۔ کیونکہ کاشی کا چہرہ خوف سے بری طرح سکڑ گیا تھا۔ ریکھا اور شاگل دونوں کے چہرے پتھر بنے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے سار تو پہاڑی کا درمیانی حصہ فضا میں بکھر رہا تھا۔ ہر طرف بڑی بڑی چٹانیں

www.urdukorner.com

فضا میں روئی کے گالوں کی طرح اڑ رہی تھیں۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے پہاڑی کے اوپر بنی ہوئی عظیم الشان لیبارٹری کو فضا میں کسی بند کمرے کی طرح اڑتے اور نیچے گہرائیوں میں گرتے دیکھ رہے تھے یہ ایسا ہولناک نظارہ تھا کہ شاید ایسا نظارہ انہوں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ لیبارٹری نیچے گری اور اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا کہ بے اختیار ریکھا، شاگل اور کاشی تینوں نے انگلیاں کانوں میں دے لیں اور آنکھیں بند کر لیں۔ ریکھا کے منہ سے بے اختیار سسکیاں سی نکل رہی تھیں۔

"اوہ اوہ کاش۔ ایسا نہ ہوتا کاش" ـــــ ریکھا نے ڈرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران واقعی ایک شریف دشمن ہے" ـــــ اچانک شاگل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہیں باس آپ۔ کیا آپ عمران کی تعریف کر رہے ہیں" ـــ کاشی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

"ہاں کاشی۔ وہ واقعی تعریف کے قابل ہے۔ وہ اصولوں کی بنا پر دشمنی کرتا ہے۔ ذات کی بنیاد پر نہیں۔ اب دیکھو اگر وہ کال کر کے پانچ منٹ کا وقفہ نہ دیتا تو میں اور ریکھا دونوں اس وقت اس خوفناک تباہی کے درمیان پھنسے ہوئے ہوتے اور اور جو ہمارا حشر ہو رہا ہوتا وہ ظاہر ہے" ـــــ شاگل نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے چیف۔ واقعی یہ عمران شریف دشمن ہے" ریکھا نے بھی کہا اور کاشی اُسے بھی حیرت سے دیکھنے لگ گئی۔

"لو جولیا۔ تم اس سارے مشن کا خاتمہ بالخیر کا فریضہ اپنے ہاتھوں سے سر انجام دو" ـــــ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے چارجر ساتھ بیٹھی جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس نے پانچ منٹ کا جو وقفہ دیا تھا وہ ختم ہو گیا تھا اور اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر کال کی تھی۔ اور پھر شاگل کی آواز سن کر وہ سمجھ گیا تھا۔ کہ اس کی کال کا مقصد پورا ہو گیا ہے۔ جولیا نے جلدی سے چارجر عمران کے ہاتھوں سے لیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ بٹن کے اوپر موجود ایک بلب تیزی سے جلا اور پھر بجھ گیا۔

www.urdukorner.com

اس کے ساتھ دور سے انہیں دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور یہ آوازیں سن کر جولیا سمیت سب کے چہرے بے اختیار گلاب کے پھولوں کی طرح کھل اٹھے۔ انتہائی جان لیوا جدوجہد کے بعد وہ آخر کار اپنے مشن میں کامیاب ہو ہی گئے تھے۔ انہوں نے وہ لیبارٹری ہی اڑا دی تھی جس میں پاکیشیا کے خلاف ہتھیار بنائے جا رہے تھے۔ بظاہر ایک ناممکن کام ممکن ہو چکا تھا۔

"کاش۔ تم اس شاگل کو کال نہ دیتے تو یہ مسرت اور زیادہ بڑھ جاتی۔ لیبارٹری کے ساتھ ساتھ جب کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف بھی ہلاک ہو جاتا تو ہماری کامیابی کا گراف اور زیادہ بڑھ جاتا"۔۔۔ جولیا نے چادر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"میں چیف سے باقاعدہ اس بات کی شکایت کروں گا۔ عمران نے جان بوجھ کر انہیں جان بچانے کا موقع دیا ہے۔ اور یہ ملک سے غداری ہے"۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے تنویر نے فوراً ہی جولیا کی بات کی تائید پر زور انداز میں کرتے ہوئے کہا۔

"کیا شاگل کے مرنے سے کافرستان سیکرٹ سروس ختم ہو جاتی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ختم نہ ہوتی۔ مگر یہ احمق تو ختم ہو جاتا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو کیا تم چاہتی ہو کہ احمق ختم ہو جائے اور اس کی جگہ کوئی تنویر جیسا عقلمند چیف بن جائے۔ تاکہ آئندہ کسی مشن میں جو پوزیشن اس وقت کافرستان کی ہے وہ پاکیشیا کی ہو جائے"۔۔۔ عمران

نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ اوہ تم اس لئے شاگل کو ہر بار بچ جانے کا موقع دیتے ہو۔ اوہ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ واقعی یہ احمق ہی ٹھیک ہے"۔۔۔ جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اب بات سمجھ میں آئی ہو۔

"وہ اتنا بھی احمق نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔ یہ اور بات ہے کہ عورتوں کو سارے مرد ہی احمق لگتے ہیں سوائے تنویر کے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ خواہ مخواہ اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ دشمن دشمن ہی ہوتا ہے۔ چاہے احمق ہو یا عقلمند"۔۔۔ تنویر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سن لیا تم نے جولیا۔ تنویر تنویر ہی ہوتا ہے۔ چاہے احمق ہو یا عقلمند"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس بار صفدر اور دوسرے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم خواہ مخواہ تنویر سے الجھ جاتے ہو۔ تنویر ہماری ٹیم کا سب سے جرات مند اور دلیر رکن ہے۔ اور مجھے فخر ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تنویر جیسا ایجنٹ ملا ہوا ہے"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر جس کا چہرہ عمران کے طنزیہ فقرے اور باقی ساتھیوں کے ہنسنے کی وجہ سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ یکلخت اس طرح کھل اٹھا جیسے جولیا کے اس فقرے نے امرت دھارے کا کام کیا ہو۔ کہ مرتا ہوا آدمی بھی زندہ ہو جائے۔

www.urdukorner.com

"اچھا۔ تو تنویر ایجنٹ ہے۔ میں تو اُسے آج تک اپنا رقیب سمجھتا رہا ہوں۔ آج پتہ چلا کہ یہ تو ایجنٹ ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں تمہارا سر توڑ دوں گا۔" یک لخت تنویر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ عمران کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔

"سن لیا جولیا۔ تم اس کے ایجنٹ بننے پر فخر کر رہی ہو اور وہ ......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"کیا ہوا تمہیں تنویر۔ کیا تمہیں سیکرٹ ایجنٹ بننے پر اعتراض ہے" ـــــ جولیا نے مڑ کر غصیلے لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی تیز نظریں تنویر پر گڑی ہوئی تھیں۔

"ایک اور ڈگری کا بھی اضافہ ہو گیا۔ خالی ایجنٹ نہیں۔ بلکہ سیکرٹ ایجنٹ۔ مبارک ہو تنویر" ـــــ عمران نے کہا۔

"مم ـــــ مم ـــــ مس جولیا۔ یہ شخص ایجنٹ کسی اور معنی میں لے رہا ہے" ـــــ تنویر نے جولیا کے چہرے اور آنکھوں میں غصے کی کیفیت دیکھ کر گڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اور معنی۔ کیا مطلب۔ ایجنٹ ایجنٹ ہوتا ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں۔ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ بننا دنیا کی سب سے بڑی عزت ہے۔ کیا تمہیں اعتراض ہے۔ بولو کیا تم ایجنٹ نہیں ہو" ـــــ جولیا کا غصہ اور بڑھ گیا تھا۔ اب اُسے کون سمجھاتا کہ ایجنٹ کن معنوں میں لے رہا ہے۔

"یس مس جولیا ـــــ میں ایجنٹ ہوں" ـــــ تنویر نے انتہائی بے بسی سے کہا۔ ظاہر ہے۔ نہ ہی وہ

عمران کا مطلب کھول کر بیان کر سکتا تھا اور نہ جولیا کو ناراض کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسے ہاں کہنی پڑی۔ لیکن ہاں کہتے وقت اس کی جو حالت تھی اُسے دیکھ کر سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ اوہ۔ تم لوگوں کے ہنسنے سے میں سمجھ گئی ہوں یہ عمران ضرور کوئی چکر چلا رہا ہے۔ کیا بات ہے۔ کیا ایجنٹ کے کوئی اور معنی بھی ہوتے ہیں" ـــــ جولیا نے یک لخت عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل دوسرے ممبرز کے ہنسنے پر چونک پڑی تھی۔

"اپنے چیف سے پوچھنا۔ شاید وہ کوئی اور معنی جانتا ہو۔ میں تو ایجنٹ کو اے جنٹلمین کا مخفف سمجھتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیف سے ضرور پوچھوں گی" ـــــ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے اور جولیا اس طرح مڑ کر سب کو دیکھنے لگی جیسے اُسے ان کی دماغی صحت پر شک پڑ گیا ہو۔ تنویر ہونٹ دبائے اور سر جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ کیا اس ہیلی کاپٹر میں اتنا فیول ہے کہ ہم اپنی سرحد تک پہنچ جائیں گے" ـــــ اچانک کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ہو بھی سہی تب بھی شاگل ہمیں کہاں پہنچنے دے گا۔ وہ یقیناً راکھن قصبے کی طرف گیا ہو گا اور وہاں پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے یہی بندوبست کرنا ہے کہ ہمیں ائیر فورس کے جہاز گھیر

www.urdukorner.com

لیں" ــــ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
اور عمران کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ اوہ۔ پھر تم نے شاگل کو کیوں زندہ چھوڑا تھا۔ یہ تو واقعی حماقت تھی" ــــ جولیا نے کہا۔

" تو کیا تمہارا مطلب ہے کہ واقعی اس ہیلی کاپٹر میں ہم سرحد پار کر جاتے اور سرحد کے گرد موجود حفاظتی اڈے اور ان کے حکام بغیر پوچھ گچھ کے اپنے ملک کے ہیلی کاپٹر کو دوسرے ملک کی سرحد میں جانے دیتے" ــــ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ۔ واقعی مجھے اس بات کا خیال نہ رہا تھا۔ پھر تم نے کیا سوچا ہے" ــــ جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" جس ایجنٹ پر تمہیں فخر ہے اس سے پوچھو۔ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو۔ میں تو ایجنٹ نہیں ہوں" ــــ عمران نے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ یہ سنجیدہ معاملہ ہے" ــــ جولیا نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

" اتنی بڑی لیبارٹری کی تباہی تمہارے نزدیک غیر سنجیدہ معاملہ ہے۔ محترمہ مس جولیانا فٹز واٹر صاحبہ۔ اس وقت پورے کافرستان میں قیامت برپا ہو چکی ہو گی" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" مگر پھر بھی تم اطمینان سے ہیلی کاپٹر اڑاتے چلے جا رہے ہو" جولیا نے کہا۔

" میں تو چاہتا ہوں زندگی بھر اسی طرح ہیلی کاپٹر اڑاتا چلا جاؤں۔ کم از کم تم تو ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہو" ــــ عمران نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔ اور جولیا کا چہرہ یکلخت حیا آلود ہو گیا۔

" پھر وہی بکواس۔ سیدھی طرح تو بات ہی نہیں کرتے" ــــ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ واقعی لیبارٹری کی خبر کافرستان کے اعلیٰ حکام تک پہنچ گئی ہو گی اور جب شاگل نے یہ بتانا ہے کہ ہم اس کے محکمے کے ہیلی کاپٹر میں ہیں تو پورا ملک ہی ہمارے خلاف کے لئے نکل کھڑا ہو گا" ــــ اس بار صفدر نے کہا۔

" شاگل جب تک راکھن نہ پہنچے گا اس وقت تک کچھ نہ بتا سکے گا۔ کیونکہ وہ جتنا بھی احمق ہو اتنا بہرحال اُسے معلوم ہے کہ جیسے ہی وہ اپنے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے کال کرے گا۔ یہ کال ہم بھی سن لیں گے اور ٹوچی اڈے کی تباہی کے بعد راکھن قصبہ ہی ایسی جگہ ہے جہاں سے وہ ٹرانسمیٹر پر اعلیٰ حکام کو ہمارے متعلق تفصیل بتا کر ہمیں روکنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اور مجھے معلوم ہے۔ کہ اُسے راکھن قصبے تک پہنچنے میں کتنا وقت لگے گا۔ چنانچہ اس وقت تک ہم اسی ہیلی کاپٹر میں زیادہ محفوظ ہیں۔ اس طرح ہم یہ پہاڑی سلسلہ بھی عبور کر لیں گے۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر کسی جگہ بھی چھوڑ کر ہم آسانی سے ناٹران کو کال کر کے پاکیشیا بحفاظت پہنچنے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ ٹائیگر کے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کیوں ٹائیگر" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdukorner.com

"یس باس۔ میں ریکھا کے کیمپ غار سے اسے اٹھا لایا تھا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن تم ابھی اس ٹرانسمیٹر پر کال کیوں نہیں کر دیتے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"بلندی پر ہونے کی وجہ سے ٹرانسمیٹر کال کسی بھی پہاڑی اڈے پر کیچ کی جا سکتی ہے۔ صرف ایجنٹ ہونا ہی قابل عزت نہیں ہوتا۔ مس جولیانا فٹزواٹر۔ ساتھ کچھ عقل کی بھی ضرورت ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ ظاہر ہے عمران کی بات درست تھی۔

"باس۔ راکھن قصبے تک شاگل کے پہنچنے تک تو ہم آسانی سے سرحد کے قریب پہنچ سکتے ہیں۔ ناٹران کو دارالحکومت سے یہاں پہنچنے اور ہمیں کنکٹ کرنے میں تو کافی وقت لگ جائے گا۔ وہاں سے ہم پیدل بھی تو پہاڑی سرحد عبور کر سکتے ہیں"۔۔۔ اچانک پیچھے بیٹھے ٹائیگر نے کہا۔

"خاموش رہو۔ عقلمندی کی باتیں ایجنٹوں کے سامنے نہیں کیا کرتے"۔۔۔ عمران نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم اب ٹائیگر کو ہم پر ترجیح دے رہے ہو"۔۔۔ جولیا نے یک لخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"بچہ ہے۔ غلط موقعے پر بول پڑتا ہے۔ دیکھا جوزف اور جوانا کس طرح خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہیں پتہ ہے کہ عقلمندانہ بات کن لوگوں کے سامنے کی جانی چاہیئے۔ اور کن لوگوں کے سامنے خاموشی

ہی عقلمندی ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ہماری توہین کر رہے ہو۔ میں چیف سے بات کروں گی"۔۔۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تم ٹائیگر سے بھی زیادہ بچگانہ پن کا ثبوت دو گی اگر بات کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو تنویر سے کر لو۔ کم از کم ہاں میں ہاں تو ملا دے گا۔ ورنہ چیف نے وضاحت طلب کر لی۔ کہ جو بات ٹائیگر کی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ وہ تمہاری سمجھ میں کیوں نہیں آتی تو پھر کیا جواب دو گی" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ نہ تم اس طرح مانتے ہو نہ اُس طرح"۔۔۔ جولیا نے بے اختیار جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"میں تو ہر طرح ماننے کے لئے تیار ہوں۔ تم جس وقت چاہو تجربہ کر کے دیکھ سکتی ہو"۔۔۔ عمران نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"کاش۔ واقعی ایسا ہوتا"۔۔۔ جولیا نے اپنی طرف سے دھیمے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ظاہر ہے ہیلی کاپٹر میں سب قریب قریب بیٹھے تھے۔ اس لئے اس کی بڑبڑاہٹ بھی سب کے کانوں تک پہنچ گئی۔ اور ہیلی کاپٹر ہلکے ہلکے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا ان ہلکے قہقہوں کی آوازیں سن کر اور بری طرح شرما گئی۔ جب کہ تنویر کا چہرہ آگ کی طرح دھکنے لگا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس ماحول میں وہ بول بھی کچھ نہ سکتا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی۔ ٹرانسمیٹر کی مخصوص

www.urdukorner.com

آواز سنائی دینے لگی۔ وہ سب چونک کر سنجیدہ ہو گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ایئر ڈیفنس سرکٹ تھری کالنگ۔ ہیلی کاپٹر میں کون سوار ہے اوور" ـــــ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"شاگل چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہوں۔ کیا تم اندھے ہو۔ تمہیں ہیلی کاپٹر پر میری سروس کا مخصوص نشان نظر نہیں آرہا اوور" عمران کے حلق سے شاگل جیسی غصیلی آواز نکلی۔

"یس سر۔ یس سر۔ مگر اس طرف آگے تو پاکیشیائی سرحد ہے۔ سر۔ اس لئے ہم نے چیکنگ کرنے کے لئے پوچھا ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے بولنے والا بُری طرح گھبرا گیا تھا۔

"مجھے معلوم ہے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ کافرستان سیکرٹ سروس کا چیف احمق ہے۔ کہ اُسے سرحدوں کا بھی علم نہیں۔ اٹ از سیکرٹ مشن۔ ہم نے پاکیشیائی سرحد کے اندر جا کر مشن مکمل کرنا ہے۔ اور سنو۔ ہمارے دشمن ایجنٹ ہمیں روکنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ میری آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے تمہیں کوئی غلط حکم دے دیں۔ اور کافرستان کا یہ اہم ترین مشن ناکام ہو جائے۔ اس لئے آئندہ جو بھی تم سے ایسی بات کرے تم اس سے مشن کوڈ پوچھنا۔ اگر وہ مشن کوڈ سارتو کہے۔ تب تم اُسے درست آدمی سمجھنا۔ سمجھ گئے ہو اوور" ـــــ عمران نے شاگل کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ بے فکر ہو کر سرحد پار کریں

سر۔ کافرستان کی خاطر تو ہم اپنی جان دے سکتے ہیں سر اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ویری گڈ۔ یہ تم نے اچھا ڈاج دیا ہے انہیں۔ اب ہم اطمینان سے سرحد پار کر جائیں گے" ـــــ جولیا نے تعریفی لہجے میں کہا۔

"انہیں تو دے سکتا ہوں۔ مگر تمہیں نہیں۔ یہ ہمیشہ ذہن میں رکھنا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس بار واقعی بُری طرح شرما کر رہ گئی۔

ختم شد

www.urdukorner.com

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بیس کیمپ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم۔اے

صادق چکاری ـــــ وادی مشکبار کا ایک ایسا لیڈر جسے کافرستانی فوج نے گرفتار کر لیا۔

صادق چکاری ـــــ جس کی گرفتاری سے وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک آزادی کے خاتمے کا یقینی خدشہ پیدا ہو گیا۔

بیس کیمپ ـــــ کافرستان کی پہاڑیوں میں بنایا گیا ایک ایسا خفیہ اڈہ جسے ہر لحاظ سے ناقابلِ تسخیر بنا دیا گیا تھا اور صادق چکاری کو وہاں پہنچا دیا گیا۔

بیس کیمپ ـــــ جو واقعی ناقابلِ تسخیر تھا لیکن وادی مشکبار کی تحریک آزادی کیلئے صادق چکاری کی فوری رہائی انتہائی ضروری تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی صادق چکاری کی فوری رہائی کے لئے میدان میں کود پڑے۔

بیس کیمپ ـــــ جس کی حفاظت کیلئے شاگل اور مادام ریکھا دونوں پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گئے۔

بیس کیمپ ـــــ جہاں پہنچ کر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہر لحاظ سے بے بس ہو گئے ـــــ کیا وہ واقعی ناقابلِ تسخیر تھا ـــــ؟

- وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اپنے آپ کو شاگل کے سامنے سرنڈر کرنا پڑا ـــــ کیوں ـــــ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں شاگل نے ہتھکڑیاں ڈال دیں۔
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس صادق چکاری کی رہائی اور بیس کیمپ کو تباہ کرنے میں حقیقتاً ناکام رہے ـــــ یا ـــــ؟
- وہ لمحہ ـــــ جب شاگل کو اپنی جان بچانے کے لئے عمران کو حلف دینا پڑا ـــــ یہ حلف کیا تھا ـــــ؟

- انتہائی لرزہ خیز جدوجہد۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنس سے بھرپور ایک ایسا ناول جو یادگار حیثیت کا حامل ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

اوپن کلوز ——— اول
اوپن کلوز ——— دوم
بلیک ورلڈ ——— اول
بلیک ورلڈ ——— دوم
بلیک پاورز ——— اول
بلیک پاورز ——— دوم
کاکانہ آئی لینڈ ——— اول
کاکانہ آئی لینڈ ——— دوم
گولڈن ایجنٹ ——— اول
گولڈن ایجنٹ ——— دوم
گولڈن ایجنٹ ان ایکشن ——— اول
گولڈن ایجنٹ ان ایکشن ——— دوم
فورسٹارز ——— اول
فورسٹارز ——— دوم
کوڈ واک ——— اول

کوڈ واک ——— دوم
رائل سروس ——— اول
رائل سروس ——— دوم
لیڈیز آئی لینڈ ——— اول
لیڈیز آئی لینڈ ——— دوم
ڈبل گیم ——— اول
ڈبل گیم ——— دوم
فنک سنڈیکیٹ ——— اول
فنک سنڈیکیٹ ——— دوم
فائٹنگ مشن ——— اول
فائٹنگ مشن ——— دوم
زگ زیگ مشن ——— اول
زگ زیگ مشن ——— دوم
سٹاکس ——— اول
سٹاکس ——— دوم

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdukorner.com

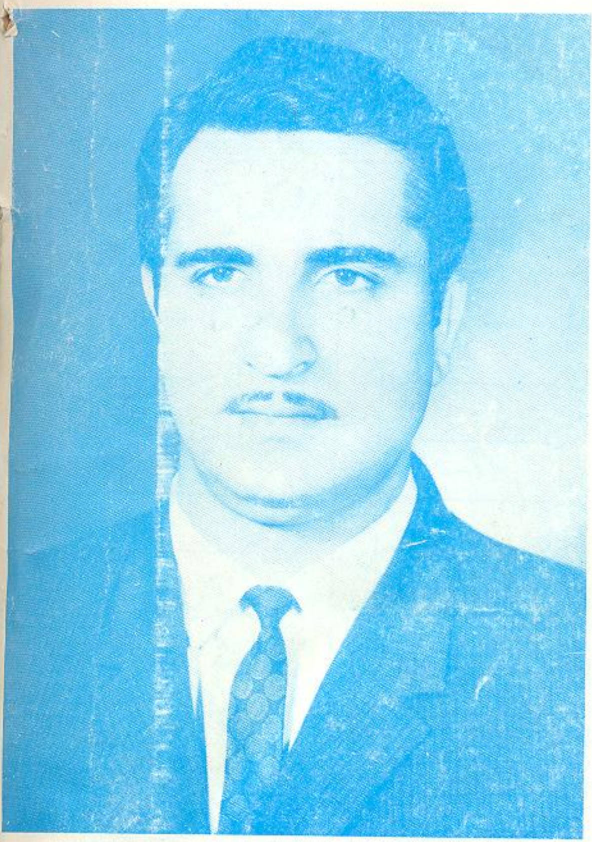

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

پاک گیٹ ملتان